# سنین الاسلام

جس مین مختصر حال اِسلام کي تاريخ اور علم کا اِس تشريح کے
ساتهه مندرج هے که تاريخ عالم کے سلسله مين اِسلام کي
تاريخ اور اوسکی علوم و فنون کس درجه پرهين

## واسطی استفاده مولويونکی

موءلفه
ڈاکٹر جي ڈبليو ليٹنر صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج لاهور

حصه اول

(عرب کي تاريخ ايام جاهليت سے اِختتام خاندان عباسيه تک)

لاهور
مطبع اِنڈين پبلک اوپينين مين چهپا
سنه ١٨٧١ع

PUNJAB GOVERNMENT
Leitner, Gottlieb William
Sininul Islam

# فہرست مطالب سنین الاسلام

# مُقَدَّمَہ

## دنیا کی تواریخ اور علوم و فنون کے سلسلہ مین

## اسلام کی تاریخ اور اوسکی علوم و فنون کس درجہ پر ہین

دفتر عالم مین کوئی تاریخ ایسی نہین کہ جو اور ملکون کی تاریخ سے تعلق نرکھتی ہو +
اصطلاح مین مملکتون کے حالات اور ممکن الثبوت واقعات کو تاریخ کہتے ہین۔
بعض امورات ہین کہ حقیقت مین درست اور مسلّم ہین مگر انکا ثبوت نہین ہو سکتا
اُنہین تاریخ سے کچھہ علاقہ نہین۔
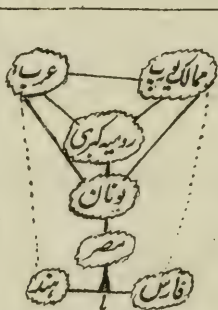
+ اگرچہ چین اور جاپان نے ممالکِ دنیا سے الگ رہنا چاہا مگر وہ بھی نہ بچ سکے اور آخر کو تاریخ عالم مین شامل ہونا پڑا۔ یہہ بھی واضح ہو کہ کسی مملکت کے تاریخ عالم مین شامل ہونے سے یہہ مطلب ہے کہ وہ واقعات اور معاملات کے سبب سے اور ملکون کے زنجیرہ مین آجائے۔ جب تک ایک ملک ان معاملات سے الگ ہے تب تک تاریخ کے سلسلہ مین نہین۔ مثلاً امریکا ردی مین تہا مگر جب تک اُسکا حال کسیکو معلوم نہ تہا تو اوسکو تاریخ سے بھی شمول نہین تہا۔ جب سنہ ١٤٩٢ء مین سیّاح بحری یعنی کلمبس نے اُسے دیکہا اور اوسکا ذکر تاریخ مین آیا تب وہ بھی گویا معاملات ممالک کے زنجیرہ مین آگیا۔ اِسیطرح

شجرۂ تفریع العلوم

عرب کا ملک بھی سب سے الگ تہا۔ اسلام نے اور ملکون سے تعلق پیدا کیا۔ اور ہند علوم و فنون کے اعتبار سے مصر پر بھی مقدم ہے لیکن چونکہ لوگ یہان کے سب سے الگ تہلگ تہے اسلئے یہہ بھی تواریخ عالم کے زنجیرہ مین نہ تہا۔ البتہ علوم و فنون مین تقدم اسکا ایک حیثیت سے ہی ہے علوم و فنون دنیا کی عہد قدیم مین اسطرح پہیلے کہ سب سے پہیلے انہون نے ہند یا فارس مین ظہور کیا اور غالب ہند سے مصر نے لیا۔ مصر اور ہند اور فارس کا مجموعہ یونان مین گیا اور یونان کا علم دہر رومیۂ کبری مین گیا۔ رومیہ سے اور یونان سے عرب مین گیا۔ پہر کچہہ عرب سے اور کچہہ رومیہ اور کچہہ یونان سے یورپ نے لیا چنانچہ شجرۂ مندرجہ سے یہہ حال معلوم ہوتا ہے مگر اکثر باتین ہیہنکہ بہ خطِ راست یہی عرب اور یورپ نے پائین =

اسلام کی تاریخ ایک دو یا تین ملکون کی پابند ہنین بلکہ برعکس اسکے گویا تمام
تواریخ عالم مین اسکا اثر دوڑا ہوا ہے اگر بلا واسطہ ہنین تو کسی واسطہ ہی سے ہے
اسیواسطے اگر کوئی اسلام کی تاریخ کا جاننا چاہے تو اوسے چاہیئے کہ تاریخ عالم
کو دیکھے +

سرچشمہ اسلام اور اسکا صدر مقام بلکہ دل اور جان جو کچھہ کہو عرب کا ملک تھا
اسلئے پہلے دو چار کلمے اس قوم کے باب مین لکھے جاتے ہین - یہہ ملک ہزار برس
سے موجود ہے مگر اہل عرب کسی فرمان روا کے قلم بند و بست کی نیچے ہنین آئے خود
جڑ بکہر گئے تو فتحیاب ہوئے اور شکست کھائی تو وطن کو پہر آئے - ۱۹ سو برس پہلے
حضرت عیسی سے اس ملک نے بابل اور مصر کو بادشاہ دیئے - مگر اس ملک پر
فراعنہ مصر اور شاہان شام کی سعی بے حاصل گئی - کیخسرو ایرانی اور
اسکندر یونانی سے بچ رہا روم کی سلطنت تمام دنیا پر چھا گئی یہہ اوس سے
بھی آزاد رہا - چھوٹی چھوٹے غیر مشہور بہت والے تھے آپس مین کٹتے مرتے تھے
اور قبیلے بنے ہوئے تھے محمد مصطفے صلعم نے سب کو مذہب کی بندش یعنے
اسلام سے اکٹھا کیا اور یہہ چھوٹی چھوٹی جماعتین ایک جمعیت اعظم ہو گئی جسے

اسکی تاریخ کی اصل قایم ہوتی ہے - انہون نے اپنی حکومت کو باواسطہ یا بلا واسطہ سواحل
گنگ سی جو ہند مین ہے دریائے ٹیگس تک جو اندلس مین بہتا ہے پہونچا دیا - بعد
اسکے عرب نے نفقط تلوار ہی سے ملک فتح نہین کیا بلکہ قلم کا زور بہی دکہایا - یورپ تو
یونانی اور لاطینی علوم کو بالکل بہول چکا تہا رُوم و یونان اگرچہ بت پرست تہے

---

† رُوم کا نام آجکل مختلف تحریرون مین آتا ہے اور لوگون کو اوسکے نام سے اشتباہ پڑتا ہے -
واضح ہو کہ اصلی روم ممالک اطالیہ مین ہے ۷۵۲ برس پہلے حضرت عیسی ؑ سے آباد ہوا - جن جن
ملکون مین لاطینی زبان بولی جاتی تہی یہہ اون سب کا دار السلطنتہ تہا - پہلے سلطنت جمہوری تہی
کئی سو برس کے بعد بادشاہ وہان کے قیصر کہلانے لگے اور لوگ وہان کے اوسوقت بت پرست تہے - انکی
سلطنت نے اسقدر قوة اور شوکت پائی تہی کہ جو ملک اوسوقت معلوم تہے اونکے اعتبار سے گویا تمام ممالکِ
روئے زمین کو اوسنے زیر قلم کیا تہا - قانون وہان کے آجتک شایستہ سلطنتون کے دستور العمل ہین - اسکی زبان یعنے
لاطینی بہی یونانی کیطرح مخزنِ علوم اور ایک جزو شایستگی کی تحصیل کا ہے - سنہ ۳۲۳ع مین اسکے اضلاع شرقی مین
بزنطس یونان کا ایک شہر تہا قسطنطین بادشاہِ روم نے اُسے بڑہا کر آباد کیا اور اوسکا نام اپنے نام پر
قسطنطنیہ رکہا اور پہر بادشاہ کی توجہ سے یہہ بہی روم مشہور ہو گیا - اسیکو فارسی کتابون مین استنبول بہی
لکہتے ہین - یہان کے لوگ بہی پہلے مشرک تہے مگر قسطنطین نے عیسوی کیا الپ ارسلان سلجوقی نے
سنہ ۱۰۷۱ع مین اسپر فوج کشی کے تو ایشیا مائنر (کوچک ایشیا) چہین کر اس روم جدید یعنی قسطنطنیہ کے مشرق مین اپنی
حکومت قایم کی اور رفتہ رفتہ سنہ ۱۴۵۳ع مین دولت عثمانیہ کے خاندان سے محمد خان ثانی نے اسے اپنی
فتوحات مین داخل کیا - چنانچہ اب وہ سارا ملک مع شام اور مصر وغیرہ کے دولت عثمانیہ کے قبضہ مین ہے -
استنبول اسلامبول ہو گیا (یعنی گروہ اسلام) وہی اب دار الخلافہ مشہور ہے - اور بادشاہ خلیفة الروم کہلاتا ہے - پس اس زمانہ مین گویا دو
روم ہو گئے ہین - ایک تو وہی قدیمی روم ہے کہ اب ملک اطالیہ (اٹلی) کا دار الملک ہے اب بہی وہان کی بادشاہت
عیسوی ہے اور لوگ وہانکے حضرت عیسیٰ ؑ اور بزرگان دین عیسوی کی تصویرون کی تعظیم کو عبادت سمجہتے ہین -
پوپ یعنے مرشدِ دین بہی موجود ہے - ایک زمانہ مین تو خاص و عام مین دینی و دنیاوی حاکم ملت عیسوی کا پوپ ہی سمجہا جاتا تہا
اور جس بادشاہ کو چاہتا تہا جس ملک پر بہیج دیتا تہا کہ وہ اسے تسخیر کر لیتا تہا اب وہ زور اسکا نہین رہا فقط فرانس پرتگال اندلوس
اور اٹلی وغیرہ مین الکے پیر اور بزرگ مذہب سمجہا جاتا ہے - اس روم کو رومیہ کبری یا مغربی روم کہتے ہین کیونکہ مغرب مین واقع ہے -
اور دوسرا روم قسطنطنیہ ہے کہ اسلامبول اسکا دار الخلافہ ہے اور اسکو روم شرقی بہی کہتے ہین کیونکہ قدیمی روم کی مشرق مین واقع ہے

مگر شایستگی عالم کی بنیاد وہی تہے۔ تب عرب نے کیا کیا؟ انہون نے اُسپر پہر نظر ڈالی کیونکہ جن لوگون سے لڑائی نہین ہوئی اون سے وہ بالکل بے تعصب ہے اور انکے علم و ادب کو اچھی طرح دیکہا - یورُوپ تاریکی ظلمت مین پڑا ہوا تہا کیونکہ اسوقت اسکو مذہبی باتون مین تعصّب بہت تہا† -

یہہ بات بہی جتانے کے قابل ہے کہ تاریخ کا زمانہ تین طبقون مین منقسم ہے اور ہر طبقہ کئی کئی سو برس کا ہے ٭

(۱) عہد قدیم یعنے وہ زمانہ کہ ابتدا سے چلکر حضرت عیسیٰ تک ختم ہوتا ہے اس زمانہ مین اول بابل کی بڑی سلطنت رہی بعد اسکی مِصر پہر فارس پہر یونان پہر رُومۃُ الکبرٰے

(۲) عہد وسطی کہ حضرت عیسیٰ سے لیکر ۱۵۰۰ء تک جاری رہا جسے انگریزی مورخ عہد ظلمت کہتے ہین - اول رُوم کی سلطنت برباد ہونیکو تہی جو عیسوی مذہب کی نشو و نما شروع ہوئی - مذہب نے عیاشی اخلاق اور حکومت کی سختی کی تو اصلاح کی مگر سلطنت کو کب سنبہال سکتا تہا آخر چار سو برس کے

† جب مسلمانون مین تعصّب آگیا (اور وہ ترکون کے طلوعِ اقبال کا وقت تہا) تب انکے رعب داب اور تاثیر مین بہی فرق آگیا ٭

عرصہ مین رُوم کی وہی مثل ہوگئی کہ بہت عقل انسان کو خراب کرتی ہے اور
انتہای ترقی کی ترقی زوال ہے - رُوم تو برباد ہوگیا مگر خیدوحشی قومین پہاڑون
سے اوٹہکر آئین اور تمام سلطنتون کو خاک مین مِلا دیا - دو سو برس کی
خونریزی کے بعد جو دیکھا تو آدہا یورپ ان ہی لوگون کے ہاتہہ مین تھا اور
مِصر یونان رُوم کے کمالات اور قوانین کی جگہہ انکے چال چلن قانون بنے
ہوئے تہے بلکہ خود مذہب بہی انہین کے سایہ مین دب گیا اور تاریکی کا اطلاق
تحقیقی ہوگیا - چہہ سو برس کے بعد اس عالمگیر اندہیرے مین اَلفرڈ شاہِ اِنگلنڈ
اور شارلیمین شہنشاہ فرانس نے چراغ جلانا چاہا مگر جو کچہہ ہوا وہ ایسا تہا
کہ گویا کچہہ نہ تہا کیونکہ ساتہہ ہی اُسکے یُورپ اور عرب مین جہاد شروع ہوگیا -
اسوقت رُوم مین اور اوسکی ہمسایہ عَرَب اور کچہہ اِفریقہ کے حصہ مین اُجالا تہا
اور عبّاسیّہ کے اوج اقبال کا زمانہ تہا یہہ بہی ظاہر ہے کہ اس صحرائین بھی
شایستگی فقط پیغمبر صلعم کے بندوبست سے قایم ہوئی - جہاد کی آندہی بہی عرصۂ دراز
تک چلتی رہی قُسطُنطینیہ جو سلطنت رُوم کا ایک ویرانہ باقی تہا اس آندہی مین
وہان سے اور عرب سے کچہہ کچہہ سرمایہ علوم و فنون کا اُڑ آیا اور ۱۴۰۰ع سے

اوجالا شروع ہوا یہان تک کہ ۱۴۵۲ء مین علوم وفنون کا نقارہ یعنی چہاپہ نکل آیا

(۳) یہہ طبقہ ۱۵۰۰ء سے شروع ہوکر آجتک ترقی کرتا چلا آتا ہے مگر دنیا کی
طاقت وتوانائی اور علم کی نورافشانی ممالک یورپ اور امریکا کے عیسوی
فرقون کی بدولت ہی۔ سبب اسکا یہہ ہے کہ وہان مذہب کو مداخلت نہین۔
جب کوئی شخص ایک نئی بات نکالتا ہے یا کچہہ ترمیم پیش کرتا ہے تو اوس سے
یہہ کوئی نہین پوچہتا کہ تیرا مذہب کیا ہے۔ ہان یہہ سوال توضرور ہوتا ہی
کہ اس ایجاد یا اصلاح مین کچہہ فایدہ بہی ہے؟ اگر فایدہ ہوتا ہے تو یورپ
اور امریکا کے لوگ اکثر اختیار کر لیتے ہین

اب ہم پوچہتے ہین کہ نعمت ہای دنیا سے اہل اسلام نے کیا کیا کچہہ پایا؟ اور
اسلام سے دنیا کو کیا ہاتہہ آیا؟۔ ظاہر ہے کہ یونانی اور لاطینی یعنے رومی زبان
کی تصنیفات اہل عرب کے کہ فلسفہ اور ریاضی اور علم ہیئت وغیرہ کا خمیرمایہ ہوئی
علم طب کا سرمایہ بہم پہونچانے کے لئے علاوہ یونانی تحقیقات کی بیمارونکی بستر سے
بستر لگا کر سوئے۔ اور معالجات اور ادویہ کی تحقیقات مین وقت کے بموجب عمدہ کتابین تصنیف کین
دوسری نظر سے دیکہو تو عرب اپنا خزانہ بہی کہتا تہا۔ اول اسنے واجب در اُمّت

اور سبب سے بدوی صحرانشینون کے اطوار و اخلاق کی اصلاح کی - اسکے
علاوہ سفر کرکے - جغرافیہ کی ایجادات - تاریخ حیوانات - تحقیق نباتات کی
علوم کا نمونہ دنیا کو دکھایا - علم کیمیا اور ریاضی اور ہیئت مین مہارت کی
ساتھہ قوتِ ایجاد دکھائی - ہرچند اوسوقت کی بعض تحقیقاتون مین اسوقت
غلطیان نکلتی ہین لیکن ہمارے آج کے علم کا بیج تو وہی ہے - عالیشان
مسجدون اور رفاہ عام کی عمارتون سے فن عمارت کے نئے نئے ڈھنگ
بنا کر نقشے کھینچدیے چنانچہ بَیْتُ الْمَقْدَس - قُرطُبَہ - قَیْروَان - دِمَشْق
بَغْدَاد مین اوس عہد کی عمارتین شاہدِ حال ہین - کئی کامون مین
انہون نے خصوصاً بڑی بڑی کارگزاریان کین چنانچہ پہلے یہہ بات
اونہون نے کہی کہ "علم کی ایک نہ مانو جبتک کہ تجربہ کا گواہ ساتھہ نہو"
حکما اور اہل تصنیف کی سوانح عمری مین کتابین بہ ترتیب حروف تہجی تصنیف کین
اِنسائیکلوپیڈیا یعنی قَامُوسُ الْعُلُومِ وَالْفُنُون لکھی (اِس قسم کی کتابون مین تمام
علوم و فنون کے مطالب و تحقیقات کے خلاصے بہ ترتیبِ خاص مندرج ہوتے ہین کہ جس علم کی بات
مطلوب ہو اُسمین نکل آئے)

یہہ بات اِن ہی کے وجود سے حاصل ہوئی کہ عہدِ وسطی مین علوم و فنون معدوم ہو گئے اور اون ہی نے پھر یورپ مین جاکر حیاتِ تازہ پائی - ساتھہ اسکے یونیورسٹی کے مدرسون کی بنیاد ڈالکر اُنکے رواج کا باعث ہوئے (ای یورپ والو جن چشمون سے تم آب حیات لائے تھے وہ خشک ہو گئی - اب اِس خاکسار کی طرح شکر گزار ہو اور پھر اوس پانی کے ساتھہ اپنا تازہ آب زندگانی اونہین پہنچاؤ)

سخت مشکل ہے کہ دنیا مین تعصب مذہبی ایک جنون کی طرح انسان کے سر پر چڑہ آتا ہے اور وہی قوم کی تاثیر اور قوۃِ علمی کے تنزل کا باعث ہوتا ہے جو مرض اسلام کی ان قوتون کے ضعف کا باعث ہوا وہی ولولہ مذہبی تھا - مگر بہ فتوای مقولہ معقول کہ "کوئی نیکی بدی سے پاک نہین اور کوئی بدی - نیکی سے خالی نہین" سنہ ۱۰۹۶ء سے سنہ ۱۲۷۰ تک ادہر عیسوی اودہر محمدی دونو ایک خدا کے بندے تھے مگر دینی جہاد کے نام سے بیتُ المقدس کے قبضہ کے لئے ایک دوسرے کے قتل پر کمرین باندہے ہوئے تھے کہ ملت موسوی اور عیسوی کا قبلہ اور حضرت عیسی کا مقبرہ ہے - تمام یورپ اُمنڈ آیا تھا اور خون کے جوش کا یہہ عالم تھا کہ بچہ بچہ اوسکا مرجانیکو حیاتِ دارین سمجھتا تھا -

کبھی شکست پاتے تھے اور کبھی فتح یاب ہوتے تھے - اگرچہ نتیجہ اسکا
یہی تھا کہ مسلمان اور عیسائی دونون کے دل تاریکی مین جا پڑے تھے
مگر یہہ خون بھی خالی نہ گئے - پہلا فایدہ تو انکا یہی ہوا کہ آئین کے بموجب
بادشاہ کے ماتحت بڑے بڑے جاگیر دارون مین ملک منقسم تھا اور جاگیر داری
اونکی فقط بادشاہ کی اطاعتِ غلامانہ پر منحصر تھی - انکی نیچے اَور چھوٹے چھوٹے
تعلقہ دار اور زمیندار ہوتے تھے یہہ سب اپنے اپنے بالادستون کی زنجیر
غلامی مین قید ہوتے تھے - لڑائیون کے بندوبستون مین یہہ آئین
نکل آیا کہ مجلسین جو سلطنت کی کارروائی کے لئے مقرر ہون اونکے
ممبر منتخب کرنے کا اختیار شہر اور اضلاع کے لوگون کو ہو — اس سے
ایک راے کی غلطی اور جانب داری کی قباحت نکل گئی - سب کے دل بڑہ گئے
اور بہت سے دل ایک ہو گئے - ملکون کی آبادی زیادہ ہو گئی اور نئے
نئے شہر اور بندرگاہین آباد ہو گئین - ملک ملک کی فوجون کی آمد و رفت
سے یورپ کے تمام ملکو نمین سڑکین بن گئین بیچ مین دریا بھی حایل تھے
اسلئے جہازی علمون کے عمل ہونے لگے - مشرق و مغرب مین لین دین

پھیل گیا- خشکی اور تری کے رستہ سے تجارت کی باربرداریون مین زمانہ
کے علوم وفنون کھینچ لئے - غرض کہ چودھوین ہی صدی مین چارون
طرف یورُپ نے کارخانہ کھولدیئے اور نئے نئے ایجادون کی آوازین آنے لگین
سنہ ۱۳۰۲ء مین قطب نما گویا دریا کا رہنما پیدا ہوا - ادہر جرمنی مین چھاپہ
جاری ہوا کہ عالم مین علم عام تام ہوگیا - اودہر بارُوت کا نسخہ نکلا - ادہر
اطالیہ مین گلیلو نے دُوربین نکالی لوتھر نے مذہب عیسوی کی ترویج
مین اصلاح کی کلمبس سیّاح بحری نے سنہ ۱۴۹۲ء مین امریکا یعنی نئی دنیا
نکالی - اور بڑا فایدہ اس لڑائی کا دیکھو تو یہہ ہوا کہ خدای وحدہٗ لاشریک
کی وحدانیت شاید دلون سے محو ہو جاتی وہ قایم رہگئی - نہایت شکر کا
مقام ہے کہ ایسے نازک وقتون مین اِسلام نے اپنے اعتقاد کے استقلال پر
نظر رکھی مگر ساتھہ ہی اسکے یہہ تاسف ہے کہ علم کے ساتھہ وسعتِ مشرب
بھی اونکے ہاتھہ سے جاتی رہی - کیا کیا حسرتین دلپر گزرتی ہین کہ جس قوم
نے آجتک شایستگی کی بنیاد رکھنے مین مدد دی اوسنے اپنی عمارت کو پورا نکیا
اور تعصّب یا خیالی باتون کو قیود مذہبی سمجھکر عالمِ ترقی کی سیر سے محروم رہے

غرض یورپ والون کے اسی خوبی تعصب نے اُنھین اِدھر سے نکال دیا چنانچہ اب وہ عرب پھر اپنی قدیمی سرزمین مین رُکے ہوئے ہین اور برائے نام اِسلامبول کے تُرک بادشاہ کی تابع ہین - مذہب کی تاثیر اتبک بہی ہے مگر علوم کی کشتی فنا کے کنارے پہ پہونچ گئی ہے

مُسلمان توبہت ہین مگر وہ جانتے کیا ہین ؟ - اگر آج عربی کا ایک عمدہ دیوان یا تاریخ کی کتاب درکار ہو تو یوُرپ سے لینی پڑیگی اِبنِ خلدُون اَبُو رَاشِد حاجی خلفہ اِبنِ بَطُوطَہ اِبنُ العاثر مَحریطی وغیرہ جو اسلام مین آسمانِ علم کے آفتاب تہے یہان اِنھین کوئی جانتا بہی نہین تابطَ شرّاً اِمرءُ القیس عَنترہ حاتم بُحتُری اَبُو تمام کا دیوان کئے آدمیون نے پڑہا ؟ - اِنگلینڈ جرمَن فرانس مین صدہا آدمی یہہ کتابین پڑہتے ہین - اور ترجمۂ قرآن تو ہزارون بلکہ لاکھون ایک عالم جرمنی کا رہنے والا ہے اور شُعراۓ عرب کا تذکرہ اُنکی سوانح عمری کے طور پر نہایت جامع اور مفصّل لکھا ہے مُعلِّم دساسی پیرس مین موجود ہے اسنے بہت کتابین لکھین چنانچہ مقاماتِ حریری

کی شرح اور نحو مین ایک کتاب مبسوط جو علم اَدَب کی جان ہے یہان بہی موجود ہے - مُعَلِّم بِیتْرُس نے مُحِیطُ المُحِیط آج کل علم لغت مین ایسی جامعیت اور تحقیق سے لکھی ہے کہ عقل حیران ہوتی ہے - لِیَن صاحب انگلشی اپنے سب کُنبے سمیت تکمیلِ تحقیق کی نظر سے عَرَب مین چلے گئے اور ۳۰ برس کی محنت مین ایک لغت کی کتاب لکہی کہ آدہی چھپ چکی ہے مگر افسوس ہے کہ چہاپہ خانہ مین آگ لگ گئی اور سارے مسودے جل گئی - یہان علمِ لغت کا مدار قَامُوس پر ہے جسکی تصنیف کو آج پانسو برس ہوئے - اس عرصہ مین ہزارون لغت زبان مین نئے داخل ہو گئے اُنہین کہان دیکہین؟ - زَبَانِ عَرَب اور عِلمِ اَدَب کے شائقین پر اِنکا اِحسان ہے - اسکے علاوہ صدہا مصنف عربی کے ہین کہ فقط اپنے ذوقِ دل سے اس کام مین مصروف ہین اور تصنیفات جاری ہین - لطف یہہ ہے کہ اِن کتابون مین مذہبِ اِسلَام کی نسبت سُوءِ اَدَب کا لفظ تک بہی نظر نہین آتا - مین بہ صلاے عام کہتا ہون کہ اَی بندگانِ خدا برای خدا آئو آؤ اور سب یکدل ہو جاؤ یَهُودِی عِیسَائِی هِندُو مُسلمان سب کو چاہیئے کہ مِل جُل کر کام کرین

اور عہد مامون کی طرح خوبیون کے لینے اور رواج دینے مین کوشش کرین
مذہب گران بہا شی ہے اوسے گھرون مین رکھہ چھوڑین - ہمین ایک دوسرے
کے فواید کا حاسد بہی نہونا چاہیئے - اور جو بھلائی عام عالم کے لیئے عقلاً
مفید ہو اوس سے مستفید ہونا چاہیئے جہان مل سکے خواہ چین خواہ
انگلستان خواہ روم خواہ ایران - بعضی لوگ کہتے ہین کہ جنون تعصب
اسلام کی سرشت مین داخل ہے مگر یہہ بات نہین کیا ہارون رشید
مامون رشید حق پرست مسلمان نہ تہے؟ اونہون نے اپنے مذہب کی لیئے
اور مذہبون کو آزار کیون نہ پہونچایا؟ بلکہ مین کہتا ہون کہ وسعت مشرب
اسلام ہی مین بہت ہے - قرآن مین جو مکّی سورے ہین انہین دیکھو
کیا اونسے رحمدلی اور ملائمیت نہین ٹپکتی - یہہ سچ ہے کہ مدنی سورے
اونکی نسبت زیادہ سخت ہین مگر انکا باعث کیا ہے؟ موقع ہی ایسا آپڑا تھا
- یہودی زور آور درپے آزار ہوئے - اوسنے زور کا مقابلہ زور سے کیا اور
طاقت کو طاقت سے ہٹایا - زمانہ مین ابہی دہوپ ہی ابہی چھاؤن ہے
آج سردی ہے کل گرمی ہے ہر وقت کا سامان جدا ہے - رحم و کرم خلق

و مروّت بہت خوب - مگر جسپر کوئی حملہ کرے اوسے اپنا بچانا واجب ہے -
ہان مردم آزار اور بدسرشت لوگ بہی دنیا مین ہین کہ بے سبب لوگون کو
ستاتے ہین اتفاق ہے کہ وہ بھی اس مذہب مین پیدا ہو گئے اور یہہ خدا
کی طرف سے ہے نہ کہ انکی طرف سے - جو لوگ سب کو راحت و آرام دیتے ہین
خدا اُنہین پیار کرتا ہے - وَهُوَ رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمُهُمَا
فَيُحِبُّ الرَّاحِمِيْنَ ﷺ

# ایامِ قبلِ اسلام

جسے اسلام کے اہل تصنیف ایام جاہلیت لکہتے ہین

زمانہ سلف سے عربستان† جو کہ وطنِ اسلام ہے بیابان اور کوہستان چلا آتا ہی
اوسوقت بہی خانہ بدوش صحرائی مختلف فرقون اور متفرق قبیلون مین منقسم
تہے - بعض فرقے بالکل دہریے تہے کہ خدا کی ضرورت ہی نہ سمجھتے تہے -
بعض قبیلے بُت پرست تہے - ہر فرقہ کا بت اپنے اپنے مقام پر قایم تہا

† عربا عبرانی مین ریگستان کو کہتے ہین - اور لغت عرب مین نام ایک قوم خاص کا ہی کہ عجم ہو -
عرآنہ کے معنے گندم گونی کے ہین شاید رنگ کے سبب سے عرب کہتے ہون - محیط المحیط

مثلاً ھُبَل سب سے بڑا بت کعبہ مین اور اَساف اور نائلہ صفا اور مَروَہ مین اور لات قبیلہ ثقیف کا طائف مین اور عزّیٰ قریش کا اور مَنات اوس اور خزرج کے قبیلہ مین تہا۔ بعض فرشتون کی اور جنات کی معتقد تہے۔ بعض ستارون کو پوجتے اور آگ کی تعظیم کرتے تہے اکثر یہودی اور نصرانی بہی تہے۔ علم اوسوقت اون لوگون مین فقط یہہ تہا کہ آپسکے نسب اور خاندانون کی تاریخ جانتے تہے۔ خوابون کی تعبیر۔ جانورون کی آواز اور پرواز کے شگون اور آثارِ نجوم وغیرہ سے حکم لگاتے تہے۔ بڑے بڑے سن رسیدہ بڈّہے دنیا اور دنیا کی لذتون سے موہنہ موڑکر خنگلون اور پہاڑون کی غارون مین یا عبادتگاہون مین بیٹہے غیب دانی اور پیشین گوئی کے دعوے باندہتے تہے اور کاھِن یا راھِب کہلاتے تہے رسمین انکی اس حال مین بہی قریب قریب اسلام کے تہین۔ مثلاً مان سے

† جسطرح دلفی کُل یونان کا مقدّس مقام تہا اسی طرح کُل قوم عرب کا کعبہ تہا۔ اگرچہ مختلف جگہ فرقہ فرقہ کے دیوتا تہے مگر امورات غیب دانی مین دلفی سب کا بالاتفاق متبرک مقام تہا۔

† انہین صابیہ کہتے تہے کیونکہ عبرانی مین صابُ کی معنے ستارہ کے ہین۔

اور اسی طرح بیٹیون کے ساتھہ نکاح جایز نتھا - دو سگی بہنون کو بہی ایک شخص
نکاح مین نہ لاسکتا تہا - سوتیلی مان سے شادی نہایت معیوب تہی سال بسال
کعبہ کا حج† پہلے بہی کرتے تہے - ضروری غسل - مسواک - کُلّی - ناک مین
پانی دینا - استنجا - بغلین منڈانی - ناخن لواتے - ختنہ وغیرہ جاری تہا -
چور کا داہنا ہاتہہ سزا مین کاٹا جاتا تہا - تین برس مین ایک مہینے تجارت
یا کچھہ پیشہ بہی کر لیتے تہے

چونکہ سرزمین اس ملک کی خشک اور برسات بہت کم ہوتی تہی اسلیے
قبیلے کے قبیلے اپنے دُنبے بکریون کے گلّے اور گہوڑے اور اونٹون سمیت
جہان برسات کا پانی یا کوئی چشمہ اور گزارہ کی جگہ سنتے وہین اُوٹہہ آتے
تہے - چمڑون کے خیمے - نمدون کی خرگاہین ڈالکر اور کمّل تانکر اُتر پڑتے
کوسون تک پہیل جاتے اور شکارون سے دن گزارتے جب وہان کا
پانی ہوچکتا تو اون ہی مین سے کوئی خبر لی آتا جہان اُسی موقع کی جگہ پاتے

† حج بمعنی قصد ہے چونکہ اس سفر مین عبادۃً قصد بیت المقدس یا کعبہ کا ہوتا تہا اسلئے
اسے حج اور جانے والے کو حاجی اور مقدسی کہتے تہے - حج بمعنی سال بہی ہے
چونکہ وہان سال بسال حج ہوتا تہا شاید اس سبب سے کہتے ہون -

کعبہ
۱- کعبہ
۲- آبِ زمزم
۳- حجرِ اسود
۴- باب النبی
۵ منارہ علے

شہر مکہ
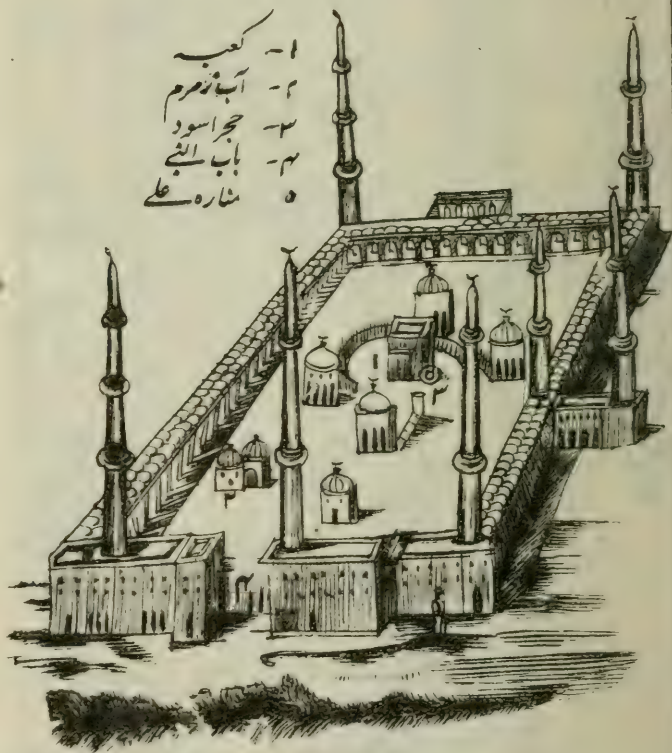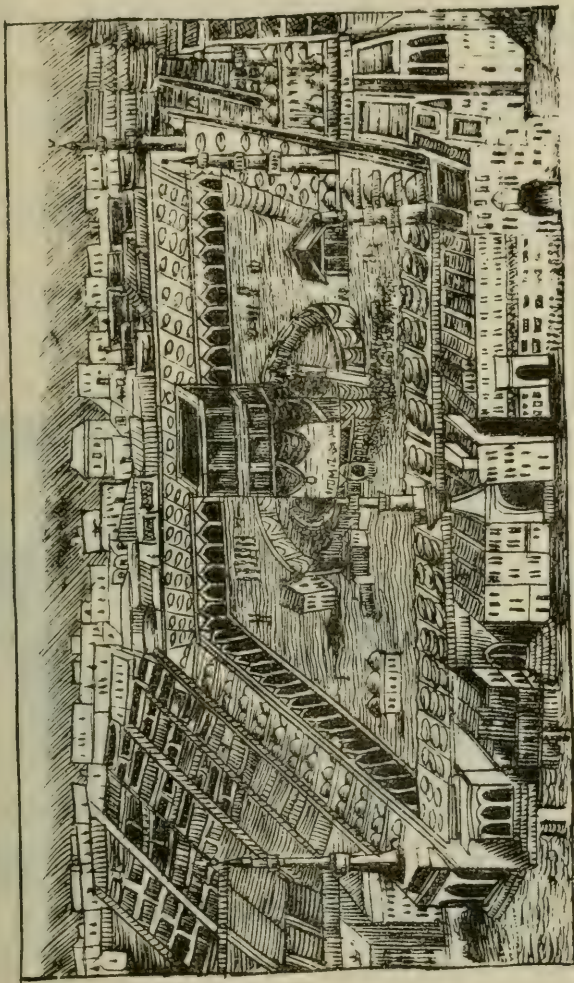
وہان جا اُترتے - یہی سبب ہے کہ قبیلے قبیلے کی زبان مین فرق تھا - یہہ
لوگ بدوی یعنے صحرا نشین کہلاتے تھے

مگر سب کے سب خانہ بدوش نہ تھے - جہان گزارہ کا سامان دوامی دیکھتے تھے
وہان گہر ہی بنا لیتے تھے چنانچہ مکہؐ اور مدینہؐ اور چھوٹے چھوٹے اکثر ایسے
مقام ہین - انمین ہر جگہ پینٹھہ بھی لگتی تھی **مکہؐ** ایک ایسی جگہ واقع ہے
کہ ہند اور افریقہ کی تجارت کے دُور ستے یہان ملتے تھے اسلیئے وہان آمدو رفت
اور مجمع زیادہ رہتا تھا - اس ملک مین تجارت کے ساتھہ مذہب بھی
مِلا رہتا تھا چنانچہ ہر جگہ ایک ایک عبادتخانہ بھی ہوتا تھا کہ لوگون کی
راستی اور سندِ اعتبار کے لیئے کام آتا تھا

اس قوم مین بادشاہی نہ تھی اگر تھی تو جمہوری طرز تھی کیونکہ طبیعت ہر شخص
کی نہ فقط آزاد بلکہ دماغ بلند اور دل خودسر تھے - ہر قبیلے کا جدا رئیس ہوتا
تھا - جب کوئی بڑی مہم آجاتی تو سب سردار ملکہ سرانجام کر لیتے - اپنے
رئیس کو یہہ لوگ بہت مانتے تھے اور اَور لوگ بھی اُسکی عظمت کرتے تھے -
مگر اُتنی ہی کہ جتنی کسی گھر کے لوگ اپنے بزرگ کی

**قریش** کا قبیلہ قدیم سے مکہ مین تھا اور معزز شمار ہوتا تھا اسکے لوگ
مکہ کی آبادی اور سب کی بہبودی مین کوشش کرتے تھے۔ تجارت کی انتظام
کرتے تھے اور ملک ملک کو قافلے بھیجتے تھے انمین **بنی ہاشم**
کا خاندان نامی اور بزرگ شمار ہوتا تھا اور زیادہ تر عزت انکی اس سبب سے تھی کہ
کعبہ کے متولی ان ہی مین سے ہوتے تھے اور یہہ بھی اسکا حق اچھی طرح
ادا کرتے تھے

عرب کے لوگون مین فصاحت کلام۔ سخاوت۔ مہمان نوازی۔ غیرت۔ انتقام
کی سختی۔ بات کا استقلال وغیرہ صفتون کی بڑی تعریف تھی مگر بہادری
کی صفت اور شہسواری اس طرح عام تھی جیسے عہد ظلمت مین ممالک یورپ
مین۔ کہ وہان ایسے لوگ نائیٹ کہلاتے تھے

شجاعون کی شجاعت ماپی اور تولی جاتی تھی کوئی بہادر سو سوار کے برابر
کہلاتا تھا کوئی پانسو کے کوئی ہزار کے چنانچہ مرحب ہزار سوار کے برابر تھا
عرب کے لوگ اسی سبب سے اپنے گھوڑون کو بہت عزیز رکھتے تھے اور وہ حقیقت
مین بھی عزیز رکھنے کے قابل ہوتے تھے

غرض اس ملک پر اکثر اوقات اطراف و جوانب کی قومون نے تسخیر کی
ارادے کئے مگر ویرانی ملک اور وحشت کے سبب سے نہ قایم رہ سکے نہ قیام مین
کچھہ فایدہ دیکھا - قبایل عرب مین خود بھی ذرا ذرا سی باتون پر ہمیشہ خونریزیان
رہتی تہین - ایک اونٹ کے کھیت مین چر جانے پر - ایک تالاب سے پانی
پلانے پر قبیلے کے قبیلے کٹ جاتے تھے - چنانچہ ان خونریزیون کو اگر
شمار کرین تو ... ۷ اجنگ ہوتی ہین اور حماسہ کے اشعار کا مجموعہ اب تک
اونکی یادگار باقی ہے

۳۲۵ برس پہلے حضرت عیسیٰ سے سکندر ذو القرنین نے نیارکس
اپنے میر بحر سپہ سالار کو بہیجا تھا کہ عرب کی زمین کو تسخیر کی نگاہ سے دیکھے
اور وہان کا حال معلوم کرے مگر سکندر کو اجل نے مہلت ندی اور یہہ آرزو
دل کی دل ہی مین لگیا - پھر اوسکے سپہ سالار جو مصر مین تھے اونکی
اولاد اور مصر اور روم وغیرہ کے بعض بادشاہ ہاتھہ ڈالتے رہے مگر
جنگل بیابان اور ویران کوہستانون سے کچھہ ہاتھہ مین آتا نہ معلوم ہوا اسلئے
پانو آگے نہ بڑہایا

سنہ ۱ء مین یہہ ملک اس حالت کو پہونچا کہ اُن ہی مین سے حمیرؔ کے قبیلے کا
ستارہ شاہانہ روشنی کے ساتھہ طلوع ہوا اور آتش پرست جو نجوم کے معتقد
تھے اور صابئین کہلاتے تھے غروب ہونے لگے - بعد اسکے کچھہ یہودی تو پہلے سے ہی
رہتے تھے جب اہلِ رُوم نے بیت المقدس کو برباد کیا تو بہت اونمین سے
عربستان کو نکل آئے اور یہان کے اکثر قبیلون کے مذہب بدل دیئے کنانہ - کندہ
حارث ابن کعب کے لوگون مین انھون نے بہت طاقت اور اختیار پایا - پیچھے
پیچھے مذہب عیسوی بھی عرب کی جنوب مین آن پہونچا - اور رحمان - غسان
تغلب - طی - قدوہ - ربیعہ وغیرہ سوای حبشہ اور نجران کے
سب عیسوی ہو گئے - ذونواس حمیری بادشاہ مشرک یہودی تھا اسکی
مصیبت نے نجران اور حبشہ مین بھی بادشاہ حبش[†] عیسوی مذہب کو مدد
کے لئے بلایا

حضرت ابراھیم کے عہد سے حج سالانہ اور اکثر مہمات معاملات دنیا کی سے لئے

---

† اسوقت تک چیچک کا مرض عرب ایران توران ہندوستان وغیرہ مین نتھا سنہ ۵۶۵ء
مین جبکہ ان حبشیون نے یمن فتح کیا تو انمین سے عربستان مین اور پھر جہان جہان
اسلام گیا وہان یہہ مرض بھی گیا *

کعبہ مرجع خلایق تہا - ابرہۃ الاشرم حاکم یمن نے نجاشی بادشاہ
حبشہ کی ایماسے صنعاء یمن مین عمارتِ عالیشان صنایع معماری سے
آراستہ کرکے حجِ کعبہ کی طرح لوگون کو سال بسال جمع کرنا چاہا مگر جب کعبہ
کے آگے اوسکا چراغ نہ جلا تو ۵۷۱ مین ہاتہیون کا لشکر لیکر مکہ پر چڑہائی
کی - قریش اور بنی ہاشم نے اسوقت بہی ہمت ظاہر کی اور اصحاب الفیل
نے شکست کہائی† مگر پوراانبد وبست اُنکے دفع کا اہل فارس کی مددسے عمل مین
آیا

شروعِ اسلام اور اُس سے سو برس پہلے ان لوگون مین ایک فخر اَور بہی تہا یعنی
فصاحت اور بلاغت چنانچہ اسمین انہون نے ایسا اقتدار بہم پہونچایا تہا
کہ ایک فصیح صاحب تقریر جماعتِ کثیر کو فقط اپنی قدرتِ کلام سے جس ارادہ سے
چاہتا روک لیتا اور جدہر چاہتا تہا جہونک دیتا تہا - یہہ کمال اس مرتبہ پر پہونچا
کہ فصاحت قرآن کے لئے معجزہ ٹہیری - کلام کا اثر یہان تک بڑہا کہ کہا گیا

---

† سالِ ابرہہ سے عام الفیل کا سنہ قرار پایا کہ پہلے سنہ عیسوی یا ہجری کی جگہ عرب مین وہی لکہا جاتا تہا - بعض رواتیون مین ہے کہ محمد مصطفے ص اس حملے کی رات کو پیدا ہوئے - اسمین کل ۱۳ ہاتہی تہی اور ایک سفید ہاتہی تہا کہ فتح نصیبی کے سبب سے اسکا نام محمود تہا ؛

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا کہ یہہ جوہر انکا ذاتی تہا کہ اشراف خاندانون کے
بچے لطفِ زبان طوطی اور بلبلِ ہزار داستان کی طرح اپنے ساتہہ لیکر پیدا ہوتے تہے
جب معرکۂ جنگ مین رجز خوانی سے شجاعت کے جوش و خروش پہ آجاتے تو
مخالفون کے جی چہوٹ جاتے - جب اپنے کشتون کی لاش پر نوحہ کرتے
تو سُننے والون کی آنسو نکل پڑتے - گل و بلبل سی عبارت آرائی تو جانتے نہ تہے
جنگل کے صحرائی اور پہاڑ ونکے شکاری تہے مگر زبان مین خدا نے وہ زور دیا تہا
کہ جب اپنے ارادہ پہ کمر باندہکر قبیلے مین کہڑے ہو جاتے ہزارون کے دل ادہر
سے ادہر کر دیتے - باوجود اسکے تکلف اور آورد بالکل نہ تہی جو کچہہ تہا اصل بیان
اور صاف زبان تہی ایسے صاحب کمال خَطِیْب کہلاتے تہے اور یہہ خطاب
نہایت با وقار اور محترم شمار ہوتا تہا چنانچہ یہی سبب ہے کہ جن مطالبِ خاص کو
لوگون کو فہمایش اور نصیحت ہوتی تہی اسے ہی خُطْبَہ کہتے ہین اور جبتک دولت
اور دین شامل رہا تبتک خَطِیب وہی شخص ہوا جو ہر طرح کے ادای مطلب پر
زبانِ عربی مین قادرِ کامل تہا اور جس خَلِیفَہ مین یہہ صفت تہی اوسکے لئے
آج تک کتابون مین لکہا چلا آتا ہے - اِسکے علاوہ کمالِ زبان کا عالی خاندانی کی

دلیل تہا اور جس قبیلہ مین کوئی ایسا شخص ہوتا تہا اُسکے نام سے قبیلہ نامی گرامی ہوجاتا تہا -

جَبَلِ عَرَفَات کے پیچہے مکّہ کے پاس عُکاظ ایک مقام تہا وہان برسوین دن بازار لگتا تہا - صدہا کوس کے لوگ خرید و فروخت کی چیزین لاکر ہزارون کے لین دین کرتے تہے - مگر حق پوچہو تو اصل فائدہ اسمین یہی تہا کہ ایک قبیلہ بلکہ ایک گہر کے آدمی نے بُرائی یا بہلائی اِس مجمع مین کہل کر فورًا تمام عربستان مین پہیل جاتی تہی - ہر ایک بات کے ڈہنگ بی تکلّف اور سیدہے سادے تہے مگر نہایت پُر تاثیر - چنانچہ جسطرح یونان مین کسی زمانہ مین کُشتی گیر اور شہسوار دنگل مین اسپ تازیان اور زور آزمائیان کرتے تہے† یہان شُعَرا طبع آزمائیان کرتے تہے - تمام عَرَب کے بَدُوی اور ملک ملک کے مسافر جو آئے ہوئے ہوتے تہے بڑی ذوق و شوق سے جمع ہوکر ایک میدان مین باسلوب بیٹہ جاتے تہے - انمین سے

† مقام دلفی پر جسکا اشارہ صفحہ (۱۸) مین ہوا ایک میلہ لگتا تہا وہان گہڑ دوڑ اور کشتی اور بانے نوازی کے ہنر دکہاتے تہے اور جو شخص جیتے اوسکی سر پر ایک پہولونکی لڑی باندہتے تہے - اس لڑی مین لارل درخت کی کچہہ پتّے بہی پہولون مین گُتہی ہوئی ہوتی تہے کہ اپولو جو شعر کا دیوتا ہے اوسکو یہہ درخت بہت پسند ہے +

ایک شخص کہ اپنا نام یا کام یا مقام کچھہ نہ بتاتا تہا دفعتہً سرِ قد اوٹھہ کھڑا ہوتا تہا اور
حفظ اپنے اشعار پڑہنے شروع کردیتا تہا - بنیادان اشعار کی - بہادری -
جوش خروش - خونریزی - یا فخرِ خاندانی - رفاقتِ دوستانہ - سخاوت - مہمان نوازی
نیکنامیِ دوامی - فرحتِ مقام - دریاؤن کی روانی - جنگلون کی ویرانی -
کوہستانِ وحشت ناک - خوشنما جزیرے اور سرسبز جنگل اور ٹیلے - حیوانات
کی وحشت - اپنے گھوڑے یا اونٹ کی تعریف - یا عشق - یا دِل کی اوداسی
طبیعت کی پریشانی وغیرہ - غرض اس قسم کے مضامین پر لوگ اشعار پڑہتے
تہے اور فقط کلام کا اثر ان انجان لوگون سے اپنے مصنّف کو ایسے بے لاگ
صلے تحسین یا نفرین کے دِلواتا تہا کہ تمام میلے مین ایک دہوم مچ جاتی
تہی - دَلفی مین پہولون کی لڑی سے عزت ملتی تہی یہان جو قصائد خلعتِ
قبول پاتے تہے وہ ہرن - بکری - اونٹون کی جہلیون پر - ابریشمی
کپڑون پر سُنہری حرفون مین نقش و نگار ہوکر کعبہ کی دیوارون پر
آویزان ہوتے تہے اور مُذہّبیہ یا معلّقہ کہلاتے تہے یہہ صاحبِ
قصیدہ کی لئے بڑا فخر ہوتا تہا اور اسپر قبیلون سے مبارکباد کی خط آتے تہی

حق پوچھو تو وہ بازار عام راے لینے کے لئے ایک جمہوری کونسل کا جلسہ تہا- غرض کعبہ کی برکت یا اس شاعری کے بہانہ سے اوس صحرای وحشیانہ مین اِس معاملہ اتفاقی نے عجب عجب کام کئے - ہمت اور شجاعت عام پسند ہوگئی - نسب دانی اور معلوماتِ خاندانی سے بڑہکر لوگ تاریخ دان ہو گئے اونکے یہہ قصیدے تاریخِ جاہلیت کی لئے چراغِ راہ ہو گئے - خاص پسند باتین عام پسند ہوگئین - اِن زبان آور و نکا رعب و داب عزت و وقار سب پر چہانے لگا - وحشی صحرائی مِل بیٹہنے سے انسانیت سیکہہ گئے - اور آپسکی کشاکشی بہی کم ہونے لگی - پاکیزہ پاکیزہ الفاظ - فصیح محاورے نمکین اصطلاحین - اور نقصہ طلب حوالے استعمال مین آنے لگے - بے تکلف اور بے مبالغہ کلام مین گرمی اور زور تاثیر پیدا کرنے کا شوق بوڑہے سے لیکر بچہ تک عام ہوگیا - اسی بازار کا سبب ہی کہ زبانِ عرب مین اکثر اشخاص اور اشیاء کے لئے وجہ تسمیہ ہین اور اُسی طرح اب تک مشہور ہین - چہوٹی چہوٹی باتون کے قصے یہانتک کہ ایک بدوی عورت نے جو لفظ اپنے اونٹ کو پانی پلانے مین کہا وہ بہی مشہور ہو کر گہر گہر زبانزد ہوگیا اب تک

ہر شخص جہان چاہتا ہے نظم و نثر مین کہاوت کی طرح بولجاتا ہے - کہ
یہہ شہرت آج اخبارون مین اشتہار دینے سے بہی نصیب نہین ہوتی -
افسوس ہے کہ سوای ان سات معلّقون کے اور کوئی معلّقہ نظر نہین آتا
بلکہ آج عِلمِ اَدَب اور اِنشای عَرَب کی کوئی تصنیف اسلام سے سو برس
پہلے کی نہین ملتی - کچہہ عمداً اور کچہہ بے اعتنائی اور بے قدری سے معدوم ہو گئین
مگر اشعار عرب سے معلوم ہوتا ہے کہ پُرانی زبان ہے کیونکہ اسکی صرف و نحو
اور عروض کے قاعدے سب با اصول ہین **مُہَلہَل** عرب کا پہلا شاعر
ہے اسنے زبان کو صاف اور صیقل کیا اسلئے اسکو مہلہل کہتے ہین اسکے
فقط ۹۰ - اشعار آجتک بہی موجود ہین - جاننے والے جانتے ہین کہ عربی
کی **نظم** کی زبان کا رستہ **نثر** کی زبان سے بالکل جدا ہے - یہہ امتیاز
مُہَلہَل نے پیدا کیا چنانچہ شعرای جاہلیت کی اشعار سے یہہ دقیقے کہلتے ہین
شعرای مُذَہَبِیَّہ اور اکثر اسوقت کے شاعر معزز اور ذی اعتبار لوگ تہے
چنانچہ جَبفَرَہ† مشرک - سَمَوءَل یہودی تہا - اِمرَءالقَیس کہ اوسکو

† ان شاعرون کے مختصر حالات تکملہ نمبر ا مین مندرج ہین ✦

مَلِکُ الضِّلیل بہی کہتے تہے۔ ۵۹۵ء کے پیس وپیش مین دو شاعر فصیح تہے کہ دونون کا نام مُرَقِّش تہا۔ نابغہ ذبیانی کہ مشرک تہا ۶۱۵ء مین دُرَید ابنِ ماءِ السَّماء ۶۱۰ء مین۔ حاتم ۶۲۰ء مین۔ آخاء ۶۲۹ء کے پیس وپیش مین تہے۔ نجد کے خودسر قبیلو مین جو آئے دن لڑائیان ہوتی تہین یہہ لوگ ان معرکون مین جان بازیون کے ساتہہ ایسی شعرخوانیان کرگئے کہ گویا اوس عہد کی آزادی اور خودسری کی تصویر اور اون پُرانے ویرانون کے نقشے آجتک کہنچے ہوئے ہین

عَنتَرہ کے باب مین اتنا اور بہی لکہنا ضرور ہے کہ اسلام سے پہلے عرب کی زبان سُنّی ہو تو اسکے اشعار کو پڑہ لو۔ اور اوس ملک کی صورت اور چال ڈہال دیکہنی ہو تو اوسکے کلام کو دیکہو کہ وُہی حالت برستی ہے۔ چمڑے کے خیمہ اور نمدے کے پالون کے نیچے ریتے کے فرش پر سیکڑون بدّوون کو لیکر بیٹہہ جاتا تہا۔ اور جس عالم مین جاپڑتا تہا سما باندہ دیتا تہا عَنترہ نے جو ایک افسانہ لکہا اسنے نہایت شہرت پائی۔ ھارُون کے عہد مین اصمعی نے اسے جمع کیا اور مامُون کے عہد مین یُوسُف

ابن اسمٰعیل نے اوسکی تکمیل کی۔ کسی شخص نے ایک حبش عورت گھر مین ڈال
لی تہی۔ اس سے عنترہ پیدا ہوا۔ باپ تو اس سے بکریان ہی چروا تا تہا مگر
اپنی زبان کی فصاحت اور ہاتہ پاؤن کی قوت اور دل کی شجاعت سی
اسنے وہ بات بنی عبس مین حاصل کی کہ عبلہ ایک خاندان نامی کی عورت
سے شادی ہوئی اور خود صاحبِ خاندان ہو گیا۔ اسکے کلام کو پڑہکر
معلوم ہوتا ہے کہ زبان عرب ہر رنگ کے مطالب کو جون کا تون ادا
کر دیتی ہے۔ اور ہر قسم کے مطلب کے لئے الفاظ موجود ہین۔ جسطرح کہ
الف لیلہ کے دیکھنے سے اوس وقت کے امرا کی نفاست اہل شہر کی نزاکت
گہرون کی سجاوٹ معلوم ہوتے ہین۔ اسی طرح عنترہ کا کلام بدّو
خانہ بدوشون کے گہرون کے گینڈے۔ چال ڈہال کے ڈہنگ۔ مار دہاڑ کے
ہتکہنڈے آئینہ کی طرح دکہاتا ہے

غرض ان بے قید اور بے باک قبیلون مین جو معرکے اور کشت و خون ہوئے
مثلاً ۵۲۵ھ مین بادشاہ یمن کی حملہ آور فوج کو توڑا۔ قبیلہ کِندہ کی شاہزادہ
کی فتحین حرث بادشاہ حیرہ کی واقعات (۵۸۱ء مین)۔ سالون کی

فتحیابیان (۴۸۰ع) ربیعہ اور کلب کی حمیر سے میدان داریان میں (۴۹۲ع)

پھر **حرب بسوس** یعنے بنی بکر اور بنی تغلب

کی لڑائی - کہ ایک شخص کا اونٹ کھیت مین چلا گیا - کھیت والی عورت نے

اوسے مارا - اونٹ والے نے آنکر عورت کی چھاتی کاٹ ڈالی اتنی بات پر

ایسی لڑائی پڑ گئی کہ ۴۹۴ سے ۵۳۴ء تک ۴۰ برس تک جاری رہی

اور ستر ہزار آدمی مارا گیا - اسی طرح ۵۶۸ء مین **داحس** نام ایک

گھوڑے کی گھڑ دوڑ مین جبکہ گھوڑا آگے بڑھا چاہتا تھا ایک شخص نے بڑھکر

اُسے بدکا دیا اِسی بات پر لڑائی ہوگئی - قبیلے کے قبیلے کٹ گئے - ہزارون

آدمیون کے کھیت پڑے ۶۰۸ء تک برابر چالیس برس لڑائی جاری

رہی - اور قبیلے در قبیلے پھیلتی گئی یہان تک کہ ۶۳۱ء مین جب انمین سے

بعض قبیلے اسلام لائے تو حرب داحس ختم ہوئی †

یہہ پُرانے پرانے شعر گویا اون جنگل صحراؤن کے نقشے اور اون صحرا نشین

جنگلیون کے بلکہ اونکے کاروبار کے پتلے گھڑے ہین - جو کہ آجتک اُسوقت

---

† اسی قسم کے واقعات کے سبب سے اس زمانہ کو ایام الجاہلیۃ کہتے ہین +

کی آزادی اور بے قیدی کا آئینہ دکھا رہے ہین - ان حالتون مین انکے قومے
استقلال کو دیکھنا چاہیئے کہ اگر ایک قبیلہ کا قبیلہ کٹ گیا اور فقط چند عورتین
باقی رہگئین تو اونہون نے کسی بات کا عہد کرلیا - مثلاً کنگھی کرنی یا سرمہ یا
بھوون پر وسمہ لگانا چھوڑ دیا - قبیلے قبیلے مین پھرین لوگون کو جمع کرکے
لائین اور جب اپنا ساحال دشمن کا کرلیا تب وہ آن ٹوٹی

عجب ترپہ ہر کہ ان مقاتلون او مجادلون کے بعد آپسمین فیاضی اور دریادلی
کرکے بھی مباحثے ہوتے تھے اور اوسکو **مُنَافَرَۃ** یعنے خاندانی عزت
کا مباحثہ کہتے تھے **ایکدفعہ** بنوعَامِر بن عَلْقَمَہ اور عمر بن دفل
مین جھگڑا تھا کہ کون شخص قبیلہ کا امیر ہو - چنانچہ ایک غیر شخص حکم
مقرر ہوا اُسنے اول طرفین سے عہد قبولیت کا لیا اور پھر کہا کہ برس دن کے
بعد دونون کا حال دیکھکر حکم لگاؤن گا - اس عرصہ مین طرفین سے خوب خوب
ضیافتین اور ہمتین دکھائی گئین - جب برس دن گزرا تو اسنے کہا کہ حقیقت
مین تم دونون امارت کی قابل ہو چنانچہ دونو ایک ہی قبیلے کے امیر ہوے
اور آپسمین اسطرح صلح صفائی رہی کہ کبھی بگاڑ نہوا - اِسطرح کے مقدمے

بڑی بڑی عظمت اور شان و شوکت سے طے ہوتے تھے - عہدِ ظلمت یعنی عہد وسطی مین ممالک یورپ مین بہی اِسطرح کے مقدمے اکثر ہوا کرتے تھے -
اِسکے علاوہ مُلکِ عرب مین سخاوت فی نفسہ ایک وصف قابلِ اعتبار اور اعزاز تھا - چنانچہ حاتِم طائی جسے ہندوستان مین بہی جاہل سے لیکر عالم تک سب جانتے ہین - قبیلہ بنی طی کا ایک سردار تھا اور اسپر کیا موقوف ہے وہان امیر اوسی شخص کو کرتے تھے جسکی شہرت اُس قسم کی اولی العزمیون سے ہوتی تھی اور شہرت وہی پاتا تھا جو سخی اور مہمان نواز ہوتا تھا - ہبہ حاتِم بہی فصیح شاعر تھا دیوان اسکا عرب و فارس مین مشہور ہے
القصہ شاعری عرب کی تین طبقون مین منقسم ہے

**پہلا طبقہ** مُہلہل بن ربیعہ - اِمرء القیس - عنترہ - ابن کلثوم زُہیر - علقمہ بن عبدہ - طرفہ ابن العبد وغیرہ

دوسرا طبقہ عہد اسلام کا - اول تو شاعری مذہب کے بموجب منع ہوگئی تو بہی شاعرون کی زبان کب بند ہوتی تہی - حمد نعت مختلف قسم کے اشعار ہوتے رہے - مگر وہ آزادی کلامون کی جاتی رہی - اور طبیعتین رک گئین

چنانچہ حَسّانِ ثابتؓ - عمر بن ربیعہ - جَریر - فَرزدق - نصیب -
غیلان - کہ ابتدا مین انکے کلام کی طرز ایک خاص طور پر تھی تو وہ بدلا تو وقت کے
انقلاب نے انکی طرز کلام کو بدلا

تیسرے طبقہ مین کچھ اُموِیّہ اور پھر عبّاسیّہ کا عہد آگیا - انکے عالیشان
درباروں کی قدردانیوں سے شاعرون کے دل بڑہ گئے - پہلے طبقہ کا خاتمہ اور اسکی
ابتدا ذُو الرِّمّہ سے سمجھنی چاہیئے - ساتھہ اسکے عمر بن ابی ربیعہ
کثیر جَریر - ابی نواس - حبیب - بحتری - ابی تمام - ابی فراس
وغیرہ شعرای فصیح و بلیغ ہوئے - مگر اصل زبان کا لطف جبھی تک تھا کہ اپنے
وطن کے جنگلون اور پہاڑون کی تشبیہین اپنے اونٹون اور بکریون کے مضامین
باندہ کر دلی اور اصلی مطلب ظاہر کرتے تھے پھر کلام مین تکلف اور آورد اور
مضامین مین عشق کی بہار آگئی - اصلیتِ مطالب کے حسن کو اشعارون کی
رنگینی اور الفاظ کی خوشنمائی پر قربان کردیا - توشیح اور ترصیع وغیرہ فضول
صنعتین اسکے ساتھہ لگائین - خُلفا اور سلاطین اور اُمرا کی تعریفون مین کہ
اکثر انمین سے تُرک تھے دہوم دہام کے قصیدے کہکر انکے دل خوش کرتے تھے اور

اور انعام لیتے تھے - دوسو برس تک یہی دربار اور جلسے تھے آخر مبالغون
کے بوجھہ نے اصلی زبان کو دباکر ایسا ضعیف کیا کہ اگر آج اونکی طرز مین کسی
واقعی معاملہ کو بیان کرنا چاہین تو بات کی اصلیت کا ادا ہونا ممکن نہین

**فایدہ** ہر شی کا عام خلق اللہ کی رای اور ضروریات کی بموجب ترقی کرنا
اُسمین قدرتی حسن اور طبعی خوبی پیدا کرتا ہے - جب اوسی خاص اشخاص کی
منظور نظر کرنا چاہو تو اسمین شک نہین کہ خاص خاص قیدین اُسمین ضرور لگ جاتی
ہین - خصوصًا بادشاہون کی پسند کہ اِسمین تکلفات اور ظاہری آرایش
لازم پڑی ہوئی ہے - لوگ انعامون کے لالچ سے فقط انکی نگاہ کو دیکھتے رہتے ہین
اور پھر رفتہ رفتہ دربار کا رواج پھیلکر سب اُسیکو پسند کرنے لگتے ہین مگر قدرتی
حسن او اصلی خوبی اسکی برباد ہوجاتی ہے - گلاب کے پھول کی لطافت اور
نزاکت اور خوشنمائی محتاجِ بیان نہین مگر جو کچھہ ہے قدرتی ہے - اگر کوئی مصوّر
اپنی دستکاری صَرف کرے تو نقش و نگار ضرور ہونگی مگر اس سادگی کے حسن
مین جو عالم ہے وہ اسمین نہوگا - بلکہ اصلی خوبی بھی خاک مین ملجائیگی -

# عربستان کی تاریخ بہ ترتیب سنین عیسویہ و ہجریہ

محمد مصطفیٰ صلعم قریش کے قبیلے سے مکہ† مین پیدا ہوئے۔ اور

سنہ ۵۷۰ع — سنہ ۵۹۴ مین پچیس برس کے سن مین بی بی خدیجہ سے شادی کی۔
چالیس برس کی عمر مین پیغمبری کا دعوی کیا - پہلے جن لوگون نے اسلام

سنہ ۶۰۹ع ۱۳ قبل ہجری — اختیار کیا انمین سے (اول) خدیجہ انکی بی بی (دوسرے) انکے چچیرے بہائی علی
(تیسرے) انکے اصحاب مین سے حضرت ابوبکر اور انکا غلام زید تہا - ابوبکر
انکی بی بی عائشہ کے باپ بہی تہے - بعد انکے دس شریف خاندانی مکہ کے
اور بہی اسلام لاکر انکے ساتہہ شامل ہوئے - تین برس تک پوشیدہ ہدایت

سنہ ۶۱۱ع — کرتے رہے - مگر سنہ ۶۱۱ع مین ایک ضیافت عامہ مین اظہار پیغمبری کیا
اور آیات قرآنی شروع ہوئین - قریش کے لوگون نے انکی قتل کی تجویز کی

سنہ ۶۲۲ع — اسواسطے ۱۵ جولائی سنہ ۶۲۲ع جمعہ کے دن مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ — سنہ ۱

† مکہ کو عہد قدیم مین لیباس کہتے تہے -

## روضۂ منورۂ محمدؐ مصطفیٰ

شہرِ مَدِینہ
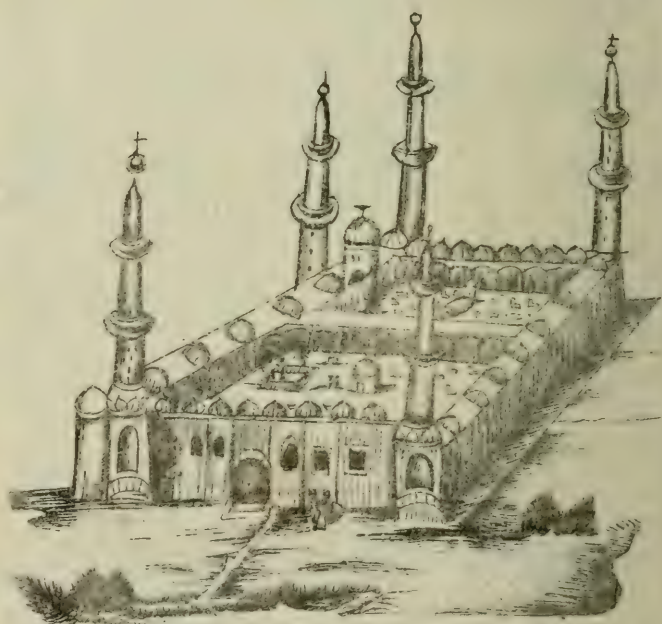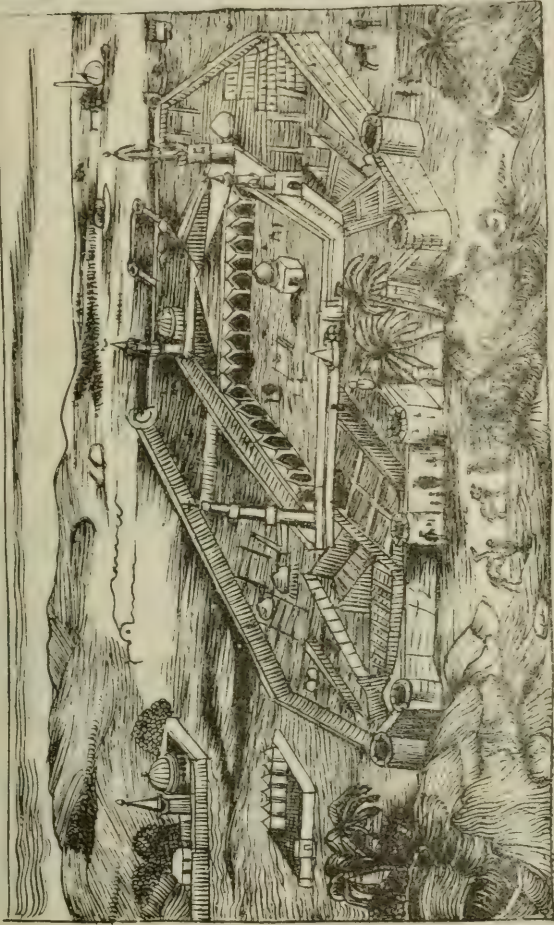
کو چلے گئے۔ اسی دن سے تاریخ اسلامی یعنی سنہ ھجری شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ† مین آئے۔ سنہ ۲ھ ۶۲۳ع مین قریش سے جہاد شروع کیا۔ چنانچہ پہلے ہی بدر کی گھاٹی مین ایک گروہ پر حملہ کیا اور فتحیاب ہوئے۔ اسپر قریش کے لوگون نے صلح کر لی اور اہل اسلام کو مکہ مین جانیکی اور کعبہ مین حج وغیرہ عبادات کی اجازت ہو گئی۔ یہہ جان فشانی انکی دیکھکر سب لوگون کے دلون مین انکی طرف جوش التفات پیدا ہوا۔ اگرچہ بہت سے جنگ کئے جنمین خود بہی شامل ہوئے اور لشکر بہی بہیجے۔ مگر مشہور انمین سے خاص خاص لڑائیان ہین چنانچہ سنہ ۳ھ ۶۲۵ع مین جنگ اُحد کی لڑائی فتح ہو کر شکست کی صورت ہو گئی اور اسمین انکے چچا حمزہ شہید ہوئے

سنہ ۶۲۳ع

سنہ ۶۲۵ع

سنہ ۵ھ ۶۲۷ع جنگ خندق فتح ہوئی اور عمرو بن عبدود جسکو اہل عرب ہزار بہادرون کے برابر گنتے تھے انکے بہائی علی کے ہاتھہ سے مارا گیا

سنہ ۶۲۷ع

سنہ ۶ھ ۶۲۸ع مین بنی مصطلق کی لڑائی فتح ہوئی

سنہ ۶۲۸ع

† پہلے اس شہر کا نام یثرب تہا عربی مین مدینہ شہر کو کہتے ہین۔ اونکے وہان آنے سے مدینۃ النبی اوسکا خطاب ہوا اور پھر مدینہ مشہور ہو گیا ◆

سنہ ۶۲۹ء — سنہ ۶۲۹ء مین خیبر کی لڑائی فتح ہوئی اور مرحب یہودی جو بڑا بہادر — سنہ ۷ھ
اہل عرب مین مشہور تہا اسے حضرت علیؓ نے مارا

سنہ ۶۳۰ء — سنہ ۶۳۰ء مین حدود روم مین فوج بہیجی اور اس لڑائی مین انکے بہائی — سنہ ۸ھ
جعفرؓ ابن ابی طالب شہید ہوئے۔ اسی سنہ مین حاتم طائی
جسکی سخاوت عالم مین مشہور ہے بقضای الٰہی مرگیا۔

سنہ ۶۳۰ء — سنہ ۶۳۰ء ہی مین مکہ کو محاصرہ کرکے فتح کیا اور کعبہ مین جو بت — سنہ ۸ھ
رکہے ہوئے تہے اونہین برباد کردیا

سنہ ۶۳۱ء — سنہ ۶۳۱ء مین خبر پائی کہ شاہِ روم نے مدینہ پر فوج کشی کی ہے — سنہ ۹ھ
اسلیئے ادہر سے بہت سا سامان کرکے اور لشکر آراستہ کرکے چلے مگر
منزلِ تبوک مین معلوم ہوا کہ یہہ خبر غلط ہے اسلیئے واپس آئے اور
اس غزوہ یعنی فوج کشی کا نام غزوہ تبوک مشہور ہوا +

سنہ ۶۳۱ء — سنہ ۶۳۱ء مین تمام عربستان مغلوب ہوا اور بہت لوگ اُنپر ایمان لائے — سنہ ۱۰ھ
اور یمن فتح ہوا۔

سنہ ۶۳۲ء — آخر سنہ ۶۳۲ء مین ۶۳ برس کی عمر مین بقضای الٰہی فوت ہوئے۔ — سنہ ۱۱ھ

سنہ ۶۳۲ء

سنہ ۶۳۲ء / ۱۱ھ سے سنہ ۶۶۰ء / ۴۰ھ تک چار خلیفہ جوکہ اُنکے اصحاب اور اُنکے مذہب کی مؤید اور مروّج تھے حکمران رہے اور دار الخلافہ اِنکا مدینہ تھا

# چار خُلفا کی خلافت کا بیان

جوکہ جماعتِ موجودہ کے اجماع اور کثرتِ رای صحابہ سے خلیفہ ہوئے

حضرتِ ابوبکر۔ محمّدؐ کے خُسر تھے قبیلہ اِنکا بنی تمیم تھا

سنہ ۶۳۲ء

سنہ ۶۳۲ء / ۱۱ھ مین خلیفہ ہوئے۔ قرآن کی آیتین جو چمڑون پہ اور ہڈیون پر متفرق لکھی ہوئی تھین یا لوگون کو حفظ تھین سب ایک جگہ جمع کرکے لکھی گئین۔ حضرت عُمرؓ کے عہد مین اسکی اور تکمیل ہوئی۔ پھر حضرت عُثمانؓ کے وقت مین کامل ترتیب و تکمیل ہوئی اور اسی کے بموجب اب تک تمام عالم مین رایج ہے۔

سجاح بنت الحارث بن سوید تمیمیہ نے اِنکے پہلے سنہ خلافت مین پیغمبری کا دعوی کیا اور بنی تمیم اور تغلب اسکی ننہیال کے قبیلہ کے لوگ تابع ہوگئے۔ اُن ہی دنون مین مُسیلمہ کذّاب نے بھی دعوی

نبوّت کا کیا اور دونون مین اِسطرح کا ارتباط ہوا کہ لوگ اُنسے بد اعتقاد ہو گئے

حضرتِ ابوبکرؓ نے مُسیلمہ پر فوج کشی کی اور مُسیلمہ مارا گیا+

یہہ خلیفہ بہت رحم دل تہے - انکے عہد مین فارس پہ فوج کشی ہوئی اور

سنہ ۶۳۳ع — شام پر بہی لشکر گیا - سنہ ۶۳۴ع مین دنقوس اُسکے سرلشکر کو گرفتار کیا — سنہ ۱۲ھ

اوّل بیت المال پر داروغہ اِنہون نے مقرر کیا اور قرآن کو مصحف

سنہ ۶۳۴ع — کیا ۶۳ برس کی عمر مین ۲ ½ برس کی خلافت کے بعد - سنہ ۶۳۴ع مین — سنہ ۱۳ھ

فوت ہوئے -

حضرتِ عمرؓ - قبیلہ بنی عدی سے تہے - اور یہہ بہی پیغمبر صاحب

سنہ ۶۳۴ع — کے خسر تہے - سنہ ۶۳۴ع مین خلیفہ ہوئے - ایّام الجاہلیّة مین جب قریش — سنہ ۱۳ھ

کے قبیلون مین لڑائی ہوتی تو یہہ سفیر ہوکر جایا کرتے تہے اور اکثر مناظرہ

سنہ ۶۳۵ع — کے جلسون مین بہی یہی پیش ہوتے تہے - انکے عہدِ خلافت مین سنہ ۱۴ھ — سنہ ۱۴ھ

مین ملکِ شام - بعلبکّ - حمص - فتح ہوا - اور شاہِ ہرقل انطاکیہ

سے قسطنطنیّہ یعنی دارالخلافہ روم کو بہاگ گیا

سنہ ۶۳۶ع — سنہ ۶۳۶ع ۱۵ھ مین بیت المقدّس اور اُدہر کے اکثر اضلاع فتح ہوئے - اور وہان — سنہ ۱۵ھ

ایک عالی شان مسجد بنائی - وہ اصلی مقام ہے جہان حضرت سلیمان
کی تعمیر تھی - اسلام نے فارس کا رخ کیا (اہلِ ایران نے اسوقت یزدجرد کو
اپنا بادشاہ بنایا تھا) اکاسرہ کی سلطنت کو توڑ دیا - بڑے بڑے شہر ایران
کے مثل حلب - انطاکیہ - تبریز وغیرہ فتح ہوئے - مدائن کہ دار الخلافہ
کسریٰ تھا اوسکا محاصرہ ہوا اور دوسرے حملہ مین فتح ہوا - مال بے تعداد لوٹ
مین آیا اور ایوانِ کسریٰ برباد ہوا - اور کتبخانہ وہانکا بھی آگ اور پانی کے
حوالہ ہوا - بعض کا قول ہے کہ اِسکندریہ مین بھی یہی حال ہوا تھا - اور چونکہ
اوسوقت سب سے زیادہ پاس کا رستہ ایران اور ہندوستان کا اُبلہ کی
طرف سے تھا اسلیئے دریای شط العرب کے کنارے سنہ ۶۳۷ء (۱۶ھ) مین
بصرہ آباد کیا کہ ہند اور فارس کا رستہ اہل اسلام کے قبضہ مین ہے -
یہان سے فارس - ہند اور روم کی سوداگری اتبک جاری ہے

سنہ ۶۳۷ء

سنہ ۶۳۸ء مین اھواز فتح ہوا شام - فارس - مصر کی مہمین قریب فتح کے
پہونچین

سنہ ۶۳۸ء

سنہ ۶۴۲ء (۲۲ھ) مین اذربیجان اور ھرات اور جرجان وغیرہ فتح ہوئے -

سنہ ۶۴۲ء

نہاوند پر سخت لڑائی ہوئی یزدجرد شکست کہا کر بلخ مین آیا اوسے
جیحون اوتر کر ترکستان کو بہاگ گیا - اس فتح کا اہل اسلام نے
فتح الفتوح نام رکہا جس سے ان اضلاع مین بنیاد ریاست اسلام کی
پختہ ہو گئی - ہندوستان کی جانب سی مکران + کے کوہستان تک فوج اسلام
پہونچی اور دیبل پر آکر ایک لڑائی ہوئی - مگر لشکر اسلام واپس گیا -
ابو موسی اشعری نے فارس سے یہی صلاح دارالخلافہ کو لکہی کہ ہند کا
قصد نکرنا چاہیئے - بہت سی ہاتہی بہی لوٹ مین آئے تہے - حکم آیا کہ یہہ جانور
اس ملک مین کارآمد نہین اوس ملک کے لوگ اگر لیوین تو اونکے ہاتہہ بیچڈالو
اور روپیہ اوسکا فوج کو تقسیم کر دو - ان خلیفہ کے اوضاع و اطوار سیدہے سادے
تہے اور بہت بہادر اور عابد زاہد تہے - پہلے ان ہی نے امیر المومنین
کا خطاب اختیار کیا - سنہ ۱۷ھ مین حضرت علی کی صلاح سے سنہ ہجری
جاری کیا اور دیوان و دفتر قرار دیا - اور سیاست و تنبیہ کے واسطے

سنہ ۱۷ھ

سنہ ۲۳ھ

+ بلاد مکران - یہہ علاقہ شکارپور کی راہ سی فارس کے رستہ مین آتا ہے - گویا کرمان اور زمین سندہ کے درمیان ہے - اور اسمین ایک دریا بہی بہتا ہے - سندہ کا بادشاہ اسوقت رتبیل کہلاتا تہا
جیسے روم کا قیصر اور چین کا فغفور +

تازیانہ مقرر کیا - رات کی لئی چوکیدار و عسس مقرر کئے - اول انہون نے
مصر سے بحر ابلہ کی راہ رسد بھیجی - اور گھوڑون پر زکوۃ مقرر کی - اور شہرون
مین قاضی بھیجے - اور کوفہ - بصرہ - الجزیرہ - شام - مصر - موصل
کو شہر اعظم قرار دیا رمضان کے مہینے مین مسجدونمین قندیلین جلائین
اور جن لوگون کے گھر بار نہون اونکے لئے ذخیرے بنائے کہ انمین آٹا ستو
وغیرہ رکھا رہتا تہا - اور مکہ اور مدینہ کے رستہ مین اس قسم کے مقام
مقرر کئے - مسجد نبوی کو وسیع کیا - یہودیون کو حجاز اور شام سے نکال دیا
اور کعبہ مین مقام ابراھیم اسکی قدیمی جگہ پر مقرر کیا - عمر انکی ۵۵ برس
تہی کہ ۱۰ ۱/۲ برس کی خلافت کے بعد سنہ ۶۴۴ع (۲۳ھ) مین شہید ہوئے - سنہ ۶۴۴ع

**حضرت عثمان** سنہ ۶۴۴ع (۲۳ھ) مین مسند خلافت پر بیٹھے - بنی امیہ سنہ ۶۴۴ع
کے خاندان مین سے تہے اور محمد مصطفیٰ صلعم کے داماد تہے - بہت سا حصہ
روم کا - اور شمالی افریقہ کے بہت سی ملک اور جزیرہ قبرس اور اندلس وغیرہ
فتح ہوئے - فارس مین بہی بعض اضلاع خراسان - اصطخر - طبرستان
کرمان - سجستان وغیرہ فتح کئے - انہون نے سنہ ۶۴۹ع (۳۰ھ) مین قرآن کی سنہ ۶۴۹ع

سب نسخے جمع کرکے دوبارہ ترتیب کیا اور وہی آجتک جاری ہے - اسی سال
مین فارس سے آگے بڑھے ارگنج وغیرہ بالکل فتح ہوا اور یزدجرد بادشاہ
فارس مرگیا - سنہ ۶۵۱ع ۳۱ھ مین نیشاپور - اصطخر - خراسان - ہرات -
سیستان - قہستان - مرو - طالیقان وغیرہ فتح ہوا -

سنہ ۶۴۷ع ۲۶ھ مین انہون نے مسجد الحرام کے گرد پیش کی زمین خرید کر اوسے وسیع کیا
سندھ و ہند پر فوج کشی کرنے کے لئے پہلے بطور سفیر ابن حیلہ نام ایک شخص
کو بھیجا - مگر وہ خدا جانے کس رستہ آیا اور کن ملکون مین پھرا کہ اُسنے ملک
کی ویرانی سرزمین کی خرابی اور ناپیداداری اہل ملک کی بیوفائی
اور غداری اس طرح بیان کی کہ فوج کشی کا ارادہ بالکل موقوف رہا
مروان انکا وزیر تہا ÷

سنہ ۶۵۶ع ۳۵ھ مین لوگ انسے ناراض ہوئے - اور انہین شہید کروادیا - یہہ خلیفہ صاحب
علم تھے اور اپنے دوستون کے باب مین بہت فیاض تھے اول پولیس کے
طور پر سپاہی اُنہون ہی نے مقرر کئے - مگر ہر کام مین نرم دلی اور خوف کرتی
تھے - عمر ۸۲ برس اور خلافت سنہ ۶۵۶ع ۳۵ھ تک ۱۲ برس رہی ÷

سنہ ۶۵۶ء

**حضرت علیؑ** سنہ ۳۵ھ ۶۵۶ء مین سندِ خلافت پر بیٹھے - بنی ہاشم
کے خاندان سے تھے - اور رشتہ مین محمد مصطفیٰؐ کے چچیرے بھائی اور داماد بھی تھے
کُل خلفا مین یہہ اور اونکے دو بیٹے ایسی خلیفہ ہوئے کہ جنکے مان اور باپ
دونون ہاشمی تھے - حضرت علیؑ کی خلافت مین سب سے بڑی مشکل یہہ پیش
آئی کہ خانۂ اسلام ہی مین نزاع واقع ہوگئی - پہلے ہی برس مین بی بی عائشہؓ
نے جو کہ محمد مصطفیٰؐ کی بی بی اور حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی تھین - فوج کشی کرکے
ہنگامہ قتال کو گرم کیا - پھر امیر معاویہؓ نے جو کہ اُمیّہ کے خاندان سے
تھے نشان خلافت بلند کیا - بہت سی خونریز لڑائیان ہوکر معاویہؓ
کی کامیابی پر مُہمّون کا خاتمہ ہوا

سنہ ۶۵۸ء و سنہ ۶۶۱ء

سنہ ۳۷ھ ۶۵۸ء مین حضرت علیؑ نے صلح منظور کرلی اور خانہ نشین ہوکر سنہ ۴۰ھ ۶۶۱ء
مین کوفہ کی مسجد مین شہید ہوئے - اُنکے عہد مین بھی فارس کا لشکر مکران
اور بھصج اور کوہ بایہ سے ہوکر کیکان کے پہاڑ تک آیا - مگر اہل اسلام
لڑبھڑ کر پھر مکران مین جا ٹھیرے - یہہ خلیفہ شجاعت اور ہمت اور فیاضی
اور صاف دلی کے لئے ایک آئینہ تھی - عمر ۶۳ برس کی اور خلافت ۵ برس رہی

اُمویہ کی خاندان کی خلافت
یہان سے اُمویہ کی خلافت قایم ہوئی جسمین ۱۴ خلیفہ ہوئی اور ۹۱ برس حکومت رہی
سنہ ۴۱ ھ ۶۶۱ء سے سنہ ۱۳۲ ھ ۷۵۰ء تک
عبد مناف
ہاشم
عبدالشمس
عبداللہ
ابوطالب
عباس
نیز خلفای عباسیہ کے خاندان میں خلافت آئی
محمد
فاطمہ
علی
حسن
حسین
اُمیہ
حرب
ابوالعاص
صخر
ابوسفیان
معاویہ
یزید
معاویہ بن یزید
حکم
عفان
عثمان
مروان
عبدالعزیز
عبدالملک
محمد
عمر
سلیمان
ولید
یزید
ہشام
ابراہیم
یزید ناقص
ولید
مروان حمار
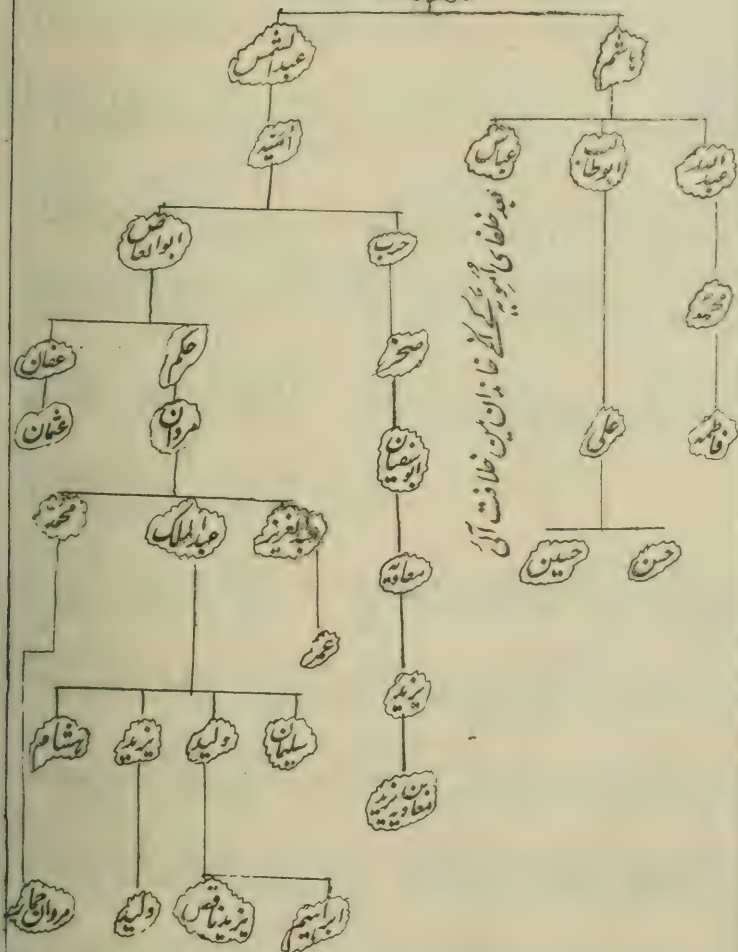
**حسن** ؑ بڑے بیٹے حضرت علیؓ کے اگرچہ کوفہ مین جانشین ہوے مگر
عربستان۔ شام۔ مصر کے لوگون کی رفاقت سے امیر معاویہؓ نے دمشق
کو جہان کے وہ حاکم تھے دارالخلافہ بنایا ۶۶۲؁ مین پھر لڑائی کا سامان ہوا مگر حضرت
حسن ؑ نے اہل کوفہ مین وفاقت کی بو نہ پائی۔ چار مہینے کے بعد ناچار خلافت سے
دست بردار ہوکر حجاز کو چلے گئے اور آخر ۶۶۸؁ مین زہر سے شہید ہوے۔
حضرت علیؓ کی شہادت کی بعد ۶۶۱؁ سی حضرت معاویہؓ کی خلافت شمار کیجاتی ہے

## معاویہ بن ابی سفیان

۶۶۱؁ مین سطرح خلیفہ ہوے کہ کوئی مخالف انکی خلافت کا نرہا۔ حضرت عثمانؓ بھی امیہ کی خاندان سے تھے مگر سلسلہ
خلافت امویہ کا یہین سے شروع ہوتا ہے۔ انھون نے دارالخلافہ کو
دمشق سے شام مین منتقل کیا۔ ہرچند حضرت علیؓ کو زیادہ تر کوفہ مین
رہنا ہوا تہا مگر اسوقت سے گویا مدینہ مین سے خلافت نکل گئی۔ انکے
شروع خلافت مین ایک فساد خوارج کا ہوا اور ایک بلوہ بصرہ مین ہوا مگر اس
صاحب تدبیر نے اُسے نہایت سختی سے روکا۔ ساتھ اسکے روم اور یونان
کو بھی تسخیر کرنا چاہا۔ چنانچہ ۶۶۷؁ مین انکا بیٹا یزید لشکر لیکر گیا۔

اور تہوڑے تہوڑے مقابے جو رستے مین آے اونہین ہٹاتا ہوا تمام کوچک ایشیا کو طے کرکی ھلسپونٹ یعنی نہر قسطنطنیہ اور ترکِ استنبول کو جا گہیرا مگر ہٹنا پڑا۔ پہر سال بسال حملی ہوئی اور آخر سنہ ۶۶۹ء سنہ ۴۹ھ مین لشکر ناکام پھرا۔ ان حملونمین آتش یونانی بہی کام مین آئی۔†

حقیقت مین اطراف یورپ کی نسبت اول عُبیدُاللہ انکا سردار خراسان مین اور پہر سعید اُسکا قایم مقام آگے بڑہکر ماوراءُالنہر مین بہت کامیاب ہوا۔ سنہ ۶۷۶ء سنہ ۵۶ھ مین خنلخاتون بخارا کی ملکہ خراج گزار ہوئی اور سمرقند کا محاصرہ ہوکر صلح اسطرح ہوئی کہ فوجِ اسلام ۵ لاکھ تنکہ لے اور شہر مین سے ہوکر نکل جائے سنہ ۶۶۴ء سنہ ۴۴ھ مین ایک طرف عبدالرحمن بن سمرہ نے کابُل فتح کیا۔ اور مُھلّب نے ملتان فتح آگے بڑہایا۔ اور دوسری طرف سے اسی سال مین ۴ ہزار کے جمعیت سے ایک فوج سندہ کی طرف بہیجی کہ کیکانان تک لشکر آیا اور ایک سخت لڑائی کے بعد مکران کو ہٹ گیا۔ دو برس کے بعد اور لشکر سیستان سے کوہِ نصراج کو آیا اور

† آتش یونان ترجمہ گریک فایر کا ہے وہ ایک قسم کی بارود تہی کہ پانی سے بجھتی نہتی ملکہ اور زیادہ ہوتی تہی۔ عربی اور فارسی کی تاریخون مین جو لکھا ہے کہ نفط کے قُقّے بہر بہر کر مارے اور منجنیق کام مین آئے اُوس سے یہی مراد ہے†

نواحی بودیہ تک پہونچکر واپس گیا۔

شنہ ۶۷۸ع — سنہ ۵۹ — ۵۹ سنہ مین بادشاہ یونان سے صلح کر لی اور شرط ہوئی کہ ۳۰۰۰ من ۲۰ سیر سونا سالانہ دیا کرین گے۔

انہون نے جسطرح اپنے حسبت انتظام اور درست تدبیر سے سلطنت کو جمایا اور باہر پہیلایا اسیطرح اپنے خاندانی استقلال کا بہی بندوبست کیا تاکہ تقرر اُسکا لوگون کے اتفاق رای کا محتاج نہوکر سلسلۂ میراث مین آجائے چنانچہ ۵۶ سنہ مین

شنہ ۶۷۵ع — سنہ ۵۶

یزید کے لئے جو حقیقت مین ۶۰ سنہ سے ولیعہد تہا اب سرداران سے بیعت لی۔ اور یہہ بات قابل یادداشت ہے کہ اسوقت تک مدینہ مین جو خلافت ہوئی صحابہ کے اتفاق رای سے ہوئی انہون نے اس دستور کو موقوف کیا۔ مگر غالباً مکّہ اور مدینہ کے شرفا کو بہی بنے فاطمہ کی معزولی کے ساتھہ یہہ اپنی بی اختیاری پسند نہ آئی ہوگی چنانچہ عہد یزید مین اسکا ظہور زیادہ تر ہوا

اہل تاریخ نے اکثر باتین انکی اولیات مین لکھی ہین چنانچہ اول انہین سے تقرر ولیعہد کا ہے۔ قاصدون کی ڈاک انہون نے بٹہائی۔ خواجہ سرا خدمتگاری مین رکہے۔ چونکہ انکی ایک تحریر مین کسینے جعل کر کے ایک لاکہہ درہم کی جگہ دو لاکہہ

بنا لئے تہے اسلئے سند کے استحکام کے واسطے مُہر اور مُہر دار کا دفتر مقرر کیا۔

کعبہ پر پوششون کی زیادتی کو زیادہ سمجھکر موقوفی کا حکم دیا

یہہ خلیفہ نہایت صاحب تدبیر اور منتظم تہے اور اہل عرب پر سخاوت کی ساتھہ

سنہ ۶۸۰ع — کمال حلم سے پیش آتے تہے آخر سنہ ۶۰ھ مین ۷۵ برس کی عمر مین ۱۹ برس کی — سنہ ۶۰ھ

خلافت کے بعد فوت ہوئے۔

# ابو خالد یزید اموی

سنہ ۶۸۰ع — سنہ ۶۰ھ مین تخت نشین ہوا۔ مگر علم انتظام اور حسن تدبیر مین باپ کے برابر نتہا۔ — سنہ ۶۰ھ

پہلی چوک اِس سے یہہ ہوئی کہ جو غلطی اسکی ولیعہدی مین ہوئی تہی اسکی اصلاح

نہ کی بلکہ زیادہ تر بے اعتنائی کی اور حُسین بن علی اور ابن زُبیر سے بیعت

طلب کی۔ کیونکہ ابن زُبیر بہی ایک صاحب ادّعا شخص تہے۔ باپ انکی حضرت

زُبیر عشرہ مبشرہ مین داخل تہے اور ہمیشہ معرکون اور لڑائیون مین

سرگروہ اور مرجع خلایق ہوتے تہے اسکے علاوہ ابن زُبیر حضرت ابوبکرؓ

کے نواسے بہی تہے۔ سب سے زیادہ یہہ کہ یزید نے عیاشی اور حرکاتِ ناروا

اختیار کین۔ چنانچہ لوگ ناراض ہوکر دو فرقہ ہوگئے۔ اہل کوفہ وغیرہ نے حسین بن علی

کو اپنا امام بنایا - اور دوسرے فرقہ نے عبد اللہ ابن زبیر کی طرف رجوع کی -

عراق کے لوگ خصوصاً اہل کوفہ جو ہمیشہ سے بے استقلال طبیعت رکہتے تہے اگرچہ بڑی گرمجوشی سے اوٹہے اور مسلم ابن عقیل یعنے حسین ابن علی کے چچازاد بہائی کو بلا کر اپنا سردار بنایا مگر عبید اللہ بن زیاد نے شام سے آکر انہین نہایت ہوشیاری اور تدبیر سے دبایا - اور انجام اسکا یہہ ہوا کہ حسین ابن علی نے بیعت کو ہاتہہ ندیا - مگر اپنی جان کے ساتہہ ۷۲ جانین دیکر سنہ ٦٨٠ء مین خلیفہ وقت کی خلافت کو مطمئن کیا - یہہ مقام صحراے ماریہ مین فرات کے کنارے پر ہے کہ پہلے ارض نینوے اور پہر کربلا کہلاتا تہا چنانچہ اب بہی مشہور و معروف ہی - یزید بعد انکے باقی اہل و عیال سے کسیطرح متعرض نہوا کیونکہ انمین کسیکو خلافت کا خیال نیایا

سنہ ٦٨٠ء

اہل مکہ و مدینہ نے اسکی بدکاریون سے ناراض ہوکر ابن زبیر کی طرف رجوع کی چنانچہ یزید نے اہل مدینہ کو بہی باغی قرار دیکر شہر کو نہایت بری طرح قتل و غارت کیا - پہر ابن زبیر پر مکہ کی جانب فوج کشی کی اور اوسے کعبہ مین محصور کیا - کہتے ہین کہ نفط کی منجنیق اسقدر برسائی کہ کعبہ کے پردون

سنہ ۶۸۳ء — سنہ ۶۴ھ

کے ساتھ چھت بھی جل گئی اور مشہور تھا کہ حضرت اِسمٰعیل کی قربانی کے مینڈھے کے سینگ اسمیں رکھے ہیں وہ بھی جل گئے۔ آخر سنہ ۶۸۳ء مین مرگیا۔

یزید بہادر اور خوبصورت جوان تھا۔ شعر اکثر کہتا تھا اور اچھا کہتا تھا۔† کعبہ پر دیبا کی پوشش پہلے اسی نے چڑھائی ہے۔

# مُعاوِیہ بن یزید

سنہ ۶۸۳ء — سنہ ۶۴ھ

سنہ ۶۸۳ء مین باپ کے بعد تخت نشین ہوا مگر ۲۰ دن کے بعد خلافت سے دست بردار ہوکر مرگیا۔ اور کسیکو جانشین نہ کرگیا۔ چنانچہ خلافت کا سلسلہ برہم ہوگیا۔ عُبَیدُاللہ بن زیاد حاکم بصرہ نے چاہا کہ مین خلیفہ ہوجاؤن مگر اہل بصرہ نے اسے نکال دیا ✣

# عبداللہ ابن زُبَیر

عبداللہ ابن زُبَیر نے دعوی کیا اور انکے دعوی کی عِراق۔ حِجاز۔ یمن اور بصرہ سے تائید ہوئی۔ بصرہ مین ضحّاک کو اپنا نایب کیا اور خود مکہ کو دار الخلافہ کرکے بیٹھ گئے۔ چونکہ اُمیّہ کے خاندان کے لوگ درپے تھے

† مقامات حریری کے دیباچہ مین جو قطعہ ہے ــ فلو قبل مبکیہا الخ کہتے ہین کہ اسی کے ایک قصیدہ مین سے ہے

اسلئے بیرونی فتح کے رستے مسدود رہے - البتہ کعبہ کی دیوارین منجنیقون

سنہ ۶۸۳ع کے صدمہ سے خراب ہوگئی تہین اوسے سنہ ۶۴ھ مین از سر نو تعمیر کرکے پہر حضرت

ابراہیم کی بنیاد پر بنایا یعنے چہہ گز زمین جو اصلی بنیاد سے چہٹی ہوئی تہی وہ

بھی شامل کرلی کہ حجر اسود اسکے اندر آگیا

ساتہہ ہی بنی اُمیہ مین سے مروان بن الحکم نے دمشق مین دعوی

خلافت کا کرکے چند روز مین تمام شام اور مصر کو تابع کرلیا

اسی عہد مین ہاشمیہ یعنی حضرت علی اور آل عباس کے طرفدار بہی

خراسان کی طرف زور پکڑ گئے اور مسلم نام ایک شخص کو حاکم بنایا کہ بڑا

سخی اور عالی ہمت شخص تہا

بہت سے اہل کوفہ جنہون نے حسین ابن علی کو خط بہیجکر بلایا اور پہر

رفاقت نہ کی تہی اب زمانہ کا رنگ دیکہکر پچہتائے اور سب نے ملکر شام اور عربستان

مین ایک بلوہ کیا کہ سلیمان بن صرد اسکا خود مختار سرگروہ تہا - مگر

عبید اللہ بن زیاد نے فوج بہیجی اور سلیمان کی خون سے وہ آگ بجہہ گئی

مروان نے ہر چند یزید کے بیٹے خالد سے ورثہ خلافت دینے کا

قسمیہ وعدہ کیا تہا مگر طرفداران خالد کو انعام اکرام سے ملا لیا اور عبد الملک
اپنے بیٹے کو خلیفہ کر دیا اسلئے خالد نے اپنی مان سے جو کہ مروان کے نکاح مین
آگئی تہی اُسے مروا ڈالا - مگر جانشین اسکا شام اور مصر مین عبد الملک ہی ہوا

## عبد الملک بن مروان

سنہ ۶۸۴ع — سنہ ۶۵ھ
سنہ ۶۵ھ مین مسند نشین ہوا مگر عبد اللہ ابن زبیر - مکہ مین موجود تہے - اور
حجاز - عراق - یمن وغیرہ پر قابض تہے - اسی حالت مین مختار نام ایک
شخص کوفہ مین حسین بن علی کے خون کے دعوی سے کہڑا ہوا اور چند
سنہ ۶۸۶ع — سنہ ۶۷ھ
فتحون کے بعد ابن زبیر کے لشکر سے سنہ ۶۷ھ مین قتل ہوا - بعد اسکے
عبد اللہ نے عبد الملک پر زور دیا - عبد الملک اسوقت قیصر روم اور
یونانیون سے لڑ رہا تہا - گہر کے فساد پر نظر کر کے ۵ ہزار دینار سالانہ دینا
سنہ ۶۹۰ع — سنہ ۷۱ھ
کیا+ اور سنہ ۷۱ھ مین آکر ابن زبیر کی خبر لی یہانتک کہ حجاج اوسکا وزیر
فوج لیکر کعبہ پر چڑہ آیا اور سخت محاصرہ اور شدت کے بعد ابن زبیر
سنہ ۶۹۲ع — سنہ ۷۳ھ
کو پکڑ کے سنہ ۷۳ھ مین سولی دی

ابن زبیر شہسوار اور نامور بہادر تہا اور فصاحت مین یہہ حال تہا کہ جب

+ یہہ پہلا ضعف تہا جو حکومت اسلام پر واقع ہوا +

خُطبَہ پڑہتا تہا تو گویا در و دیوار بول اوٹہتے تہے - الغرض سنہ ۷۴ ھ سے عَبدُالمَلِکؒ بالاستقلال خلیفہ ہوا - اور کُل خلافتِ اسلام پہر ایک شخص کے ہاتہہ مین آئی - مگر خاندان امیر مُعَاویَہ سے نکلکر مَروَان کے خاندان مین آگئی

اُسنے پہر کَعبَہ کو گرواکر جیسا تہا ویسا ہی کر دیا اور حَجرِ اَسوَد باہر ہو گیا -

سنہ ۶۹۳ع

سنہ ۷۲ ھ مین ایشیا مائینر + اور عِرَاق پر حملہ ہوا - سنہ ۷۶ ھ مین شہر فاس جو اَفرِیقَہ مین ہے آباد ہوا - اور اس ملک کے لوگ جو اَب مسلمان ہین اسلام لائے - سنہ ۷۸ ھ مین مصر کی مسجد گراکر دوبارہ تعمیر کی - اسکے علاوہ گہر سے نکلکر اطراف مین بہی کچہہ کچہہ فتحین حاصل کین - سنہ ۹۲ ھ مین جسقدر ملک اَفرِیقَہ کا معلوم تہا وہ فتح ہوا - اہل عرب اور حبشی مسلمان مل جُل گئے - اسیواسطے عرب والے بہی بلاد یُورُوپ مین مُور ++ کہلاتے ہین -

سنہ ۶۹۲ع

سنہ ۶۹۷ع

سنہ ۷۰۹ع

عَبدُالمَلِکؒ اخبار اور اشعارِ عرب مین بڑا ماہر تہا - اسلام مین اول دینار پر سکہ اسنے لگایا

اسوقت دینار کی یہہ صورت تہی

قل ہو اللہ احد
اللہ الصمد لم یلد ولم
یولد ولم یکن لہ
کفوا
احد

لا الہ الا اللہ
نام مقام
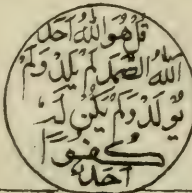
+ خلیفہ روم کی عملداری کا مغربی حصہ ہے - جسمین شہر سمرنا مشہور تجارت گاہ ہے

++ یونانی زبان مین مور کالی کو کہتے ہین - مورز سے اگلے سب ملک زنگبار مراد ہے +

اسوقت تک دینار عرب مین رُوم یا فارِس کا سکہ چلتا تہا - عَبدُ المَلِک نے
اتفاقاً اول مراسلہ کے دیباجہ مین قُل ھُوَ اللہُ اَحَد اور پیغمبر صاحب کی نعت
لکہی تہی قیصر نے اسپر اعتراض کیا - خلیفہ وقت نے خفا ہوکر یہیہ دینار جاری کئے
عَبدُ المَلِک نے کل قلمرو اسلام مین دفتر و دیوان عربی کئے - اور حکم دیا کہ
دربارِ عام مین کوئی اُسکے سامنے بولنے نپائے - وہ پہلا خلیفہ ہوا کہ جسکے
سرپر مسلح سپاہی تلوارین سونتے کہڑے رہتے تہے - خلفا مین پہلے یہی خلیفہ
بخیل ہوا اسی واسطے لوگ اسکو رَشحُ الحِجارہ کہتے تہے - اسکے مونہہ مین
ایسی بدبو آتی تہی کہ مکہی بہی نہ بیٹہہ سکتی تہی اسلئے اَبُو الذّبّان کہتے تہے -
ایکدن اوس سے کسی نے پوچہا کہ تم بہت جلد بڈہے ہوگئے - بولا - کیونکر نہون
ہر جمعہ کو عقل اپنی خلایق پر خرچ کرتا ہون - اسکے عہد مین حکومت حجّاج
کی شمشیر ظلم سے ہزارون صحابہ اور تابعینِ صاحب فضل قتل ہوئے
۸۶ھ آخر ۸۶ھ مین خود بہی مرگیا - سواے چند لڑائیون کے بیرونی فتوحات
کم حاصل ہوئین - البتہ اپنے گہر کو مخالفون سے صاف کیا

# ولید ابن عبد الملک

سنہ ۸۶ء ۸۶ھ مین خلیفہ ہوا - عبد الملک نے ایک دن بیماری کی حالت مین کہا کہ مین
نہین جانتا ولیعہد کسے کرون - لوگون نے کہا کہ ولید - بولا کہ اسے نحو نہین
آتی غلط بولتا ہے - ولید نے سنتے ہی نحویون کو بلایا اور چہہ مہینے تک
برابر انکے ساتھ بیٹھا جب نکلا تو پہلے سے بھی بدتر تھا - عبد الملک نے
کہا کہ خیر اب وہ معذور ہے - ولید بڑا جابر اور ظالم بادشاہ تہا اور باوجود
اسکے قرآن کی تلاوت بہت کرتا تہا - اسنے حجاج کو وزارت سے معزول
سنہ ۹۳ء کرکے عراق کا حاکم کردیا - سنہ ۹۳ھ مین اسکے لشکر نے ہند کی طرف
دیبل کے کنارہ پر فتح پائی - اسوقت ایک قوم یہان رہتی تہی کہ انہین
تگامرہ کہتے تہے اور اب دیبل کو ٹھٹہ کہتے ہین - صورت اسکی
یہہ ہوئی کہ اہل عرب کا ایک جہاز دیبل یعنی بندرگاہ سندہ مین ہندوٴن
سنہ ۹۲ء نے پکڑ لیا - پس سنہ ۹۲ھ مین حجاج نے اپنے بھتیجے قاسم کو ۶ ہزار فوج
کی جمعیت سے بہیجا وہ کرمان مین آیا اور وہان سے مکران کو ہوتا ہوا
مقام ارمائیل کو فتح کرکے سندہ مین داخل ہوا اور دیبل کو فتح کیا

اسوقت بہگر کے پاس آکر یا ادر جو اب لوہری یا رودی مشہور ہے الخلافہ
ان اضلاع کا تہا اور داہر راجہ وہان کا تمام سندھ سے لیکر اٹک کے کنارے
کابل و باگنج تک اور دوسری طرف کشمیر تک قابض تھا - کہتے ہین کہ یہان
سے نوین دن خط کا جواب کرمان سے آتا تہا - قاسم کے ساتھہ خلیفہ کے
خاصہ کا ایک منجنیق† تھا کہ عروسک اوسکا نام تھا اور اس سے پتھر پہینکتے
تھے - پانسو آدمی اُسے کھینچتے تھے - اور جعونہ سلمی اسکے نشانہ کا
قدر انداز تھا - غرض دیبل اور بعد اسکے نیرون (جسے اب حیدرآباد کہتی ہین)
فتح ہوا - پھر سیہوان کا قلعہ باوجود کمال استحکام کے ساتوین دن
فتح ہوا - محمد قاسم اگرچہ ۱۷ برس کا نوجوان تھا مگر نہایت تدبیر سے چلا -
مسلمان زمینداروں سے عُشر اور ہندوؤن سے زرِ مالگزاری بموجب
رواج ملک کے وصول کیا - مندرون اور شوالون کی عام اجازت دیدی
اور یہہ فتویٰ ہوگیا کہ جب غیر مذہب نے جزیہ ادا کیا تو پھر اسکے ادائے
رسوم مین مزاحمت نہ چاہیئے - جو راجہ جزیہ قبول لیتا تہا اوسکا ملک
بدستور بحال رہتا تھا - برہمنون اور پجاریون کے وظیفے ۳ روپیہ سینکڑے کے

† شاید کسی قسم کی توپ ہوگی

حساب سے بموجب آئینِ قدیم کے بحال تھے - سوداگرون اور پیشہ ور لوگون کے لئے وقت حملہ کے کشت وخون کے سوا امان تھی - شہر کے حملہ مین فقط مقابلہ کرنے والے قتل ہوئے تھے - دوسری طرف کابُل کے رستہ مُلتان تک عمل اسلام پہونچ گیا غرض اسی طرح تدبیر اور شمشیر کے زور سے قَنوج تک پہونچا - مگر ہندوستان سے جو عورتین خلیفہ کے لئے بھیجی گئی تھین انمین سے ایک عورت کے بہکانے سے خلیفہ نے حکم بھیجا کہ قاسم کو چاہیئے اپنے تئین کچی کھال مین سلوا کر یہان حاضر ہو - وہ اوسوقت مقام ادھاپور پر تھا - فوراً تعمیل حکم کر کے روانہ ہوا اور دوسرے ہی دن دم گھٹ کر مر گیا - یہان تمیم دوسرا حاکم آیا - ۱۳۲ھ تک بلاد مفتوحہ پر قابض رہا مگر بنی اُمیّہ کی بربادی اور قوت عباسیہ کے انقلاب سے ۱۳۳ھ مین ہندوؤن نے مسلمانون کو نکال دیا (۷۵۰ء)

۹۵ھ مین مَلاطیہ شام کی طرف فتح ہوا - ۹۲ھ مین موزروالون مین (۷۱۰ء) سے موسیٰ اور طارق سپہ سالار نے ہسپانیہ یعنی اندلس پر قبضہ کیا اور اسیواسطے اس مقام کا نام جَبَلُ الطّارِق (جبرآلٹر) مشہور ہے - ۹۳ھ مین (۷۱۱ء) مغرب کی طرف ممالک یورپ مین اور مشرق کی طرف ترکستان اور ایران

اور ہند مین فتحین حاصل کین - سنہ ۹۴ھ مین فرغانہ یعنے کوکان - شاش تاشکند وغیرہ فتح ہوئے

اِس کے عہد مین سنہ ۸۶ھ سے سنہ ۹۶ھ تک علوم و فنون خصوص علم عمارت کی بڑی ترقی ہوئی اور سلطنتِ اسلام کمال رونق پر آئی - سنہ ۸۶ھ مین ایک مسجد عظیم الشان دِمشق مین بنوائی اور بے حساب روپیہ اسپر خرچ کیا - اسیطرح مسجدِ اقصیٰ کی عالیشان عمارت تعمیر کی اور مسجدِ نبوی کے بنوانے کے لئے حکم بھیجا - آخر سنہ ۹۶ھ مین فوت ہوا

## حجّاج ابنِ یوسف ثقفی

اسکا ظلم حاتم کی سخاوت سے کم مشہور نہین ہے - عبد الملک کا وزیر صاحبِ امارت تھا - اکثر عراق - فارس پر حاکم ہی رہا - کعبہ کی تعمیر اسی کے اہتمام سے ہوئی - سنہ ۸۴ھ مین شہر واسط اور سنہ ۸۵ھ مین اردبیل آباد کیا - عرب مین کشتیو نپر رال کا روغن اسینے لگایا - اور صحرا نشین لوگون کے ہاتھو نپر انکے اور اُنکی ولادت گاہ کے نام گدولئے - وہ پہلا شخص تھا جسکے دربارِ عالیشان مین ہزار خوان کھانے کا اہل مجلس کے آگے چنا گیا

بے سقف قید خانہ اوسی کا ایجاد ہے - اور مرد عورت سب کو ایک زنجیر مین
اُسی نے قید کیا - عَبْدُ الْمَلِکْ کے عہد مین اسکے اقبال کا دور تہا - آخر
سنہ ۷۱۳ع سنہ ۹۵/۷۱۳ مین ۵۴ برس کی عمر مین مرگیا - کہتے ہین کہ ناک اسکی پچکی ہوئی تہی
اور آواز مہین تہی - مگر تیغ ظلم ایسی دراز تہی کہ ایک لاکہہ ۲۰ ہزار صحابی
اور عام مسلمان قتل کیے

## سُلَیْمَان ابْنُ عَبْدُ الْمَلِکْ

سنہ ۷۱۵ع سنہ ۹۶/۷۱۵ مین خلیفہ ہوا اور بلاد تُرکِستَان اور گُرجِستَان وغیرہ مین کچہہ کچہہ
فتحین بہی حاصل ہوئین - خُراسَان کی بغاوت کو دابایا - دوسرے طرف جزیرۂ
سنہ ۷۱۶ع صقلیہ کو فتح کیا - اسنے سنہ ۹۸/۷۱۶ مین رُوم پر لشکر بہیجا چنانچہ وہان جاکر
خیمے ڈال دیے اور محاصرہ کرکے زراعت شروع کردی اور اُسی کا غلہ اوٹہاکر
کہایا - مخالف کو بہت تنگ کیا تہا کہ اس عرصہ مین سُلیمَان کی مرنے کی خبر
پہونچی - اور لشکر پہر آیا - مگر بہت سے جہاز اونکے آتش یونانی یا باد مخالف سے
تباہ ہوئے - یہہ خلیفہ زیادہ تر اپنی پرخوری سے نامور ہوا - چنانچہ ایک جلسہ
مین ۷۰ - انار - ایک حلوان - ۶ مرغیان - اور قریب ۶ سیر کے طایف کی

منقی کہا گیا - اسنے حلب مین ایسی ہی عالیشان مسجد بنائی جیسے ولید
نے دِمشق مین بنائی - خوبصورت جوان تہا - اور اِسپر اوسے بہی نازتہا
ایک دن دو تہیلے انجیر اور انڈون کے بہرے ہوئے آئے چنانچہ دونون کے
دونون یکبار خالی کر دئے اور اسی دن بند ہیضہ ہوکر ۹۹؁ھ مین فوت ہوا ۹۹؁ھ ۷۱۷؁ء

## عُمَراِبنُ عَبدِالعزِیز

خلیفہ متوفیٰ ایک وصیت نامہ لکہہ گیا تہا اُسکے بموجب عُمَراِبنُ عَبدِالعزِیز
ابنُ مَروَانُ خلیفہ ہوا - لڑکپن مین خچر نے سر مین لات ماری تہی اسکے
نشان کے سبب سے لوگ اسکو اَشَجّ یعنے (سرپہٹا) کہتے تہے - اس خلیفہ کا
مزاج اور طرح کا تہا - زاہدون اور پارساؤن کی طرح گزران کرتا تہا چنانچہ
اِستنبوُل پر جو لشکر گیا ہوا تہا اِسے بلا لیا - کفایت شعاری اُسکی اس
حد کو پونہچی کہ لوگ اسکو بخیل سمجہتے تہے - مَسجدِنبوی کو وسیع کیا اور حضرت
کی بی بیون کے گہر بہی اسمین شامل کر دئے کہ میدان مسجد کا دوسو ہاتہہ کا ہوگیا
اور جو سامان پہلے وَلید نے کیا تہا اوتنا ہی اور زیادہ کیا - باغِ فَدک
بنی فاطِمہ کو دیدیا اور امیر مُعاوِیہ کے وقت سے خلفای بنی اُمیہ

جو حضرت علی اور اونکی طرفداروں پر خطبہ میں لعن کرتے تہے وہ بہی موقوف کی
لوگ اس بات سے ناراض ہوئے اور غلام سے ایک ہزار دینار کا لالچ دیکر
زہر دلوا دیا - چنانچہ اُسنے تنہا بلاکر پوچھا اور غلام نے قبول دیا - دینار تو
بیت المال میں بہجوا دئے اور کہا کہ جا چُپکے سے کہیں بہاگ جا - لوگ دیکہیں گے
تو مارڈالیں گے - سنہ ۱۰۱ھ تہے کہ دیر سمعان میں مرگیا

سنہ ۷۲۰ء

## یزید ابن عبد الملک ابن مروان

سنہ ۱۰۱ھ میں خلیفہ ہوا اور سنہ ۱۰۵ھ میں فوت ہوا - اور آب آفتاب اِنکا اوج اقبال
سے ڈہلنے لگا - یزید نہایت عیاش تہا آخر اپنی معشوقہ کے غم میں کہ جو اوسکے
قصور سے فوت ہوئی تہی مرگیا

سنہ ۷۲۰ء
سنہ ۷۲۴ء

## ہشام ابن عبد الملک

سنہ ۱۰۵ھ میں خلیفہ ہوا - اسکے عہد میں بلادِ روم کی طرف قیصریہ وغیرہ فتح ہوئے
اور دوسری طرف کوچک ایشیا میں اور کچہہ وسطِ ایشیا میں فتحیں اور معرکے
ہوئے - یہہ خلیفہ اگرچہ عیاش تہا مگر تو بہی عقل و تدبیر سے خالی نہتہا سنہ ۱۲۵ھ میں
فوت ہوا - اسکے عہد میں زید ابن علی ابن حسین سے اہل کوفہ نے بعیت کی

سنہ ۷۲۴ء
سنہ ۷۴۳ء

مگر جب ہشام کی طرف سے فوج آئی تو ۵۰۰ - آدمی سے زیادہ ساتھ نہ ہوئی - اور آخر
انہین شہید کیا - اسی کے عہد سے خاندانِ عبّاسیّہ کی سلسلہ جنبانی خراسان
کی طرف سے ہونے لگی - اور اسلام کے فتحمندون نے جو فرانس کے جگر مین جا کر نشان قایم کردیا
(۷۳۲ء — ۱۱۴ھ) تھا اسکی ترقی یورپ مین رک گئی - چنانچہ چارلس مارٹل نے ۷۳۲ء ۱۱۴ھ مین شہر
پیرس دار الخلافہ فرانس کے پاس ٹورس+ پر اور ۷۳۶ء مین ناربون کے قریب
لشکر اسلام کو شکست دی

## ولید ابن یزید ابن عبد الملک

(۷۴۳ء — ۱۲۵ھ) ۷۴۳ء ۱۲۵ھ مین خلیفہ ہوا مگر باوجود فسق و فجور کے ایسا جاہل طبع تھا کہ قرآن اور
خانہ کعبہ کے ساتھ سخت ناروا بے ادبیان کین - سب لوگ خصوصاً اہلِ حمص
(۷۴۴ء — ۱۲۶ھ) اور اہلِ فلسطین+ اس سے بگڑ گئے اور آخر بغاوت کرکے ۷۴۴ء ۱۲۶ھ مین مار ڈالا -

## یزید ناقص (ابوخالد ابنِ ولید)

(۷۴۴ء — ۱۲۶ھ) ۷۴۴ء ۱۲۶ھ مین خلیفہ ہوا - فوج کی تنخواہین بہت کاٹی تھین - اسلئے عام خلق اللہ سے

+ پیرس سے ۱۴۰ میل

+ فلسطین (پیلسٹائن) شام کا جنوبی حصہ ہے - اسی کو کنعان بھی کہتے تھے -

یہہ خطاب ملا - شاہ فرند اسکی مان پوتی یزدجرد کی تہی - اور اسکے نانا
کی مان کسرٰے کی پوتی تہی - اور اسکی پرنانا کی مان خاقان کی بیٹی تہی
اور اسکے نانا کی نانی قیصرِ رُوم کی بٹی تہی - سلطنت کی رشتہ داری پر
خیال کرو کہ کہان سے کہان پہونچی ہے - اور اُسنے ملک کے ارتباط اور اہل
ملک کے انتفاع پر اسوقت کیا کیا اثر کئے ہونگے - اس کے عہد مین راگ رنگ
اور شراب کا چرچہ خلفا کے خاندان مین بہت ہوگیا تہا - چنانچہ اُسنے اس
باب مین نصیحت کی اور ۶ مہینے خلافت کرکے ۱۲۶ھ مین مرگیا

سنہ ۱۲۶

## اِبراہیم ابن ولید ابن عبد الملک

سنہ ۱۲۶

۱۲۶ھ مین بہائی کے بعد خلیفہ ہوا - مگر مروانِ حمار اسکے سوتیلے بہائی
نے سرکشی کی - یہہ بہاگ گیا اور خلافت سے دست بردار ہوکر خود مروان سے
بعیت کرلی -

## مروانِ حمار †

سنہ ۱۲۷

۱۲۷ھ مین خلیفہ ہوا - اسلام کی پیشقدمی اور بیرونی ترقی جو کئی برس سے

† حمار زبان عرب مین ایک صدی کو کہتے ہین اور دس برس کو سنۃ الحمار کہتے ہین - چونکہ دمشق
کے قبضہ سے اسوقت تک حکومت بنی امیہ کو سو برس ہوگئی تہے اسلئے اسکا لقب حمار ہوگیا +

رُکی ہوئی تہی اسپر ایک اَور نیا انقلاب پیدا ہوا - یعنی حضرت عبّاسؓ پیغمبر صاحب کے
چچا کی اولاد میں سے سفّاح نام ایک شخص نے انکی قرابت کے حق سے خلافت کا دعوی کیا

## خِلافۃِ عبّاسیّہ

دولت بنی اُمیّہ کا زوال اور آل عبّاس کا ظہور اقبال بہی قابل غور کرنے کے
ہے - حقیقت یہہ ہے کہ بنی اُمیّہ کے حق مین خلاف شرع باتون کے ساتہہ عیش
و عشرت اور غفلت انکی باعث خرابی ہوئی - اور یہی سبب ہے کہ ابتدائے خلافہ مین
حضرت علیؓ اور اونکا خاندان وہ نکر سکا جو آل عباس سے ہوا - چنانچہ ابراہیم
نے آل عباس مین سے نشان اوٹھایا اور ابراہیم اِمام مشہور ہوئے - وہ تو
مروان کی قید مین مارے گئے - مگر انہون نے ابو مسلم کو جو گودرز گیانی
یا بزرجمہر کی اولاد سے ایک اولوالعزم شخص تھا اپنا نایب کرکے خراسان
کی طرف روانہ کیا تہا کیونکہ وہان کے لوگ بنی اُمیّہ سے دلی مخالفت رکہتے تہے
اور اکثر بنی ہاشم کے دوست تہے - ابو مسلم نے وہان جاکر خوب جمعیت
بہم پہونچائی - پختہ بند و بست سے لشکر کثیر جمع کیا اور عبّاسیّہ کی طرف لوگون کو
مایل کیا - اور خود نقیب آل محمّد کا خطاب حاصل کرکے ۷۰ نقیب اور مقرر کیے

اور اطراف مین بہیجے - کل دوستداران آل عباس کے لئے سیاہ لباس مقرر کیا اور برابر خبر دوڑادی کہ جہان جہان ہون رمضان کے اخیر دن دفعتہً اوٹھہ کہڑے ہون -

یہان ابراہیم امام مرتے وقت سَفّاح اپنے بہائی کو خلیفہ کرگئے - اودہر اَبُو مُسلِم بہی کامیاب ہوا - اور دفعتہً اَلجَزیرہ† مین کہ فرات اور دجلہ کے درمیان مین ہے سَفّاح کی خلافت کی منادی ہوگئی - اسنے مُحَمَّد ابن علی اپنے چچا کو فوج دیکر مَروان کی طرف روانہ کیا - وہ ایران کے دفع فساد مین مصروف تہا اسطرف متوجہ ہوکر مقام زَاب پر آخری شکست کہائی اور مصر کو گیا چند روز بہاگتا پہرا - آخر گرفتار ہوکر ۲۳ ۱۳۲ھ مین دریای نیل کے کنارے مقام ذَاتُ السَّلَاسِل پر قتل ہوا اور بالاتفاق ٹہیر گیا کہ اُمَیَّہ کے خاندان سے کوئی تخت نشین نہو - ۰۰ ہر گروہ بنی امیہ کے دِمَشق مین لاٹہیون اور گرزون سے مُحَمَّد ابن علی کے سامنے ایک حمام مین مارے گئے اور اسیوقت انکی لاشون پہ بچہونا بچہا کر سب نے کہانا کہایا - بعد اسکے بہی جہان جہان ملتے تہے قتل ہوئے تہے - ایک شخص عَبدُالرَّحمٰن نام

† الجزیرہ (میسو پوٹیمیا) عبرانی قدیم مین (ارم النہرین) ایک ہی ملک کا نام ہے - اسمین دیار بکر مشہور شہر ہے اس ملک کو اب عراق عرب ہی کہتے ہین - اور قدیما بابل کا ملک بہی یہی تہا ‡

افریقہ کی طرف بہاگ گیا کہ جس سے اندلس مین پہر سلطنت اُمیہ کی

قایم ہوئی۔ اور ۴۲۲ھ تک خلفای عباسیہ سے آزاد اور قدم بقدم آگی گئی

## عبداللہ ابو العباس سفاح

عبداللہ ابو العباس جوکہ پانچوین پشت مین حضرت عباسؓ کا پوتا تہا

کل ممالک مفتوحہ اسلام مین خلیفہ ہوگیا۔ اور ان ملکون کی دینی و دنیاوی

سلطنت کے چتر نے اسکے سر پر سایہ ڈالا۔ لقب اوسکا سفاح ہوا کیونکہ

طبیعت کا خونریز تہا۔ مگر جتنا خونریز تہا اوتنا ہی زر ریز تہا۔ ۴ برس کی

۱۳۶ھ حکمرانی کے بعد ۱۳۶ھ مین چیچک کے عارضہ سے مرگیا اور منصور اپنے ۱۵۵ھ

بہائی کو خلیفہ کر گیا۔ مگر چونکہ وہ خود بہی اور اکثر اوسکے ہمراہی بلادِ فارس

و ترکستان مین بہت رہے تہے اسلیے بخیالِ مصلحتِ وقت عربون کا

زور گہٹانے کے لیے ترکون کو دربار مین بہت دخل دیا۔ خرابی اسکی

جو کچہہ ہوئی عنقریب معلوم ہوگی ❊

## ابو جعفر منصور دوانیقی

۱۳۶ھ مین تخت نشین ہوا۔ یہہ ہر معرکہ مین بہائی کا دہنا ہاتہہ رہا اور نہایت

ہادراور منتظم اور شایق علم وکمال کا تہا اسیواسطے اوسکو فَاتِحَۃُ الْخُلَفَا
لکھتے ہین۔ اسنے ملک اور فوج کا خوب بندوبست کیا اور خزانہ جمع کیا۔
مگر یہہ بھی مزاج کا سخت اور خونریز تہا۔ اور علاوہ اسکے بخیل تھا چنانچہ
دانہ دانہ کا حساب لیتا تہا اسیواسطے اسکو دَوَانیقی کہتے تہے مگر اہل علم کیلئے
بخیل نتہا۔ لوگون کو ادب آداب اور اطاعت کے رستون پر لایا۔ اور
اس عقیدہ پر زور دیا کہ خلیفہ نایب خدا ہے۔ اسنے بہت سے علما کو اس
شک سے مارا کہ وہ بنی اُمیَّہ یا بنی فَاطِمَہ کے خروج مین ساعی تہے
چنانچہ اِمَامْ اَبُو حَنِیفَہ کو بہی اسی شبہہ مین قید کیا اور کہتے ہین کہ پہر زہر دیا
اسوقت تک عباسی اور علوی لوگ ملے ہوئے تہے مگر منصور نے انمین
جدائی ڈالی۔ اَبُو مُسْلِم کو خیال ریاست سے بددماغ دیکہکر قتل کرنا چاہا
چنانچہ اسنے ۳ ہزار آدمی کی جمعیت سے مقابلہ کیا اور مارا گیا

سنہ ۱۴۵ مین محمد یعنے اِمَام حَسَن اِبْنِ عَلِی کے پر پوتے نے دعوے
خلافت کا کیا اور لڑائی مین قتل ہوئے انکو نَفْسِ زَکِیَّہ کہتے ہین پہر انکے
بہائی نے لوگون کو جمع کیا اور وَاسِطْ اور اَهْوَاز وغیرہ پر قابض ہوگئے

سنہ ۷۶۲

گروہ بھی قتل ہوے سنہ ۱۴۲ھ مین جزیرہ قبرس وغیرہ فتح کئے اور فقط
اندلس - عبد الرحمن اموی کے پاس رہ گیا - سنہ ۱۴۶ھ مین بغداد کی تعمیر اور
آبادی سے فارغ ہوا اور اسے دار الخلافہ قرار دیا - کہ اسی نواح مین نوشیروان
کا باغ داد تھا - باغ بت کا نام ہے اور داد بخشش ہے -
سنہ ۱۵۰ھ مین خراسان مین استادسیس کی سرکشی سے ایک بغاوت
عظیم ہوئی - اُسے دفع کیا - اور سندھ پر بھی حملہ کیا - سنہ ۱۵۴ھ مین بیت المقدس
کی زیارت کو گیا - چونکہ شایق علم و کمال کا تھا - اور مقابلہ سلاطین یورپ
سے تھا اسلئے علوم و فنون کی ترویج پر متوجہ ہوا - منصور کے شوق علمی سے
بغداد ایسا ہو گیا جیسے سکندر کا اسکندریہ - اسکے شوق سے
خاندان کے لوگ اور تمام اہل دربار عموماً و خصوصاً علم کی طرف متوجہ ہو گئے
چنانچہ بھیجکر ایلچی قیصر روم سے ترجمے کتب علمیہ کے منگائے -
وہان سے کچھ اقلیدس اور بعض کتابین فلسفہ کی آئین - علما یہان کے
انہین دیکھکر اور زیادہ مشتاق ہوئے - چنانچہ بہت سی کتابین رومی
فارسی - سنسکرت وغیرہ سے عربی مین ترجمہ ہوئین

اور مجسطی† اور کلیلہ دمنہ کا بھی ترجمہ ہوا۔ کتاب السیر والمغازی مرتب ہوئی۔ اور یہہ سلسلہ اسی کے عہد سے شروع ہوا کیونکہ اسوقت تک علما مسایل مذہبی وعلمی یا حالات تاریخی جوکچھہ تھے زبانی بیان کیا کرتے تھے۔ یا کھال اور چھال اور پتون پر متفرق تحریر ونمین ہوتے تھے۔ اسکے وقت سے سب علوم کی تدوین شروع ہوگئی۔ چنانچہ ابن جریج۔ مکہ مین۔ امام مالک۔ مدینہ مین۔ اوزاعی۔ شام مین۔ ابن عروبہ اور حماد ابن سلمہ وغیرہ بصرہ مین۔ معمر یمن مین۔ سفیان ثوری صاحب تصوف کوفہ مین احادیث وغیرہ کی کتابین لکھنے لگے۔ اسی کے وقت مین امام ابو حنیفہ کوفی نے فقہ کو رای کے ساتھہ ترکیب دیا۔ محمد ابن اسحاق نے کتاب السیر والمغازی سے تاریخ کا ڈھنگ نکالا۔ اسحاق ابن حسین وغیرہ علم ہیئت مین عیسے بن شہلاثہ اور بختیشوع وغیرہ طب مین۔ اور علی ہذا القیاس ہر علم مین تصنیفین ہونے لگین کہ اشارہ انکا ہر ایک علم کی ذیل مین کیا جائیگا۔ خلفای اسلام مین سے

† بطلیموس یونانی نے علم ہیئت مین ایک کتاب تصنیف کی کہ باعث عظمت اور کثرت فواید کے یونانیون نے اوسکا نام میجسٹی سن ٹیکس مشہور ہوا۔ جب کتاب کو عربی زبان مین آئی تو مجسطی مشہور ہوئی۔

اول اسی نے نجومیون کے قول پر عمل کیا - اور اپنے غلامون کو کہ اکثر عجم تھے
خدمتین اور حکومتین دیکر عرب پر مقدم کیا کہ انجام اسکا نہایت برا ہوا -
دولتِ فارس کی شان و شوکت عرب مین دکہائی - بہت لمبی لمبی ٹوپیان
بناکر درباریون پہنائین کہ اندر اسکے نرسل وغیرہ اور اوپر سیاہ کپڑا ہوتا تھا -
سنہ ۷۷۵ء | چنانچہ شاعرون نے اس مضمون کو اشعار مین باندہا - آخر سنہ ۷۷۵ء ۱۵۸ھ مین منصور | سنہ ۱۵۸ھ
فوت ہوا -

## ابو عبد اللہ محمد ابن منصور المہدی

سنہ ۷۷۵ء | مہدی سنہ ۷۷۵ء ۱۵۸ھ مین باپ کے بعد خلیفہ ہوا - مذہبی ردّ و قدح کی کتاب پہلے | سنہ ۱۵۸ھ
سنہ ۷۷۶ء | اسنے لکھوائی کہ زندیقون کی تردید مین تھی - سنہ ۷۷۶ء ۱۶۰ھ مین اسکے عہد مین | سنہ ۱۶۰ھ
(اَرْبَل) (دیول) یا ٹھٹھہ ہندستان کی طرف فتح ہوا - مہدی نے
رُوم کے جہاد پر اپنے بیٹے ہارُون کو سپہ سالار کرکے بہیجا - اگرچہ وہ
ابہی صغیر سن تہا مگر لڑتا بہڑتا اور فتحین حاصل کرتا خلیج قسطنطنیۃ تک
پہونچا - اور اس لڑائی مین اسقدر لوٹ ہاتھ آئی کہ گھوڑا ایک ایک درہم کو
سنہ ۷۸۲ء | بک گیا - سنہ ۷۸۲ء ۱۶۶ھ مین مہدی نے حکم دیا کہ ہادی کے بعد ہارون | سنہ ۱۶۶ھ

خلیفہ ہو۔ کعبۂ پر گرانبہا پوششین بہت کثرت سے ہوگیئن۔ مجاورون نے انکو فریاد کی کہ ایسا نہو بدوی عرب آکر اُسے لوٹ لیجائین اور کعبہ مسمار ہو جائے۔ اسنے حکم دیا کہ سوای ہماری چڑہائی ہوئی پوشش کے اور سب اُتار لو۔ اول اول مہدی بہی منصور کی طرح پردہ مین رہتا تہا تاکہ رعب شاہانہ زیادہ ہو۔ مگر پہر عام دربار کرنے لگا۔ ارکانِ دولت نے سبب پوچہا۔ اسنے کہا کہ تم لوگون کے دیکہنے مین زیادہ لطف ہے۔ مگر شاہانہ شان و شوکت اسنے بہت بڑہائی۔ مکہ مین پہلے برف اسی کے واسطے پہونچے۔ ۱۶۱ھ مین بغداد اور مکہ کے رستہ مین جابجا عمارتین اور تالاب بنوائے۔ مسجدون مین سے مقصورے موقوف کئے۔ اور ممبر اتنے مختصر کر دئے کہ جتنے پیغمبر صاحب کے عہد مین تہے۔ مدینہ۔ یمن۔ مکہ۔ بغداد۔ کے رستون مین اونٹون اور خچرون کی ڈاک بٹہائی۔ مسجد الحرام کے گرد بیش کے گہر ملا کر اُسے وسیع کیا۔ آخر ۱۶۹ھ مین فوت ہوا۔

سنہ ۷۷۵

سنہ ۷۸۵

**عبرۃ** شریک نام ایک عالم کو اسنے بلا کر کہا کہ یا تو قضا کی خدمت اختیار کرو۔ یا میرے بچون کو تعلیم کرو۔ یا میرے ساتہہ ایک نوالہ کہانا کا

کہا لو - وہ سوچکر بولا - کہ خیر ایک نوالہ کہا لینا آسان ہے - غرض جب دستر خوان شاہانہ بچھا تو وہ کہاتا جاتا تہا - اور باورچی کو بُرا بہلا کہتا جاتا تہا - انجام یہہ ہوا کہ کہانے نے لڑکون کی تعلیم بہی کر دای - اور رقاصی بہی ہوئی -

## ہادی ابن مہدی

سنہ ۵۸۵ / ۱۶۹ - ۱۶۹ سنہ ۵۸۵

سنہ ۵۸۵ / ۱۶۹ مین خلیفہ ہوا - یہہ پہلا خلیفہ ہے جسکی اردلی مین سپاہی ننگی تلوارین لیکر چلے - اسکو اَطبق کہتے تہے - سبب اسکا یہہ تہا کہ بچپن مین اسکے ہونٹ کہلے رہتے تہے - مہدی نے ایک نوکر کو تعینات کیا کہ جب اسکے ہونٹ کہلے ہوے تہے وہ کہتا تہا کہ اَطبق یعنے ہونٹ بند کر - اس سبب سے اسکا لقب اَطبق ہو گیا - یہہ خلیفہ شان و شوکت خلافت کو نہ سنبہال سکا مگر باوجود اسکے فصیح اور ادیب اور رعب داب والا تہا - ایک دفعہ جرجان سے بغداد تک گہوڑی کے ڈاک مین برابر سوار آیا - آخر سوا برس کی خلافت کے بعد سنہ ۷۸۶ / ۱۷۰ مین مرگیا - مگر کہتے ہین کہ وہ رشید کا مارنا چاہتا تہا - مان نے اوسی کو زہر دلوا دیا +

# ہارون الرشید

سنہ ۱۷۰ھ مین بڑی دہوم دہام سے اسکا نشانِ خلافت علم ہوا۔ اُسکو واسطۃ الخلفا کہتے ہین سنہ ۷۸۶
کیونکہ واسطہ عرب کے محاورہ مین آویزہ کو کہتی ہین جو ہار کے وسط مین ہوتا ہی۔ عجب اتفاق ہے کہ
جس رات ہادی خلیفہ مرا یہہ خلیفہ ہوا اور مامون اسکے گہر مین پیدا ہوا کہ وہ بھی خلیفہ ہوا
رشید نے اہل یونان کو خراج گزار کیا۔ سنہ ۱۸۹ھ مین سرزمین روم مین ہرقلہ فتح کر کے لشکر جا بجا سنہ ۸۰۴
پہیلا دیا۔ سنہ ۱۹۰ھ مین صقلیہ† کا قلعہ فتح ہوا۔ قبرس کو فتح کیا اور منہدم کر کے آگ لگا دی سنہ ۸۰۵
۱۶ ہزار آدمی بندی مین لائے۔ سنہ ۱۹۲ھ مین خراسان کا دورہ کیا۔ اسکی علاوہ وہ خود بہی سنہ ۸۰۷
بہادر تہا۔ سنہ ۱۶۵ھ مین نوجوان لڑکا تہا کہ خود فوج لیکر روم پر گیا اور فتح کرتا ہوا سنہ ۷۸۱
خلیج قسطنطنیہ کے پاس تک پہونچ گیا۔ اسنی اول محمد اپنے بیٹے کے لئی بیعت ولیعہدی
کی لیکر اُسے امین خطاب دیا۔ پہر عبداللہ دوسرے بیٹے کے لئے بیعت لیکر مامون خطاب
دیا۔ اور ممالک فارس اور خراسان اُسے دئی۔ پہر قاسم کے لئے بیعت لیکر مؤتمن خطاب
دیا۔ اور جزایر اور حدود اسکی سپرد کین۔ اس وصیت نامہ کی نقل کعبہ مین آویزان کردی
اور معتصم کو اُمّی ہونے کی سبب سے بالکل محروم کہا۔ مگر خدا کی قدرت کہ سلطنت و خلافت بہی
اُسی کے حصہ مین آئی اور آخر تک اُسی کی اولاد مین رہی سنہ ۱۷۰ھ مین فرج خادم کے اہتمام سے سنہ ۷۸۶

† اسے انگریزی مین جزیرہ سسلی لکھتے ہین۔

شہر طرطوس آباد کیا - اور مصیصہ و مرعش بسایا - الغرض علم و کمال نے اسکے عہد مین بہت ترقی کی - اہل علم کے جلسے کمیٹیون کے طور پر ہوتے تھے - اور تصنیفات کا بڑا شور تھا - الف لیلہ کی تالیف اسکے عہد مین شروع ہوئی - اور تحقیقات علمی کمال کو پہنچی - بغداد اور کوفہ اور اسکندریہ مین علوم جمہوری کے مدرسے قائم ہوئے - حقیقت مین یہ عہد دولت اسلامیہ کے مین اوج اقبال اور ترقی سلطنت کا وقت تھا کہ خلیفہ اور اُسکے اراکین جامع خلافت و سلطنت تھے - بادشاہون سے بے تکلف و بے تعصب آمد و رفت اور ارتباط تھا - یہودی - عیسائی - پارسی - ہندو عالم دربار مین موجود تھے - شاہان یورپ سے براہ رسم شاہانہ خط و کتابت تھی - شارلیمین† شہنشاہ فرانس کو تحفۂ شاہانہ بھیجے انمین ایک گھڑی بھی تھی - تجارت کی آمد و رفت کا بڑا خیال تھا چنانچہ اسنے بحر روم اور بحر قلزم مین آمد و رفت کھولنی چاہی تھی - مگر جعفر برمکی - وزیر‡ نے کہا کہ اہل روم حجاز مین گھس آئینگے اور کعبہ مین نمازیون کو پکڑ لیجائینگے اسلئے یہ ارادہ موقوف رہا یعنی ملکہ روم کی سرکشی ہو گئی تھی اسلئے لشکر کشی کی اور اس لڑائی کے لئے جہاز بھی تیار ہوئے - چنانچہ خلیفہ کا لشکر فتحیاب ہوا - بعد اسکے پھر بھی اکثر لڑائیان اور

---

† شارل یعنی چارلس مین یعنی اعظم شہنشاہ جرمن و فرانس تھا کہ اس سے ہارون رشید کا بہت ارتباط تھا ؛

‡ وزر عربی مین بوجھ کو کہتے ہین - چونکہ تمام سلطنت کا بوجھ اسنے اوٹھا لیا تھا اسلئے جعفر کو وزیر کا خطاب ملا اور پھر یہہ لفظ عام ہو گیا ؛

فتحیں حاصل ہوئی تہیں۔ سنہ ۱۸۷ھ مین نیکفورس یعنی نیقفور بادشاہ روم نے
نامہ لکہا کہ عقل زنانہ کے سبب سے ملکہ ایرینی نے جو کچہ لیا سو لیا۔ اب خلیفہ کو چاہیے کہ
جو جو کچہ خراج مین لیا ہے سب واپس کر دے۔ ہرون رشید نے جب یہ خط پڑہا تو ایسا آگ بگولا
ہوا کہ کوئی اسوقت اسکے سامنے نہ ٹہر سکتا تہا۔ جتنے مصاحب بیٹہے تہے سب ادہر ادہر سرک گئے اور
وزیر کی بہی عقل گم ہو گئی۔ ہرون رشید نے خط کی پشت پر جو کچہ اپنے قلم سے لکہا خلاصہ اسکا
یہ ہے کہ تمہارا خط پڑہا۔ جواب اسکا تم سنو گے نہیں بلکہ دیکہو گے۔ چنانچہ اسیوقت سوار ہوا
اور فتح نمایاں حاصل کی۔ مگر چند روز کے بعد نیقفور پہر سرکش ہوا۔ چنانچہ جب یہ خبر آئی
تو مارے ڈر کے کوئی شخص رشید سے کہہ نہ سکتا تہا۔ آخر عبد اللہ ابن یوسف شاعر نے
ایک طور سے دو شعروں مین مطلب ادا کیا۔ غرض رشید نے دوبارہ فوج کشی کی اور اسقدر
جی توڑ کر لڑا کہ قلعہ کے صحن مین اونٹ جا بٹہایا۔

باوجود اسکے عیش و عشرت سے بہی دل خوش کرتا تہا۔ اگرچہ پہلا مغنی اسلام مین طوئیس ہوا۔
مگر اسکے دربار مین ابراہیم موصلی بڑا ماہر علم موسیقی کا تہا۔ خلفا مین اول اسی خلیفہ نے چوگان
کہیلا۔ اور آویزان نشانہ پر شرط باندہکر تیر اندازی کی اور شطرنج بہی کہیلی۔ اور گویون کیلیے
مراتب اور طبقے مقرر کیے (دیکہو بیان علم موسیقی) آخر سنہ ۱۹۳ھ مین فوت ہوا اور کنتی بن بختیشوع

سنہ ۸۰۹ء

طبیب نے معالجہ مین غلطی کی - مگر اسنے اپنے ایک راز دان سے یہہ بہی کہا تہا کہ میرے بیٹون نے

مجہپر لوگ لگا رکہے ہین کہ یہی میرے ندیم بنے ہوے ہین جنمین مسرور خادم مامون کا ہی اور بختیشوع

امین کا - اسیطرح مؤتمن وغیرہ

## خاندانِ برامکہ کی تباہی بہی اسکے عہد مین قابل یادداشت ہی

سنہ ۱۳۰ — واضح ہو کہ ۱۳۰ہجری کے قریب برمک نام ایک کے بچہ نے بلخ سے آکر سفاح کی ابن حسن خدمت سے وزارت تک نوبت پہونچائی - اسکا بیٹا خالد اور اسکا بیٹا یحییٰ اور اسکا بیٹا جعفر

سنہ ۱۸۷ — کئی پشت تک خاندان عباسیہ مین اسقدر صاحب اقتدار رہے کہ اندازۂ عقل سے خارج ہے ۱۸۷ہجری مین رشید نے کسی حرکت ناشایستہ کے دہوکے سے جعفر برمکی سے ناراض ہو کر اسکے تمام خاندان کو نیست و نابود کر دیا اور پہر اپنی غلطی پر بہت پشیمان ہوا - جعفر وزیر کے محاسن تدبیر اور قوانین ملکداری ایسے قدر مین قابل تعریف ہین - فن ادب اور انشا مین وحید عصر تہا - ترویج علوم و فنون کا نہایت شایق تہا - جو کچہہ سامان تصنیف و تالیف کا منصور اور ہارون کے وقتین جمع ہوا اسی خاندان کی حسن تدبیر مین سمجہنا چاہیئے - چونکہ کہوٹے دینار کو خالص کر کے اسنے رواج دیا اسلیئے زر جعفری یعنے زر خالص اب تک عرب مین مشہور ہے اور زر جعفری اصطلاح فارس کی ہے - اس خاندان کی سخاوت اور جود و کرم افسانون کی طرح کتابون مین یادگار ہین - اگرچہ سب کا درج کرنا اس کتاب کی حیثیت سے زیادہ ہے مگر ایک نکتہ

نمونہ کے طور پر لکھا جاتا ہے کہ جعفر وزیر اور حاکمِ مصر مین کچھ شکررنجی
آگئی تھی۔ ایک شخص اس معاملہ سے بیخبر جعفر کی طرف سے جعلی خط سفارش
کا بنا کر وہان پہونچا۔ اُسنے متعجب ہو کر عزت و حرمت سے مہمان کیا۔ مگر خط
کو جو دیکھا تو مشتبہ معلوم ہوا اسلیئے جعفر کا وکیل جو وہان رہتا تھا اُسے دیا
وکیل نے اصل خط جعفر کو بھیجکر حال دریافت کیا۔ جعفر بھی دیکھکر حیران
ہوا اور حاضرین سے پوچھا کہ اسے کیا سزا دینی چاہیئے۔ کسینے قتل کو۔ کسینے ہاتھ
کاٹنے کو۔ کسینے مار باندھکر چھوڑ دینے کو کہا۔ جعفر نے کہا کہ حیف ہے تم مین
ایک آدمی بھی صاحبِ مروّت نہین۔ دیکھو مجھمین اور حاکمِ مصر مین مدت سے
بگاڑ تھا۔ اور ہم دونون چاہتے تھے کہ صفائی ہو جاوے مگر خود رجوع کرتے
ہوئے طرفین مین سے ہر شخص شرماتا تھا۔ خدا نے اسکی بدولت صلح عطا کی
ایسے وکیل کا احسانمند ہو کر جو کچھ انعام شکریہ مین دیا جائے کم ہے۔ تم
ایسی ایسی سزائین تجویز کرتے ہو؟۔ اُسیوقت کاغذ مذکور اوٹھا کر پشت پر
لکھا کہ سبحان اللہ یہہ تو خاص میرا خط ہے تمہین اسمین شک کیونکر ہوا۔ یہہ میرا
بڑا دوست ہے۔ جو کچھ اسپر احسان کروگے مجھپر احسان ہوگا۔ چنانچہ حاکم

مذکور نے بہت غنیمت سمجھا اور بہت سا مال اور تحایف دیکر بغداد کو رخصت کیا
جب وہ یہان پہونچا تو مارے ڈر کے پانوں پر گر کر رونے لگا۔ جعفر نے کہا
کہ بہائی تم کون ہو؟ اسنے کہا کہ آپ کا چور۔ جہوٹا۔ جعل ساز۔ جعفر نے
اُسے پاس بٹہایا اور پوچہا کہ کیا ہاتہ آیا؟ اسنے کہا ۱۰۰×۱۰۰۰ دینار جعفر
نے کہا کہ خیر دہ زر ہمارے پاس ہوتا کہ اوتنا ہی اور ہو جائے چنانچہ خیر دہ زر دیکر
رخصت کر دیا

**عبرت** حکیم بختیشوع طبیب سے روایت ہے کہ ایک دن رشید
قصر خلد مین شہر سلام مین بیٹہا تہا کہ مین بہی پہونچا۔ بیچ مین دجلہ
بہتا تہا۔ سامنے آل برمک کے مکانات تہے دیکہا کہ سوار اور پیادہ دونکا
یحییٰ کے مکان پر ہجوم ہے۔ رشید نے دیکہکر کہا کہ خدا یحییٰ کا بہلا
کرے۔ ہمارے لئے کیسی محنت اوٹہاتا ہے اور ہم اُسکی بدولت آرام سے
عیش کرتے ہین۔ حکیم مذکور کہتا ہے کہ ایکدفعہ پہر مین وہین رشید کی
خدمت مین حاضر ہوا اور یہی عالم سامنے سے نظر آیا۔ رشید نے دیکہکر کہا
کہ حقیقت مین یحییٰ خلافت کرتا ہے۔ مین تو فقط برای نام ہون۔ مین اُسوقت

سمجھہ گیا کہ اب خلیفہ انہین نہین چھوڑتا - چنانچہ ایسا ہی ہوا - ایسے اشخاص
کے دشمن اور حاسد بہی بے شمار ہوتے ہین - چنانچہ اکثر لوگ رشید کے کان بہرتے
رہتے تہے - ایک انہین سے فضل ابن ربیع بہی تھا - جو کہ منصور اور
مہدی اور ھادی کے عہد مین حاجب کا عہدہ رکہتا تہا - مگر ظاہر حال
مین سبب یہہ ہوا کہ آل ابی طالب سے خلفا ہمیشہ خایف رہتے تہے اسلئے انہین
قتل کرتے تہے اور قید رکہتے تہے - چنانچہ رشید نے ایک دفعہ کسی علوی کو
قید کر کے جعفر کی سپرد کر دیا - جعفر نے رحم کہا کر اسے چہوڑ دیا - دشمنون نے
رشید کو خبر دی - رشید نے جعفر سے پوچہا کہ وہ علوی کہان ہے تمنے
کہا کہ میرے پاس ہے - رشید نے کہا کہ تجہے میری جان کی قسم تیری پاس
ہے - جعفر سمجہہ گیا اور کہا کہ اُسے مینے چہوڑ دیا - کیونکہ مینے سمجہا کہ
اوس سے خلیفہ حق کو کچہہ آزار نہین پہونچ سکتا تہا - خلیفہ اس بات پر خفا ہوا
پہر غلام کو گہر مین بہیجکر جعفر کا سر کٹوا منگوایا - اور باقی خاندان کو اسطرح تباہ
کیا کہ نشان تک باقی نرہا - جعفر کی عمر اسوقت ۳۷ برس کی تہی اور وزارت
کچہہ کم ۱۷ برس کی - یہہ بہی واضح ہو کہ جعفر کا دادا خالد حقیقت مین

سنہ ٧٠٦ | سنہ ٨٨

برمک کا بیٹا تہا - طبری کی روایت ہے کہ ٨٨ سنہ مین قتیبہ بن مسلم بلخ
مین آیا تو قیدیون مین ایک عورت آئی کہ عبد اللہ ابن مسلم نے اسے
اپنے پاس رکہا - اخیر کو صلح ہوئی تو قیدی واپس ہوئے - زن مذکور نے کہا کہ
اے عرب مجہے تیرا حمل رہگیا ہے وہ عورت برمک حکیم کی بی بی تہی - عبد اللہ
نے اُسے برمک کے سپرد کردیا اور کہا کہ بیٹا ہو تو ہمارا ہوگا چنانچہ اس سے
خالد برمک پیدا ہوا جب مہدی عباسی ادہر آیا تو اس عورت نے
یہہ بچہ اُسے لاکر دیا مہدی بغداد مین لے آیا -

## محمد ابو عبد اللہ امین ابن الرشید

سنہ ٨٠٩ | سنہ ١٩٣

٨٠٩/١٩٣ سنہ مین خلیفہ ہوا - اگرچہ نہایت حسین اور فصیح تہا مگر بے تدبیر اور عیاش
اور فضول خرچ تہا - پہلا حکم اسکا یہہ ہوا کہ قصر منصوریہ کے نیچے چوگان بازی
کا میدان تیار ہو - قاسم اور مامون دونون بہائیون سے نزاع ڈال دی
چند روز تو امین اور مامون دونون کا نام خطبہ مین پڑہا گیا - مگر پہر باپ کے
وصیت نامہ کو کعبہ سے منگا کر پہاڑ ڈالا - اور ۴۰ ہزار کا لشکر علی ابن عیسی
کو دیکر بڑی دہوم دہام سے روانہ کیا چنانچہ اسمین چاندی کی بیڑیان بہی

مامون کے لئے ساتھ تھین - مامون نے بھی طاہر ذوالیمینین کو ۴۰ ہزار
کی جمعیت سے مقابلہ پر بھیجا اور فتحیاب ہوا - آخر بغداد کا محاصرہ ہوا -
منجنیقون سے دارالسلام کی دیوارین سلامت نرہین - اور اہل شہر پر نہایت
سختی گزری - چنانچہ شاعرون نے اسپر مرثیے نظم کئے - ۱۵ مہینے کے بعد
تمام ارکان دولت حریف سے جاملے - آخر سنہ ۸۱۳ / ۱۹۸ مین گرفتار ہوتے ہی
قتل ہوگیا کہ مامون کو بھی اسکا افسوس ہا - امین نے پانچ برس کی سلطنت
مین لہو ولعب عیش و عشرت کے سوا کچھہ نکیا - ۵ کشتیان - شیر - ہاتھی
عقاب - سانپ - گھوڑے کی صورت کی بنوائین تھین کہ انمین بیٹھکر
عالم آب کا تماشا دیکھا کرتا تھا -

سنہ ۸۱۳

## عبداللہ ابو العباس مامون ابن الرشید

سنہ ۸۱۳

مامون سنہ ۸۱۳ / ۱۹۸ مین خلیفہ ہوا - یہہ خلیفہ دولت وعظمت اور سخاوت مین
مشہور تھا - اسنے سیہ پوشی کی جگہ سبز پوشی کا حکم دیا کہ یہہ بنی فاطمہ کا
لباس تھا - اسپر آل عباس مین فساد ہوا - اور آخر سیہ پوشی ہی قایم کرنی
پڑی - اسکے علاوہ قرآن کے مخلوق ہونے کے مسئلہ مین بھی اختلاف

سنہ ۸۲۹ | سنہ ۲۱۴

شروع ہوا - سنہ ۸۲۹/۲۱۴ مین رُوم کے بادشاہ سے ایک نئی بنیاد پر لڑائی
شروع ہوئی - یعنی ایک فاضل علومِ ریاضی کا دربارِ روم مین تھا -
مامُون نے اسے بلایا - نِقفُور بادشاہ نے روکا - اسپر لڑائی قایم ہوگئی -
اُسوقت خلیفہ فتحیاب ہوا - مگر چند روز بعد یُونان نے کئی فتحین حاصل
کین جس سے نِقفُور کا دل بڑہ گیا اور لڑائی پر کمر باندہی کہ مُعتصِم کے
عہد مین پھر اسکا ظہور ہوا - سلطنت کی شان و شوکت نے اس عہد مین
ہارُون رشید سے بہی زیادہ ترقی کی - چنانچہ جب سنہ ۸۲۴/۲۰۹ مین بوُران بنتِ
حسَن ابنِ سَہل سے اپنی شادی کی تو ہزارون مشک و عنبر کی گولیون
مین کاغذ کے پرچے لپٹے ہوئے تہے کہ زرِ نقد اور لونڈی غلام اور
گہوڑون اور املاک اور جاگیرون کی چٹہیان اُنپر لکہی ہوئی تہین وہ
گولیان نثار مین پہینکین - اور جسکے ہاتہ مین جو گولی آئی اوسکی چٹہی
کی خبر اُسے ملی -
اسنے بہی مختلف ولایتون سے اہل کمال کو جمع کر کے علوم حکمی و ریاضی
وغیرہ فنون علمی و عملی کی طرف حوصلہ شاہانہ سے توجہ کی - جزیرۂ

قُبۡرُسۡ سے بہی بہت سی کتابین فلسفہ اور حکمتِ یونانی کی ہاتہہ آئین -
اور اپنے ایلچی شاہان یورپ کے پاس بہیجکر یونانی و رومی کتابونکے ترجمے اور
نقلین منگائین بلکہ اپنے مُترجِم بہی بہیجے چنانچہ بہت کچہہ سامان جمع ہوا
اسلام کے علمانے ان علوم مین ایسے کمال پیدا کئے کہ معلّمِ اوّل
کی رائے مین رَدّ و قبُول سے دخل و تصرّف کئے اور خود بہی کتابین تصنیف
کین - چنانچہ جن جن علمون مین انکی کوششون نے جوہر دکہائے اُن
علوم کے ذکر مین اشارہ کیا جائیگا - مَامُونؔ نے پہلے دیبای سفید کی
پوشش کَعبَہ پر چڑہائی - (محمود غزنوی نے زرد پوشش بہی چڑہائی تہی) -
مَامُون کا قول تہا کہ عقلون کی لڑائی دیکہنے سے زیادہ کوئی تماشا
دنیا مین نہین -

اسکے زمانہ مین آلِ عبّاس کی مردم شماری ہوئی تو معلوم ہوا کہ ۳۰ ہزار
۳ تہے - ۸۲۸ھ / ۲۱۳ مین جزیرۂ صقلیہ اَغلبی خاندان کے ذریعہ سے
پہر تحت مین آیا - اسکے عہد مین ترکی غلام زیادہ تر عہدے پانے لگے
طاہر کو ملک خراسان بالاستقلال عنایت کیا جس سے انجام کو

۸۲۸

خاندانِ طاہر کی سلطنت قایم ہوئی - اور بعض بعض ملکون کے حاکم
سنہ ۲۱۸ اپنے اپنے دلون مین خیال خودسری کرنے لگے - سنہ ۸۳۳ع / ۲۱۸ مین ایک دن سنہ ۸۳۳ع
کہجورین اس کثرت سے کہائین کہ دفعۃً انتقال ہوگیا

مامون بخلاف خلفای گذشتہ کے بنی فاطمہ سے بہت مالوف
تہا اور انپر احسان و انعام کرتا رہتا تھا - بلکہ اپنے بعد بہی عاینت کے لئے
وصیت کرگیا - اسوقت تک کل اہل اسلام پر خلفا کی دینی اور دنیاوی ہیبت
اور سلطنت کا جاہ و جلال برقرار تہا

**لطیفہ** مامون کو شطرنج کا بہت شوق تہا کہتا تہا کہ اس سے
عقل بہت تیز ہوتی ہے مگر باوجود اسکے اچہی نہ کہیلتا تہا - وہ خود کہا کرتا
تہا کہ عرصہ عالم کا بندوبست کرتا ہون مگر دو بالشت کپڑے کا بندوبست
نہین کرسکتا

**تحقیق** وہان کے لوگ اسوقت شطرنج کو شاہ مات کہتے تہے
پس یہہ کہیل وہان سے بلاد یورپ اور انگلینڈ مین گیا ہے - چنانچہ
انگریزی مین اسے چکمیت کہتے ہین جو کہ مبدّل شاہ مات کا ہے

اور فرنچ اور جرمن وغیرہ زبانون مین بھی اسی کے قریب قریب الفاظ استعمال ہین ہین

## معتصم باللہ ابو اسحق محمد ابن الرشید

سنہ ۸۳۳ / ۲۱۸ مین تخت نشین ہوا - بہادری کے ساتھ نہایت قوی ہیکل اور زور آور تھا - اسنے ترکی غلامون کو بہت قوت دی - خود بھی ترکون سے بہت شوق تھا - انہین کی بولی بولتا تھا اور وہی چال چلن تھا - قریب ۱۰ ہزار کے غلام تھے کہ حکومتون اور خدمتون پر مامور تھے - بہت سے غلام سمرقند اور فرغانہ سے منگائے - تمام خلعت شاہانہ اور سونے کی پیٹیان باندہے بازارون مین گھوڑے دوڑاتے پھرتے تھے اور لوگون کو آزار دیتے تھے کہ شہر تنگ ہوگیا - آخر سب نے فریاد کی کہ اگر خلیفہ اپنے لشکر کو لیکر یہان سے نہ نکل جائیگا تو ہم جادو کے زور سے لڑینگے تب معتصم نے شہر فاطول کے پاس سنہ ۸۳۵ / ۲۲۰ مین شہر سُرَّ مَن رای آباد کیا کہ مختصر ہو کر سامرہ مشہور ہوگیا

قیصر پر فوج کشی کی اور زبطرہ جو قیصر نے لے لیا تھا اُسے

چھڑا کر عموریہ کو فتح کیا قیصر نے جبکہ عموریہ کو فتح کر کے لوگون کو
قید کیا تو ایک علویہ عورت نے مصیبت زدہ ہو کر پکارا کہ وامعتصماہ۔ سپاہی
ہنسکر بولا کہ آتا ہے ابلق گھوڑے پر سوار۔ اتفاقاً یہہ خبر معتصم کو بھی پہونچی
جسطرح بیٹھا تھا اسی طرح اوٹھہ کھڑا ہوا اور بگ ٹوٹ وہان تک جا کر فتح
پائی اور اس بڑھیا کو تلاش کر کے قید سے چھڑایا۔ کہتے ہین کہ اس لشکر مین
ایک لاکھہ تیس ہزار سوار تھے اور سب کی سواری مین ابلق گھوڑے تھے
جب فتح پا چکا تو پھر اپنے معمولی جلسہ مین بیٹھا اور کہا کہ اب عیش و عشرت
نے مزا دیا

حیدر ابن کاؤس ماوراءالنہر کے ایک خاندانی ترک کو افشین خطاب
دیکر سپہ سالار کیا۔ اسکی اور سرداروں سے ناچاقی رہتی تھی۔ چنانچہ اسی سبب سے
اکثر فساد رہا۔ آخر معتصم نے اُسے قید کر کے زہر سے مار ڈالا

اسکے عہد تک سوای اندلس کے اور سب ممالک مقبوضہ بظاہر تابع تھی
اندلس کی تسخیر کا ارادہ کیا تھا کہ ملک عدم سے پیغام طلب آیا۔ ہزار اشرفی
روز صرف اسکے کھانے کا صرف تھا۔ ایک عالیشان محل میدان بغداد

مین بنایا اور آپ ہی ویران کردیا۔ عجیب نام ایک غلام ترک کی تعریف

سنہ ۸۴۱ مین شعر کہتا تہا اور کہواتا تہا۔ آخر سنہ ۸۴۱ مین مرگیا

# وَاثِقُ بِاللّٰہِ

سنہ ۸۴۶ باپ کے بعد سنہ ۸۴۱ مین خلیفہ ہوا۔ اور سنہ ۸۴۶ مین مرگیا

# اَلْمُتَوَکِّلُ عَلَی اللّٰہِ

وَاثِقُ کا بیٹا خورد سال تہا۔ وَصِیف غلام ترک نے مُتَوَکِّل مُعتَصِم کے بہائی کو خلیفہ کیا۔ اسکی بے تدبیری سے سلطنت زیادہ ضعیف ہوگئی رُوم کی فوج آئی اور دَمْیاط تک لوٹ مار کرکے دریا کی راہ چلی گئی اسکی ۴ ہزار بی بیان اور حرم لونڈیان تہین۔ ایکدن اِبنِ سِکّیت اسکے بیٹون کو کہ حَسَن اور حُسَین انکا نام تہا پڑہاتا تہا۔ اسنے پوچہا کہ تیرے نزدیک انمین حَسَن اچہا ہے یا حُسَین؟ اسنے کہا قَنبَر غلام[+]۔ مُتَوَکِّل نے خفا ہوکر اسکی زبان نکلوا ڈالی یا غلامون سے پامال کروادیا۔ چونکہ ترک بہت زور پکڑ گئے تہے اسلیئے رفتہ رفتہ مختلف باتون

سنہ ۸۶۱ پر ناراض ہوکر مُنتَصِر اپنے بیٹے کی ترغیب سے سنہ ۸۶۱ مین قتل ہوا۔

+ یعنے تیرے دونو بیٹون سے انکا غلام قنبر بہتر ہے۔ اس خلیفہ کو بنی فاطمہ سے مخالفت تہی چنانچہ کربلا مین مرقد حسین پر نہر کاٹ کر ڈالی کہ منہدم ہوجاوے۔

# اَلْمُنْتَصِرُ بِاللّٰہِ اَبُوْجَعْفَرْ مُحَمَّدْ اِبْنُ مُتَوَکِّلْ

۲۴۷ء سنہ ۸۶۱ مین تخت نشین ہوا بہت حلیم اور نیک اخلاق تھا برخلاف سنہ ۸۶۱

باپ کے بنی فاطمہ کے ساتھہ بہی ملایمت ظاہر کی۔ مگر اُمرای کینہ ور

کی ترغیب سے جن جن لوگون سے خایف تہا اُنہین قتل کرنے لگا اور

کُشتا کُشی کی تلوار نے خون کے دریا بہا دئے۔ آخر باپ کا خون بہی

کچہہ آسان بات نتہی جسطرح کہ بدکُشون کے لئے سزای آلہی مشہور ہے

۶ مہینے کے اندر مرگیا یا زہر سے مارا گیا

کہتے ہین کہ ایک دن جشن عشرت کے لئے مکان سجوایا اور توشہ خانہ

شاہی سے فرش پرتکلف نکلوا کر بچہوایا۔ اسپر ایک بادشاہ تاجدار کی

تصویر تہی اور کچہہ فارسی مین لکہا ہوا تہا۔ مُنْتَصِرْ نے منشی کو بلوا کر

پڑہوایا۔ منشی دیکہکر غمگین ہوا۔ اور نہ پڑہا۔ خلیفہ نے اصرار کرکے پڑہوایا

اُسپر لکہا ہوا تہا کہ مین شیرُوْیَہ بن کِسریٰ ہون۔ باپ کو قتل کیا

مگر ۶ مہینے سے زیادہ ملک نصیب نہوا۔ مُنْتَصِرْ کا رنگ فق ہوگیا او

بچہونون کو جلوا دیا۔

واضح ہو - کہ اسوقت مین ترک ہی سلطنت مین ایک برابر کے حصہ دار
ہو گئے تھے کہ جسکو وہ چاہتے تھے وہی خلیفہ ہو جاتا تھا - یہہ ترک
خَوارزم اور ماوَرَاءُالنَّھر سے بندی یا زرخرید ہو کر آتے تھے - اور
اسکا اصل سبب یہہ تھا کہ تاتار چین کے بادشاہ انہین اُسطرف سے باکر
عمل اسلام کی طرف نکالتے تھے ادھر کی سرحد پر آتے تھے تو اسلام کو
قوی پاتے تھے اور مغلوب ترکون کے سردار انہین اسلام کے حکام کو
تحفہ تحایف مین دیتے تھے یا بیچ ڈالتے تھے - یا لڑائیون مین بندی ہو جاتے
تھے - وہان سے مالِ غنیمت مین تحفہ کے طور پر خلیفہ کے دربار مین
آتے تھے اور خلفا کی بے تدبیری سے فرعون بے سامان ہو جاتے تھے
حق پوچھو تو ایسی فوج کا سلطنت مین رکھنا نہایت خطرناک ہے - چنانچہ
خلفا نے اِنہین عَرَب کا زور گھٹانے کے لیے مالکِ شمشیر کیا -
انہون نے دیکھا کہ عَرَب کا مطلب ہمارے ذاتی مطلب کے خلاف ہے
پس خلیفہ کی دی ہوئی تلوار کے ہاتھ انہین پر صاف کرگئے -
بِلادِیُوذُب مین ایک دفعہ رُومَا ( روم قدیم ) مین غلامون کی

فوج خاصہ نے زور پکڑ کر تاج سلطنت کو اپنے ہاتھ مین اٹھالیا تھا کہ جسکے سر پر چاہتے تے رکھدیتے تھے وہی حال بیان ہوگیا۔ چنانچہ متوکّل کو آپ ہی خلیفہ کیا پھر بیٹے کے ہاتھ سے اُسے مروادیا۔ اور اسی طرح ورقِ کتاب کی طرح برابر سلطنت کو اُلٹتے رہے۔ چنانچہ بیانِ آیندہ سے واضح ہوگا

## مُستعین باللہ ابو العباس احمد ابن معتصم

بُغاء کبیر اور بُغاء صغیر اور تامش ترک سرداروں نے مشورہ کیا کہ اس خاندان کو بدرگتی کے جرم مین سلطنت سے خارج کرنا چاہیے۔ اسلیے مُستعین ابن معتصم کو ۲۴۸ھ مین مسند نشین کیا۔ مگر دوسرے ہی برس ترک سرداروں مین فساد ہوا۔ مُستعین سامرا سے بھاگ کر بغداد مین چلا آیا۔ اور ہرچند ترکون نے بلایا مگر وہ نہ گیا۔ انھون نے معتز کو اپنا خلیفہ کرلیا اور لشکر لیکر مُستعین پر آئے اہلِ بغداد اسکے طرفدار ہو گئے۔ کئی مہینے تک لڑائی رہی اور قحط اور قتل کی آفت سے لوگ تنگ آگئے۔ آخر مُستعین کی معزولی پر صلح ہوئی۔ اور مُستعین

سنہ ۸۶۲

سنہ ۲۴۸

سنہ ۸۶۶ (۲۵۲) مین قتل ہوا - اس خلیفہ نے لمبی لمبی ٹوپیون کو مختصر کیا اور
آستینون کو گھٹا دیا - اسی کو اسکی مہمات سلطنت سمجھنا چاہیئے

## مُعتزّ باللہ محمد ابو عبداللہ ابنِ مُتوکّل



معتز سنہ ۸۶۶ (۲۵۲) مین مسند نشین ہوا - اس سے بڑی چوک یہہ ہوئی کہ عرب کے
لوگ اسکے ساتھ تھے مگر پھر بھی ترکون کو صاف نکر دیا - ۱۹ برس کا نوجوان
تھا اور نہایت خوبصورت تہا - پہلے خلفا کچھہ چاندی کا زیور رکھتے تھے اسنے
سونے کے زیور سے سواری کی - نائبون اور سپہ سالارون کے عزل و نصب اسکے
عہد مین بھی رہے - صالح ابن وصیف ایک ترک زبردست سردار تھا
کہ معتز بھی اوس سے ڈرتا تھا - سپاہ کے سردارون نے کہا کہ ہماری تنخواہ
اگر خلیفہ دیدے تو ہم اسکا قصہ پاک کردین ادھر اسنے بھی معتز کی مان سے
۵۰ ہزار دینار تقسیم تنخواہ کے لئے مانگا - اسنے صاف جواب دیا - آخر بغاوت
یہان تک بڑھی کہ فوج مسلح ہوکر حرم سرا کے دروازے پر آئی - اور
معتز کو طلب کیا اسنے کہا کہ مینے دوا پی ہے ضعف کے مارے آیا نہین
جاتا - انھون نے کچھہ خیال نکیا اور اندر سے اسکی ٹانگین پکڑ کر گھسیٹ لائے

بہت سونٹے مارے اور دہوپ مین بٹہایا۔ موہنہ پر تہپیڑے مارتے

تہے اور کہتے کہتے خلافت سے مستعفے ہو۔ آخر اسنے استعفا ظاہر کیا اور

مُحمَّدؐ ابنِ واثِق کی بیعت اس سے لی۔ اول بہوک پیاس کی تکلیفین دیکر

حمام مین غسل کروایا۔ حمام سے نکلکر پیاس زیادہ ہوئی تو برف کا پانی

پینے کو دیا کہ پیتے ہی مرگیا

پھر اوسکی مان سے بہی مالِ کثیر صالح کے ہاتہہ آیا۔ چنانچہ ۱۳ لاکہہ دینار اور

۲ سیر کے قریب زمرد۔ ۲ سیر کے قریب بڑے بڑے موتی۔ اور باقی

۲۵۵ نقد و جنس علیحدہ۔ یہہ واقعہ ۸۶۸ سنہ ۲۵۵ھ مین ہوا۔ ۸۶۸

## مُہتَدِی بِاللہِ صَالِح مُحمَّد اَبُو اِسحٰق اِبنِ وَاثِق

اول مُعتَزؐ کو حاضر کیا۔ گواہون نے گواہی دی اور اس سے کہوایا کہ مین

۲۵۵ خلافت کے کام مین عاجز ہون۔ پہر اُس سے بیعت لیکر مہتدی کو خلیفہ ۸۶۸

کیا۔ مُہتَدِی نے حسنِ صورت اور عبادت کے ساتہہ شجاعت بہی کہتا تہا

مگر کوئی اسکا رفیق نہتا۔ کہانے پہننے مین فقرا کی طرح گزارہ کرتا تہا

راگ رنگ سب موقوف کردئیے۔ ظلم کی زیادتیون کو روکا اور بعض سرکشون

دور دور کے ملکون مین بھیجدیا - یہہ خلوت مین تنہا رہتا تہا اور لکھنے والے
اُسکے سامنے بیٹھے لکھا کرتے تھے - سرداران مملکت کا آپسمین پھیر
جھگڑا ہوا اور اونکے کشت و خون کے بعد خلیفہ ۲۵۶ھ مین گرفتار ہوکر
مارا گیا

## المُعتَمِدُ عَلَی اللہِ اَبُو العَبّاس ابن مُتَوَکِّل

۲۵۶ھ مین مقام جوسق کے قیدخانہ سے نکلکر مسند نشین ہوا - اسکا
بہائی مُوَفَّق بڑا قابل اور نیک تہا کہ بہائی کی سلطنت کا نہایت خوبی سے
بندوبست کیا - مُعتَمِد کو موسیقی کا بہت شوق تہا - خود ہی گاتا بجاتا
تھا - اور رات دن راگ رنگ عیش و عشرت مین رہتا تہا کہ لوگ اس سے
بیزار ہوگئے

اَحمَد بن طُولُون مِصر مین - اور یَعقُوب صَفّار خُراسان مین خودسر
ہوگئے - مُلکِ زنج سے بِهبُود خارجی نے بغاوت کی اور بلاد اسلام
کو لوٹ مار سے تباہ کردیا - لکوکہا مسلمان اور سادات قتل و غارت
کئے - یہانتک کہ ایک ایک کے پاس ۱۰-۱۰ علوی عورتین خدمت مین تہین

مُوَفّق نے اسپر فوج کشی کی اور خاطر خواہ سزا دیکر سب قیدیون کو چہڑایا اور بہبود کا سر کاٹ لایا - اس دن تمام بَغدَاد مین عید کی طرح خوشی ہوئی اور قیدیون کو اپنے اپنے گہرونمین پہونچایا - عَلَوِی بہی طَبَرِستان وغیرہ مین مخالفت کرتے رہے

مُوَفّق نے دیکہا کہ سلطنت مین بڑا ضعف ترکون کے فساد سے ہے چنانچہ اسکا بہی قرار واقعی بندوبست کیا

یہہ افسوس ہے کہ مُعتَمَد نے خیرخواہ بہائی کی طرف سے بے اعتماد ہوکر ابنِ طُولُون حاکمِ مصر سے سازش کی کہ اخیر کو خود قید ہوگیا

اہل فرنگ نے بہی دو دفعہ حملے کئے ایک دفعہ شہر لُؤلُؤَہ اور دوسری دفعہ دِیَارِ بکر اور الجَزِیرَہ اور موصِل وغیرہ تک آئے - جنگل کے اعرابی کعبہ کی پوششین اتار کر لیگئے - ۸۹۱ء سنہ ۲۷۸ھ مین مُوَفّق کے مرنے سے مُعتَمد کی خاطر جمع ہوئی تہی کہ ۸۹۲ء سنہ ۲۷۹ھ مین خود بہی مرگیا

سنہ ۸۹۱ء — سنہ ۲۷۸ھ

سنہ ۸۹۲ء — سنہ ۲۷۹ھ

# اَلمُعتَضِد بِاللّٰہِ احمَد ابُو العَبّاس

مُعتَضِد - مُوَفّق کا بیٹا تہا - چچا کی جگہ مسند نشین ہوا - نہایت شجاع اور

مہیب تہا - اور سیاہ تہہ اسکے نہایت سخت مزاج اور خونریز تہا چنانچہ لوگ اسکو سَفَّاحِ ثانی کہتے تہے - مگر اس سخت مزاجی کا نتیجہ اچہا ہوا کہ تمام مفسدے فرو ہوگئے - ممالکِ فرنگ کی طرف سے بہی امن رہا بلکہ فتوحات تازہ مین مُکُورِیَہ بلادِ روم سے فتح کیا - البتہ قَرَامِطَہ نے بہت زور پکڑا - حمارُوَیہ طُولُونی نے اپنی بیٹی خلیفہ کو دی - کہ زر و مال اور لونڈی غلام کے علاوہ تین صندوق جواہرات کے بہرے ہوئے تہے - آخر سنہ ۹۰۲ ۲۸۹ مین مرگیا

سنہ ۹۰۲

## اَلْمُکْتَفِی بِاللہِ اَبُو مُحَمَّد عَلِی بن مُعْتَضِد

باپ کی مسند پہ بیٹہکر حسن انتظام سے سب کو خوش کیا - اور جو جو مکان اور باغ لوگون کے اسنے اپنے محلون کے لئے لے لئے تہے وہ واپس کر دئے جنگِ روم مین اَنْطَاکِیَہ فتح کیا - اور مال بے تعداد لوٹ مین مارا - مگر قرامطہ نے اسکے عہد مین بہی بڑا زور شور رکہا آخر سنہ ۹۰۸ ۲۹۵ مین مرگیا -

سنہ ۹۰۸

## مُقْتَدِر بِاللہِ اَبُو الْفَضْل جَعْفَر بن مُعْتَضِد

چہوٹی سی عمر مین نمک حلال وزیر کی صلاح سے تخت نشین ہوا - امورِ مملکت مین

ایسا خوش نصیب تھا کہ باوجود صغر سن کے ارکان سلطنت نے فساد
کر کے ابن المعتز کو خلیفہ بنایا۔ مگر جب وہ ہتھیار سج کر باہر نکلا تو سب ساتھ
ہو گئے۔ اور مفسد گرفتار ہو کر قتل ہوئے۔ اسکے عہد مین ایک دفعہ
قرامطہ حجر اسود کعبہ سے لیگئے۔ دوسری دفعہ پھر آئے اور قتل غارت
کو حد سے زیادہ گزار دیا۔ منصور حلاج کا وقعہ بھی اسی کے عہد مین
ہوا۔ سنہ ۹۲۶ھ (۳۱۴) اور سنہ ۹۲۷ھ (۳۱۵) مین لشکر روم ملطیہ اور دمیاط مین
داخل ہوا اور لوٹ مار کر مسجد جامع مین ناقوس بجائے

(سنہ ۹۲۶ و ۹۲۷ — سنہ ۳۱۴ و ۳۱۵)

قرامطہ اکثر خلق خدا کو آزار دیتے رہے اور لشکر خلیفہ کو شکست دی۔
دیالمہ بھی اپنا زور دکھاتے رہے۔ اہل روم نے خلاط کو فتح کر کے مسجد جامع
مین بجائے ممبر کے صلیب لا کر رکھی۔ سنہ ۹۲۹ھ (۳۱۷) مین پھر ابن معتضد
کو قاہر باللہ کا لقب دیکر خلیفہ کر لیا۔ مگر اس خوش نصیب کے اقبال نے
کام کیا اور قاہر گرفتار ہو گیا۔ سنہ ۹۱۸ھ (۳۰۶) مین مقتدر کی ماں نے
ایک شفاخانہ جاری کیا کہ جسکا ، ہزار دینار سالانہ کا خرچ تھا۔

(سنہ ۹۱۸ — سنہ ۳۰۶)

خلیفہ وقت کے صغر سن اور کچھ بے تمیزی کے سبب سے عورتین محل کی

فیصلہ مقدمات کی لئے بیٹھا کرتی تہین۔ اس بات سے تمام امرا ناراض تہے۔

۳۲۲ھ ۹۳۲ء

آخر ۳۲۲ھ ۹۳۲ء مین مونس خادم کی شمشیر بغاوت سے خلیفہ ذبح ہوا۔

# اَلْقَاهِرُ بِاللهِ اَبُو مَنْصُور مُحَمَّدْ

مونس خادم جب مُقْتَدِر کو مار کر بغداد آیا تو چاہا کہ اسکے بیٹے کو خلعت خلافت پہنادے مگر ایک رکن دربار نے کہا۔ الحمدللہ کہ اس بادشاہ کی اطاعت سے نجات ہوئی جسنے محل کی عورتون کی ہاتہہ مین حکومت دے رکھی تھی۔ اب ایسے شخص کو حاکم کرنا چاہیئے جسمین ہمین بھی کچہہ اختیار رہے۔ چنانچہ اَلْقَاهِرُ بِاللہ باتفاق رای تخت نشین ہوا مگر افسوس کہ مُقْتَدِر کی اولاد کو قتل کیا۔ مان مرض استسقا مین مبتلا تھی اُسپر سخت جرمانہ ڈالا۔ ابنِ مُقْلَہ واضع خطِ نسخ جسکو خود بلاکر وزیر کیا تہا اُسنے اور مونس اور اکثرون نے متنفر ہوکر ارادہ فساد کا کیا۔ قاہر قہر الٰہی کی طرح انکے پیچہے پڑا کئی ذبح ہوئے۔ کئی دیوارون مین چنے گئے۔

ابنِ مُقْلَہ کا گہر جلوادیا اور وہ خود بہاگ گیا اسنے یہہ دانائی کی کہ مفسدون کو اسطرح ڈراکر بٹہایا اور فوج کی تنخواہ بانٹ دی۔ مگر ابنِ مُقْلَہ نے بخوبی سازش کرکے ترک سردارون کے ذہن نشین کیا کہ ایکسال قاہر مقہور ہو جائیگا

۹۳۳ع انجام اسکا یہہ ہوا کہ سنہ ۹۳۳ع (۳۲۲ھ) مین امرا ہیر باغی ہوگئے اُسے اندہا کرکے نکالدیا۔ اور ۳۲۲ھ

راضی باللہ کو خلیفہ کرلیا۔ عبرت۔ قاہر جمعہ کو اندہے فقیرون مین

بہیک مانگتا ہوا مسجدون مین پڑا پہرتا تہا اور مصیبت کے دن بہرتا تہا +

## راضی باللہ ابو العباس

مقتدر کے بیٹے کو سب نے ملکر تخت پر بٹہایا۔ اور راضی باللہ لقب ہوا۔ ابن مقلہ

وزیر ہوا۔ مگر اخیر کو ایک سازش کی تحریر ابن مقلہ کی ہاتہہ کی گرفتار ہوکر ہاتہہ کاٹے

گئے۔ علم تاریخ اور انساب و شعر مین راضی باللہ کو کمال تہا بلکہ اسکے بعد

پھر کسی خلیفہ کا کلام تدوین نہین ہوا نہ کسی نے ممبر پر اپنا خطبہ پڑہا۔

اسی کے عہد مین اول ابن رائق وزیر نے اختیار کلی بہم پہنچا کر راضی کو ایک

تصویر بے کار کردیا۔ پھر بجکم ماکانی غلام نے اپنی قوۃ سے امیر الامرائی کا

خطاب حاصل کرکے مسند حکومت پر جلوس کیا۔ اسکے علاوہ تمام شہرون مین

ملوک طوایف کا عالم ہوگیا۔ اور راضی کے پاس سوائے بغداد کے اور کچہہ نرہا

فاطمیہ مصر مین ناصر الدین اللہ اندلس مین کمال اولوالعزمی سے فتوحات

حاصل کرتے تہے۔ اور اپنے نام کے سکے اور خطبے جاری کرتے تہے۔ سامانیہ فارس

و ماوراء النہر مین نشان شاہی اوڑا رہے تھے - دیالمہ کا بھی ستارہ چمکنے لگا تھا - موصل

دیار بکر وغیرہ مین آل حمدان تھے - آخر ۳۲۹ھ مین راضی باللہ فوت ہوا ۹۴۰ سنہ

## اَلمُتَّقِی بِاللہِ اَبُو اِسحٰق (ابراہیم ابن مقتدر)

خلیفۂ وقت کو ممالک محروسہ سے کچھہ غرض نتھی - اُمرا کہ تمام غلام ترک بچے تھے آپس مین
کٹتے مرتے تھے کہ خلیفہ ہمارے قابو مین رہے - متقی حقیقت مین ایک متقی
پرہیزگار تھا - اوسکا قول تھا کہ میرا مصاحب مصحف مجید ہے - پہلے ہی سال مین
قبۃ الخضراء ایک عالیشان عمارت کثرت بارش سے گر پڑی - یہہ مکان
کہ عباسیہ کی عظمت و شوکت کا نمونہ تھا منصور نے بنایا تھا - ۸۰ ہاتھہ
ارتفاع اور نیچے ۲۰×۲۰ گز کا ایوان تھا - گنبد پر ایک سوار کی مورت بنی
تھی کہ اسکے ہاتھہ مین نیزہ تھا - آل حمدان نے یزیدیئے وغیرہ اکثر مفسدون
کو ہار کر ناصر الدولہ اور سیف الدولہ کے خطاب حاصل کئے

۳۳۱ھ مین اہل روم نے ارزن اور میافارقین وغیرہ پر فوج کشی کر کی ۹۴۲ سنہ
ہزارون آدمیون کو قید کر لیا - آخر یہہ پیغام بھیجا کہ وہ رومال جس سے حضرت
عیسیٰؑ نے منہ کا پسینہ پونچھا تھا اور چہرہ کا نشان اوس پر پڑ گیا تھا

وہ خلیفہ کے پاس ہے اگر ہمین دیدین تو ہم قیدیون کو چھوڑ دین - چنانچہ خلیفہ نے پہلے تو اسکے بھیجنے مین تکرار کی مگر اخیر کو بہیجا گیا اور ہزارون قیدی رہا ہو گئے -

الِ حمدان اسکے عہد مین صاحب قوۃ رہی مگر دار الخلافہ سے منحرف نہین ہوئے

سنہ ۹۴۳ - سنہ ۳۳۲ آخر سنہ ۳۳۲ مین ایک دفعہ خلیفہ بغداد کو آتا تہا - توزون امیر استقبال کو نکلا سامنے آکر پیادہ ہوا اور سلام کر کے قید کر لیا - انگوٹھی اور چادر اور چہڑی خلافت کی لی اور اندہا کر کے بغداد مین داخل کر دیا

## المستکفی باللہ ابو القاسم عبد اللہ

مستکفی کو توزون نے تخت خلافت پر بٹہایا مگر برس دن بہی نہ گزرا

سنہ ۹۴۵ - سنہ ۳۳۴ کہ سنہ ۳۳۴ مین احمد بن بویہ نے جو اہواز وغیرہ مین قوت پکڑی تہی بغداد پر یورش کی - تمام ترک ادہر اُدہر بہاگ گئے - ناچار خلیفہ خود نکلا اور اُس سے ملکر اظہار خورسندی کیا کہ تمہاری بدولت مجھی ترکانِ نمک حرام سے مخلصی ہوئی - چنانچہ دونون ساتہہ بغداد مین داخل ہوئے - احمد کو امیر الامرا معز الدولہ کا لقب مل گیا اسنے تمام خزاین و دفاتر پر قبضہ کر کے اپنے نام کا سکہ جاری کر دیا اور خلیفہ کے اخراجات ضروری کے لئے ۵۰۰۰ دینار

GOVERNMENT

روزانہ مقرر کردئے - مگر بداقبالی یہہ ہوئی کہ محل کی عورتوں کا پہلے سے زور چلا آتا تھا
قہرمانہ ایک عورت نے خلیفہ کے لئے جشن خسروانہ کیا اور اسمین معزالدولہ کو
بھی بلایا - وہان اُسے وہم ہوا کہ شاید یہہ میری گرفتاری کا بہانہ ہے - اسلئے سر دربار
خلیفہ کو پکڑکے اندہا کردیا اور قہرمانہ کی زبان کاٹ ڈالی

## المطیع للہ ابو القاسم فضل بن جعفر المقتدر

۹۴۵ سنہ ۳۳۴ھ مین معزالدولہ نے مقتدر کے بیٹے کو خلیفہ کرکے مطیع اللہ لقب
دیا اور خود کل امورات کا بندوبست کیا اُدہر مصر اور افریقیہ سے فارغ البال
ہوکر فاطمیہ نے بڑی بڑی ترقیان کین - مگر حاکم
خراسان نے خودبخود اسکا خطبہ پڑھا - مطیع نے خوش ہوکر
۹۵۷ فرمان اور نشان بھیجا سنہ ۳۴۶ھ مین جزیرہ افریطش اہل روم
۹۶۵ سنہ نے لے لیا اور حدود کے علاقہ دبا لئے سنہ ۳۵۴ھ مین بادشاہ
روم نے حدود اسلام کے پاس قیسا دیہ تعمیر کیا کہ فوج کشی
کے وقت کام آئے -
۹۶۷ سنہ ۳۵۷ھ مین کافور اخشندی کے مرنیسے دیار مغرب مین فاطمیہ

کی دولت نے بہت قوت پکڑی چنانچہ ادہر لباس سیاہ اور خطبہ مین عباسیہ
کا نام تبدیل ہوگیا۔ بلکہ اہلبیت کے نام داخل ہوگئے۔ ساتھ اسکے انتظام مملکت اور
کاروبار تجارت وزراعت بہی ادہر خوب رونق پر آگئے۔ اُدہر اسعید عباسیہ
کا زوال ہوتا گیا۔ مطیع باللہ آخر آل بویہ کے زیر سایہ ۲۹ برس بسر کرکے
سنہ ۹۷۴ فالج مین مبتلا ہوا اور سنہ ۹۷۴ (۳۶۳) مین بیٹا جانشین ہوا۔ سنہ ۳۶۳

## الطائع للہ ابوبکر عبدالکریم (بن المطیع)

اسکے عہد مین آل بویہ کے امرا کا زور شور رہا اور آپسکے جہگڑون مین کشت وخون ہوتے
رہے۔ عضدالدولہ کے خطاب تاج الملۃ کا طرہ زیادہ ہوا۔ اکثر مگر وہ
اُنکے چند سال کے عرصہ مین بقضائے الٰہی فوت ہوگئے۔ اور انکی ترقی
پر آئی۔ اور آل عباس کی عظمت لوگون کے دلون مین بہت
کم ہوگئی۔ آخر طائع کو بہی مسند سے اوترنا پڑا۔ اور شعرا نے اسکی ہجوین کہین

سنہ ۹۹۱ آخر سنہ ۹۹۱ (۳۸۱) مین چند سال قادر باللہ خلیفہ جدید کے پاس بسر کرکے سنہ ۱۰۰۳ (۳۹۳) سنہ ۳۸۱
مین مرگیا ؁

## قَادِرُ بِاللهِ اَبُو الْعَبَّاس اَحْمَد بْنِ اِسْحَاق

سنہ ۹۹۱ع

سنہ ۳۸۱ھ مین ال بویہ کی تجویز سے مسند خلافت پر بیٹھا - مگر انتظام کی طرف سلطنت
متوجہ ہوا کہ ان لوگون کو اسقدر اختیار نہ رہا - آخر سنہ ۴۲۲ھ مین فوت ہوا ۔

سنہ ۱۰۳۱ع

## اَلْقَائِمُ بِاَمْرِ اللهِ اَبُو جَعْفَر عَبْدُ الله (ابن القادر باللہ)

سنہ ۴۲۲ھ مین تخت نشین ہوا اور اسکے عہد مین دولت دیالمہ کا خاتمہ ہوا - مگر خلفا کے
سایہ کے لئے طغرل بیگ سلجوقی کی دولت کا چتر فارس و ترکستان پر چھا یا تھا چنانچہ
ارسلان ترکی× بساسیری ایک سردار دار الخلافۃ مین بیٹھا تھا کہ تمام امرا
حکام اس سے ڈرتے تھے اور خطبون مین اسکے لئے دعائین ہوتی تھین -
خلیفہ نے اسکی نیت خراب دیکھکر ابو طالب محمد ابن میکائیل طغرل بیگ
کو لکھا - قائم بساسیری کے قبضہ مین آگیا - آخر جنگ عظیم کے بعد
بساسیری مارا گیا - اور طغرل بیگ نے تمام فسادون کا انتظام کیا -
رکن الدین کا خطاب حاصل کیا - سنہ ۴۵۴ھ مین قائم نے اپنی بیٹی اسے دی

سنہ ۱۰۶۲ع

اور اب ان فتحیاب اقبال مندون کے لئے خطاب اور القاب عطا ہونے لگے -
چنانچہ پہلے سلطان کے لقب سے الپ ارسلان کے لئے خطبہ پڑھا گیا

× ترک بن شیر کو کہتے ہیں

اسنے رُوم کی طرف بہی فتوحات عظیم حاصل کین قائمؔ کی سلطنت بغداد ہی مین قایم تہی - دیالمہ اور بساسیری سے مخلصی پاکر بہی کچہہ آزادی کا مزہ نہ آیا یہی معلوم ہوا کہ گویا مینے اپنے سرپرست کی تبدیلی کی ہے - آخر ۴۶۷ھ مین فوت ہوا

۱۰۷۴ء — ۴۶۷ھ

# اَلمُقتَدِی بِاَمرِاللهِ اَبُوالقَاسِم عَبدُاللهِ

۱۰۷۵ء — ۴۶۷ھ مین جب یہہ صاحب اقبال مسند نشین ہُوا تو شرائع حنفیہ کی تعمیل کے لئے تاکید کی مگر ان خُلفا کی خلافت فقط اتنی تہی کہ جس ملک مین کوئی صاحب اقبال پیدا ہوتا اسکو کُلاہ گلوبند - کپڑے اور خلعت وغیرہ تبرک کے طور پر بہیجدیتے اور اپنی بزرگی قایم رکہتے

جزیرہ انطاکیہ مین بہی رُوم پر فتح پائی اور یُوسف تاشفین نے مراکش سے اظہار اطاعت کرکے فرمان طلب کیا - چنانچہ مقتدی نے خلعت فرمان اور نشان اور امیر المسلمین کا خطاب بہیجا ۴۸۴ھ مین کل جزایر سسلیہ فرنگ نے لے لئے

۱۰۹۱ء — ۴۸۴ھ

ملک شاہ سلجوقی نے اپنی بیٹی کا نکاح مقتدی سے کیا تہا چنانچہ ۴۸۰ھ مین سامان بیحد وحساب کے ساتہہ روانہ کیا - اور اس دہوم دہام سے شادی ہوئی کہ تمام

۱۰۸۷ء — ۴۸۰ھ

بغداد کے لوگ حیران ہو گئی - مگر دولہا دولہن مین کچھہ ایسی ناموافقت ہوئی کہ

سنہ ۴۸۵ | دولہن اپنے باپ کے دار الملک مین آن پہنچی سنہ ۴۸۵ھ مین ملک شاہ خود آیا اور مقتدی | سنہ ۱۰۹۲

کو بہت سختی سے پیغام بہیجا کہ بغداد سے نکلو اور جہان چاہو چلے جاؤ - خلیفہ نے

کہا کہ ایک مہینے کی مہلت دو اسنے کہا ایک ساعت کی بہی نہین - غرض وزیر کی معرفت

بڑی مشکل سے ۱۰ دن کی مہلت ملی مگر اتفاق تقدیر سے اسی عرصہ مین سنہ ۱۰۹۲ کی اندر

ملک شاہ مرگیا - اور یہہ بات خلیفہ وقت کی کرامت مین شمار ہوئی

سنہ ۴۸۷ | سنہ ۴۸۷ھ مین مقتدی بہی دفعۃً مرگیا | سنہ ۱۰۹۴

## مُستظہر باللہ ابو العباس احمد (ابن مقتدی باللہ)

اب سلجوقیون کی ہاتہہ تخت خلافت تہا چنانچہ سلطان برقیارق سلجوقی کی

تجویز سے مستظہر خلیفہ ہوا - اسکی خلافت بسبب کثرت اضطراب کے عہد خلافت

سنہ ۴۸۹ | مین داخل نہین - اہل روم نے بلنسیہ (ولنشیا) لے لیا - سنہ ۴۸۹ھ مین ۵ سیارے | سنہ ۱۰۹۵

برج حوت مین جمع ہو گئے - تمام نجومیون نے حکم لگایا کہ طوفان نوح پر بہی سیارے

سرطان مین جمع ہوئے تہے - غالب ہے کہ یہہ طوفان آئے مگر انکا حکم ہوائی ہی گیا

سنہ ۴۹۰ | سنہ ۴۹۰ھ مین اہل فرنگ نے قسطنطنیہ سے آکر شام تک طوفان مچا دیا اور | سنہ ۱۰۹۶

مشہور ہوا کہ سلجوقیون کی قوت سے گھبراکر فاطمیۂ نے انہین اشارہ کیا تھا۔

سنہ ۱۰۹۹ و سنہ ۱۱۰۲ | سنہ ۱۰۹۹ ۴۹۲ مین فرنگ نے بیت المقدس لے لیا اور سنہ ۱۱۰۲ ۴۹۵ مین سُرُوج | سنہ ۴۹۲ و سنہ ۴۹۵

سنہ ۱۱۰۹ | حیفا - ارسوف - قیسارتہ وغیرہ فتح کیا - سنہ ۱۱۰۹ ۵۰۳ مین فرنگ نے کئی برس | سنہ ۵۰۳

سنہ ۱۱۱۰ | کے محاصرہ کے بعد طرابلس کو بہی لے لیا سنہ ۱۱۱۰ ۵۰۴ مین زرِ کثیر دیکر اہلِ اسلام | سنہ ۵۰۴

نے صلح چاہی مگر پہر ملتوی رہی - اسکے عہد مین عراقِ عرب کی طرف باطنیہ

سنہ ۱۱۱۸ | کا بہی کئی دفعہ غلغلہ ہوا - سنہ ۱۱۱۸ ۵۱۲ مین مُستَظہر مرگیا۔ | سنہ ۵۱۲

## مُسترشد باللہ ابومنصور فضل (ابنِ مُستظہر)

اس خلیفہ نے کچھ اور ڈہنگ نکالا یعنی آپ مہماتِ خلافت کا انتظام کیا اور بذاتِ خود فسادون کے دبانے اور لڑائیون کے سرانجام مین مصروف ہوا - اسی باعث عامہ خلایق کے دلون مین محبت پیدا کی - سرگروہ مفسدون کے اس سے بہت گھبرائے سلجوقیون کو بہی خاطر مین نہ لایا - جب اُنہون نے دباکر خطاب سلطان لینا چاہا تو اسنی صاف جواب دیا

مسعود سلجوقی سلطان ملک شاہ کے پوتے نے فدائی+ ملحدون سی سازش

سنہ ۱۱۳۴ | کرکے سنہ ۱۱۳۴ مین مرواڈالا اور نعش کو مُراغہ کے مدرسہ اتابکی مین جواتابکون کے

+ دیکھو حال ملاحدہ کا فاطمیہ اور اسماعیلیہ مین +

نام سے موسوم ہے مدفون کیا

یہہ خلیفہ نہایت فصیح و بلیغ شاعر تھا چنانچہ اسیری کے وقت بہی اسنے چند شعر کہے جو اسکی شجاعت اور استقلالِ طبیعت پر گواہی دیتے ہین۔ متحمل اسقدر تھا کہ ایکدفعہ بعض غلامان اہل دربار نے بر سر دیوان اگر اسکو برا بہلا کہا اور اسنے حسن تقریر مین ٹال دیا اسکے نمک حلال اہل خدمت نے کہا کہ اس سے زیادہ بے غیرتی اوٹہانیکی ہمین تاب نہین

شرف الدین انوشیروان اسکے وزیر نے کہا کہ مین بہہ برس سے اسی بغیرتی کی زیر سایہ وزارت کرتا رہا ہون تم ایکبات مین گہبرا گئے

یہہ وزیر اکثر علوم و فنون خصوصاً انشای عرب مین یگانہ روزگار تہا۔ چنانچہ اس فن مین ایک کتاب بہی مرتب کی اور ابو القاسم نے مقامات حریری اوسی کے نام پر تصنیف کی

## راشد باللہ ابو جعفر منصور (ابن مسترشد)

باپ کے بعد سریر خلافت پر بیٹہا۔ مگر مسترشد نے جو روپیہ دینے کا وعدہ کیا وہ سلجوقیون نے طلب کیا۔ اودہر مسعود سلجوقی نے سلجوقیون سے ملکر جمعیت بہم پہونچائی اور اپنے رعب وداب سے راشد کو دبانا چاہا اور خواستگار

اطاعت اوربیعت کا ہوا لیکن راشد کی غیرت نے گوارا نکیا اور لشکر کی تیاری

سنہ ۱۱۳۷ کا حکم دیا مسعود نے بغداد پر حملہ کیا اور اس ہنگامہ مین سنہ ۱۱۳۷ کو اندہ راشد

مقتول ہوا

## اَلمُقتَفی لِاَمرِاللہِ اَبُو عَبدُاللہِ (اِبنِ مُستَظہِر)

اگرچہ برای نام خلیفہ ہوا مگر مسعود نے ایسا ہی اختیار کردیا کہ نہ ایک پیسہ اوسکی کیسہ مین تہا نہ ایک بات کا اختیار تہا۔ کئی برس اسیطرح گزرے مگر دفعۃً زمانہ نی رنگ بدلا مسعود بہی مرگیا اور سلجوقیون مین آپسکے فسادونے ضعف پیدا کیا اودہر فاطمیہ کا آفتاب ڈہلنے لگا۔ اودہر مقتفی کا اقبال چمکا۔ وقت کو غنیمت جانکر عراقِ عرب† جو بنام نہاد الجزیرہ مابین انہار دجلہ و فرات واقع ہے اوسپر قابض ہوگیا اور خلیفہ بنا۔ سب نے اوسکی اطاعت منظور کی اور اسنے بہی اسقدر اجازت دی کہ خطبہ مین میرے نام کی بعد سلطان کا نام بہی پڑہا جاوے اور تمام امورات کا انتظام شروع کیا۔

---

† تمام ملک جو مابین دجلہ و فرات کے واقع ہین اونکو الجزیرہ کہتی ہین اور اوسکے جنوبی حصہ کو عراق عرب بولتے ہین۔ دریای کیسپین کے جنوبی جانب عراق فارس ہے۔ اصفہان و طہران و ہمدان وغیرہ بڑے بڑے شہر اوسکے متعلق سمجھے جاتے ہین ✣

اہل تاریخ کہتے ہین کہ بہادری اور شجاعت اور ظاہری مہابت مین مُعتصِم کے بعد ایسا خلیفہ کوئی نہین ہوا - اِبنِ جَوزی کہتا ہے کہ اسّے پہلے خلفا فقط نام کے خلیفہ رہگئے تھے - اسکے قدم سے گویا خلافت پھر بغداد مین آئی آخر ۵۵۵ھ مین فوت ہوا -

سنہ ۱۱۶۰ع ۵۵۵ھ

## اَلمُستَنجِد بِاللہِ اَبُوالمُظَفّر (ابن المقتفی)

جب مسند خلافت پر بیٹھا تو تمام مفسدون کو سزائین دین اور قید کردیا - اُسے مخبرون اور چغل خورون سے دلی عداوت تھی - ایک دفعہ کسی نامی مخبر کو قید کیا - اسکے دوست نے عرضی دی کہ اگر آپ اُسے رہا کردین تو ۱۰ ہزار دینار حضور مین داخل کرون - مُستَنجِد نے کہا کہ اگر ویسا مخبر تو اور لے آوے تو دس ہزار دینار مین انعام دیتا ہون

یہ خلیفہ علم انشا اور نظم ونثر مین مہارت کامل رکھتا تھا اور آلات ریاضی کا عامل تھا - امیر اَسَدُ الدّین شیرکوہ نے ۵۶۲ھ مین مِصر پر فوج کشی کی - حاکم مصر نے فرنگ سے مدد منگاکر اُسے ہٹادیا - دوسرے برس فرنگ نے آکر قاہِرہ کو گھیر لیا - حاکم مذکور کی مدد کو اَسَدُ الدّین پہونچا -

سنہ ۱۱۶۶ع ۵۶۲ھ

سنہ ۱۱۶۸ — سنہ ۵۶۴
اور کامیاب ہوکر وزیر مصر ہوا مگر سنہ ۱۱۶۸ / ۵۶۴ مین مرگیا۔ اور صلاح الدین

سنہ ۱۱۷۰ — سنہ ۵۶۶
(جسکا ذکر عنقریب آنیوالا ہے) اسکی جگہ مسندنشین ہوا۔ سنہ ۱۱۷۰ / ۵۶۶ مین مستنجد

بہی مرگیا۔

## المستضی باللہ ابو محمد حسن (ابن یوسف المستنجد)

سنہ ۱۱۷۱ — سنہ ۵۶۷
سنہ ۱۱۷۱ / ۵۶۷ مین اسکے ضیاہی اقبال سے صلاح الدین کی بدولت فاطمیہ کا چراغ اقبال گل ہوگیا اور تمام بلاد مصر یہین اسی کے نام کے خطبے پڑہے گئے۔ وجہ اسکی یہہ ہوئی کہ ملک مصر جسمین کئی سو برس سے فاطمی خاندان اس دہوم دہام سے حکومت کر گزرا اور شہر قاہرہ جسکی بنیاد انکے قدم سے قایم ہوئی اسمین ایک بیگانے آدمی کا اگر جم جانا کچہہ آسان بات نہین تہی اسلئے صلاح الدین نے مصلحت اسمین دیکہی کہ نام خلفا کے زور سے یہان پنجے جمائے۔ چنانچہ یہی منصوبہ اسکا ٹہیک بیٹہا۔ کہ خلیفہ کے نام اور اسکے ہمت واہتمام سے کام نبگیا۔

سنہ ۱۱۷۹ — سنہ ۵۷۵
سنہ ۱۱۷۹ / ۵۷۵ مین مستضی باللہ کا خانہ حیات تاریک ہوا

## الناصر لدین احمد (ابو العباس ابن المستضی)

یہہ خلیفہ ساتہہ حسن تدبیر اور شجاعت کے بڑا صاحب اقبال تہا۔ تمام مخالفونکا

استیصال کردیا جسنے سراوٹھایا اُسے گرایا - خلفا کی دینی کرامتون کی گویا اُسنے
ہوا باندہ دی - رعایا مین چہوٹے سے لیکر بڑے تک سب کا حال اُسے معلوم
رہتا تھا - یہانتک کہ لوگ کہتے تہے اسے علم غیب ہے - یا جنات کی امداد ہے -
ملک ملک مین اسکے جاسوس موجود تہے - اور ڈہنگ اُسے ایسے یاد تہے کہ مخالف
بادشاہون کو ملادیتا تہا اور وہ نہ سمجہتے تہے - موافق سلطنتون کو لڑادیتا تھا اور
لوگ نہ جانتے تہے - خوارزم شاہ کا ایلچی جب آیا اور سر بمہر مراسلہ پیش کیا
تو اُسنے بے کہولے سب مطالب کے جواب دیئے - ایک معاملہ ایلچی مازندران کے
ساتہہ گزرا کہ اسکو بہی یہی یقین ہوگیا - ترکستان کی رعایانے دوردراز کی مسافت
سمجہکر بغاوت کی اور وہ بغاوت فقط اسکی باتون سے فرد ہوگئی - جب صدر جہان
فاضل جلیل سمرقند سے روانہ ہوئے تو انکے ساتہہ بہت سے فقیہ بہی چلے
ایک کے پاس نہایت گران بہا گہوڑا تہا لوگون نے کہا کہ اسے نہ لیجاؤ خلیفہ لے لیگا
اسنے کہا کہ مجہسے کوئی نہین لے سکتا - خلیفہ کو خبر لگی - اسیوقت اشارہ کیا - عیارون
نے راستہ مین سے گہوڑا اوڑالیا - جب وہ علما بغداد مین آئے اور ملازمت
کے وقت انعام اور خلعت واکرام ہوئے تو اس فقیہ کو خلعت کے ساتہہ وہی گہوڑا اُسنے دیا

فقیہ مذکور رونے لگا اور بیہوش ہوکر گر پڑا - ایسی ایسی باتون سے لوگون کے دلون پر
اسکی ہیبت اسقدر چھائی ہوئی تھی کہ اہل ہند اور مصر اس سے اتنا ہی ڈرتے تھے
جتنا اہل بغداد - اندلس اور اندلس کے بڑے بڑے شہرون سے لیکر سرحد چین
تک اسکے نام کا خطبہ پڑہا گیا - باوجود اسکے خوش خلق اور ظریف تھا - اسکے
احکام اور تحریرون کے لطیفے لوگونمین ضرب المثل تھے - مگر نتیجہ ان خبرداریون کا
یہہ ہوگیا کہ اسکے مختلف اور پریشان احکامون سے لوگ ڈر ڈر کر جلاوطن ہوگئے
اور اسے ظالم سمجھنے لگے - مذہب امامیہ کی طرف مایل تھا - یہانتک کہ اسکے سامنے
ابن جوزی سے سوال ہوا کہ پیغمبر صاحب کے بعد افضل کون تھا - ناصر کی ہیبت
کے مارے بجز اسکے کچھہ نہ کہہ سکا کہ مَن کَانَ بِنتُہ فِی بَیتِہٖ +

سنہ ۵۸۲ — سنہ ۱۱۸۶ — ۱۱۸۶ / ۵۸۲ مین نجومیون نے حکم لگایا کہ حضرت نوح کے وقت مین ۶ سیارے برج
سرطان مین جمع آئے تھے تو طوفان آب آیا تھا - اس سال ۶ سیارے میزان
مین آئے ہین کہ برج بادی ہے - ابکی دفعہ کرہ خاک برباد ہوجائیگا - لوگون نے
ڈر کے مارے زمین مین غار اور تہخانے بنا لئے اور کئی کئی ہفتہ کی خوراک رکھہ لی
مگر جس رات کا وعدہ تھا اُس رات ہوا سے چراغ تک بھی کسیکا گل نہوا -

+ اس فقرہ کے دو معنے ہوسکتے ہین ایک یہہ کہ جسکے گھر مین اسکی بیٹی ہو - دوسرے یہہ کہ جسکے اُسکے گھر مین ہو - بیٹی

سنہ ۱۱۸۷ء سنہ ۵۸۳ھ مین صلاح الدین نے بہت سے بلاد شام فرنگ سے واپس لیئے اور منجملہ

انکے مقدس جو ۹۰ برس سے انکے قبضہ مین تہا وہ بہی لے لیا

سنہ ۱۱۹۳ء سنہ ۵۸۹ھ مین صلاح الدین سلطان مصر مر گیا اور بیٹا اوسکا تخت نشین ہوا۔

اسی سنہ مین سلطان طغرل بیگ کے مرنے سے دولت سلجوقی کا بہی خاتمہ ہوا

سنہ ۱۲۰۴ء سنہ ۶۰۱ھ مین اہل فرنگ نے قسطنطنیہ پر قابض ہوکر اہل روم کو نکال دیا ۵۷

سنہ ۱۲۶۱ء سال سے اس ملک مین سلطنت کرتے تہے اور بعد اسکے سنہ ۶۶۰ھ تک

انکے پاس رہی

سنہ ۱۱۹۹ء / ۱۲۱۸ء سنہ ۶۰۶ھ مین تتار کا فساد شروع ہوا سنہ ۶۱۵ھ مین فرنگ نے پہر حملے کئے

اور دمیاط اور اسکی نواحی کے بہت سے شہر نیل کے کنارہ کے لے لئے

جس سے سلطنت اسلامیہ اسطرف ضعیف ہوگئی سلطان کامل بادشاہ مصر

نے جمع ہوکر انکے روکنے کے لئے منصورہ شہر آباد کیا اور فصیل قایم کرکے

چہاونی ڈالی۔ دوسرے سال دمیاط پہر واپس لے لیا سنہ ۶۱۶ھ مین قاہرہ مصر

مین ایک مدرسہ مسمی بہ دار الحدیث قایم ہوکر درس بٹھلائے گئے

سنہ ۱۲۲۴ء مامون کے عہد سے کعبہ پر سفید دیبا کی پوشش ہوتی تہی سنہ ۶۲۱ھ مین ناصر

نے دیبای سبز کا غلاف چڑہا کر سیاہ کیا چنانچہ ابتک وہی رسم جاری ہے۔

محمد خوارزم شاہ۔ ناصر کی سختیون سے بگڑا اور خوارزم سے
۳ لاکھہ سوار خنجر گذار لیکر چلا۔ مطلب اسکا یہہ تہا کہ سلجوقیون کی طرح مین
بہی خلافت پر قابض ہو جاؤن۔ ناصر نے شیخ شہاب الدین سہروردی
کو بطور ایلچی کے فہمایش کے لئے بہیجا وہ ہمدان مین آکر شامل لشکر ہوئے اور
اُس بادشاہ جلیل الشان کی بارگاہ تک بڑی مشکل سے بار پائی۔ دیکہا تو سادے
کپڑے پہنے بیٹہا تہا مگر شیخ کو نہ جواب سلام دیا نہ بیٹہنے کی اجازت دی۔
شیخ نے کہڑے کہڑے ایک خطبہ ادا کیا اور آل عباس کے فضایل مین بہت سی
حدیثین پڑہین اور ناصر کے بہی بہت سے اوصاف بیان کئے۔ خوارزم شاہ نے
کہا کہ ناصر ان صفات سے بالکل عاری ہے بغداد مین پہونچکر ایسے صاحب اوصاف
کو خلیفہ کیا جائیگا۔ شیخ وہان سے ناکام پہرے مگر راہ مین خوارزم شاہ
کے لشکر نے برف سے اسقدر نقصان اوٹہایا کہ سوا الٹا پہرنے کے کچہہ نہ بن آیا
دوسرے سال خود چنگیز خان کی بلا مین گرفتار ہو گیا۔ غرض اسی طرح ۴۷ برس
زور طالع سے خلافت کا نقارہ بجا کر سنہ ۱۲۲۵ / ۶۲۲ھ مین ناصر فوت ہوا

سنہ ۱۲۲۵ — سنہ ۶۲۲

## ظاہر بامر اللہ ابو نصر محمد (ابن ناصر لدین اللہ)

۵۲ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا - کسی عالم نے اسکی عمر پر اشارہ کرکے کہا
کہ الا تنفسح یعنے تم نہ پہیلوگے - ہنسکر بولا کہ گز نگذر گیا - اسنے کہا خدا عمر مین
برکت دے - جواب دیا کہ عصر کے بعد دکان جوکہولے وہ کیا کمائیگا - مگر منصف
اور خدا ترس ایسا تہا کہ عمر ابن عبد العزیز کے بعد پہر کوئی خلیفہ ایسا نہین ہوا
لاکہون روپے نقد و جنس اور املاک حقدارون کو واپس کر دیئے - اکثر کہا کرتا تہا کہ
عصر کے بعد دکان کہولی ہے کچہ نیک کمائی کرنے دو - ہزارون خط لفافہ بند
اسکے حجرہ مین پڑے تہے - کسینے پوچہا کہ انہین کیون نہین کہولتے کہا کہ کیا
دیکہون چغل خوریان ہونگی - ایکدن خزانہ مین گیا - داروغہ نے کہا کہ
تمہارے بزرگون کے وقت مین یہہ خزانے بہرتے تہے - جواب دیا کہ خزانے
خالی کرنے کے لئے ہین بہرنے کے لئے نہین - جمع کرنا سوداگرونکا کام ہے
آخر سنہ ۱۲۲۶ ۶۲۳ مین فوت ہوا -

## مستنصر باللہ ابو جعفر منصور (ابن ظاہر بامر اللہ)

یہہ خلیفہ اپنے باپ کا خلف الرشید تہا - اوصاف نیک کے علاوہ یہہ کارنامہ اسکا

جریدہ عالم مین یادگار ہے کہ ایک مدرسہ عظیم الشان بناکر مستنصریہ اسکا
نام رکھا جسکا خرچ سالانہ ۳۳ سیر سونا تہا جسکے ۰۰۲۶۲۹۴۴ روپئے ہوئے -
(۱۲۲۷) سنہ ۶۲۵ھ مین تعمیر شروع ہوئی - اور سنہ ۶۳۱ھ (۱۲۳۵) مین تمام ہوئی ۱۶۰ بوجہہ کتب نفیسہ
کے خاص خلیفہ کی طرف سے آئے - ۲۴۸ فقیہ مذاہب اربعہ کے داخل ہوئے - اور
۴ مدرس ایک شیخ حدیث - ایک شیخ نحو - ایک شیخ طب - ایک شیخ فرائض تہا
ایک باورچی خانہ بھی مدرسہ کے ساتھ تہا کہ ہر قسم کا کہانا اور مٹھائیان اور میوے
مدرسین اور طلبا کو ملتے تھے اور بہت سی زمین اور املاک اسکے اخراجات کے لیے
وقف تھی - متولی اسکا مؤیّد الدّین ابو طالب علقمی تھا
سنہ ۶۳۲ھ تک دراہم یعنی چاندی کا سکہ نہ تہا - دینار سے کم اگر کسیکو دینا ہوتا تھا
تو چھوٹے چھوٹے تبرے لیتے دیتے تھے مستنصر نے درہمون پر سکہ لگایا
چنانچہ تمام صرافون اور سوداگرون اور چودہریون کو جمع کرکے بٹھایا اول ایک
خطبہ پڑہا گیا اور بعد اسکے دعای خیر کرکے حکم عام جاری کردیا - ایک دن
مستنصر خزانہ مین گیا اور اشرفیون کے حوض پر کھڑا ہوا - ایک شخص مصاحبون
مین سے متبسم ہوا اسنے سبب پوچھا عرض کی کہ آپکے دادا کے وقت

مین ایکدفعہ آیا تھا تو اسکو بھرا ہوا پایا تھا بعد اسکے آنکی باپکی وقت مین دو بالشت خالی دیکھا - اب دیکھتا ہون کہ خالی ہوا چلا جاتا ہے - مُسْتَنْصِرْ نے کہا کہ خدا مجھے اتنی مہلت دیگا کہ بالکل صاف کردون؟

ایکدن کوٹھے پر کھڑا تھا دیکھا کہ لوگون کے کوٹھون پر کپڑے پھیلے ہوئے ہین سبب پوچھا تو عرض کی کہ کل عید ہے لوگون نے کپڑے دھو دھو کر سکھائے ہین افسوس کرکے کہا کہ اہل بغداد اب ایسے مفلس ہوگئے کہ نئے کپڑے بھی انکے پاس نہین ہے اوسیوقت سونے کے غلے بنوائے اور حکم دیا کہ غلیل مین رکھہ رکھہ کر لوگون کے گھرون مین پھینکو تاکہ انکے ہاتھہ کھلین - ساتھہ اسکے ایسا بڑا بہادر تھا کہ جیسی فوج اسنے بہم پہونچائی تھی ایسی سوائے ایکدو خلیفون کے اور کسیکو نصیب نہین ہوئی تھی چنانچہ جب تاتارکے لشکر نے ادھر کا رخ کیا تو یہہ بمقابلہ پیش آیا اور شکست فاش دی اسکا مقولہ تھا کہ اگر اجل نے مہلت دی تو خود جیحون اترکر انہین درست کرونگا - آخر

۱۲۴۲ سنہ ۱۲۴۲ / ۶۴۰ھ مین تیر اجل کا نشانہ ہوا

## مُسْتَعْصِمْ بِاللہِ اَبُو اَحْمَد عَبْدُ اللہ (ابن مستنصر باللہ)

خلافت اور خلافت کی شان و شوکت کا اسپر خاتمہ ہوا ۴ سو غلام زرین کمر اسکے

سامنے دست بستہ حاضر رہتے تھے - اور ۲۴ ہزار سوار اسکے باورچی خانہ سے کہانا کہاتا تھا - ایک پتھر حجر اسود کے رنگ کا دار الخلافت کے آستانہ پر رکھا رہتا تھا جسکو لوگ چومتے چاٹتے تھے اور نشستگاہ کے حجروں مین سے ایک اطلس سیاہ کی آستین لٹکتی تھی کہ غلاف کعبہ کی طرح اسے آنکھون سے لگاتے تھے اگرچہ نمایش کے سب سامان بنے ہوئے تھے مگر اندر کچھہ نہ تھا - کیونکہ حقیقت مین ارکین دربار نے فقط اسکی شہزادہ مزاجی اور سادہ لوحی کے سبب سے اسے خلیفہ کیا تھا کہ یہہ اپنے خیالون مین مبتلا رہے ہم جو چاہینگے سو کرینگے - مُؤَیَّدُ الدِّیْن عَلْقَمِی اسکا وزیر اختیار کل رکھتا تھا اور جو چاہتا تھا سو کرتا تھا کئی ایک باتون پر ناراض ہوا اور ہلاکو خان چنگیز خان کے پوتے کو اشارہ کیا جسنے اگرنہ فقط بغداد کو برباد کیا بلکہ خاندان عباسیہ کا بالکل استیصال کردیا - اسکے عہد مین ۱۲۴۹ سنہ ۶۴۷ سنہ ۱۲۴۹ سنہ ۶۴۷ مین اہل فرنگ نے پھر دمیاط فتح کرلیا - مگر ۱۲۵۴ سنہ ۶۵۲ سنہ ۱۲۵۴ سنہ ۶۵۲ مین عزّ الدّین[†] ملقب

[†] عزالدین مملوک ملک صالح کے غلامون مین منسلک تہا جب کہ ۱۲۵۴ سنہ مین لشکر مملوک نے فساد کرکے ملک معظم غیاث الدین آخری شاہزادہ خاندان ایوبی کو قتل کیا تو اوسکی جگہ یہہ تخت نشین ہوا اور معز کا خطاب اسنے حاصل کیا - اسی کثرت ازدواج کا زیادہ شوق تہا دوسری شادی کا ارادہ کیا - ۱۲۵۷ سنہ ۶۵۵ مین پہلے بیوی نے رشک سے مروا ڈالا

بہ مُعِزّ مصر کا حاکم ہوا اور دمیاط کو دوبارہ حاصل کیا

## ترکتاز اہل تتار کی بغداد پر

مُستعصِم کی باپ کی نگاہ ہمیشہ تتار پر تہی اگرچہ اسنے فوج کو بہی بہت بڑہایا تہا اور لشکر کو قوت بخشی تہی مگر اہل تتار سے صلح مصلحت آمیز کے رستہ چلتا تہا مُستعصِم سادہ مزاج کے وزیر بے تدبیر نے فوج کو کم کیا اور ایسی طرح ڈالی کہ کوئی خبر خلیفہ تک نہ آنے دیتا تہا اور ارکان دربار کو کہتا تہا کہ وحشت ناک خبرین سنا کر خلیفہ کو پریشان خاطر نکرو - غرض ۶۵۶ھ میں خوارزم شاہ کو خوار اور تمام خراسان و ایران کو ویران کرکے لوٹتے کوٹتے مانتے دہاڑتے بغداد تک آئے چنانچہ فوج خلافت نے شکست کہائی اور عین یوم عاشورا کو شہر کا محاصرہ ہوگیا - وزیر بدتدبیر نے مُستعصِم سے کہا کہ آپ کچہہ فکر نکرین مینے صلح کا بندوبست کرلیا ہے ہلاکو خان آپکی خدمتگزاری کو اپنا فخر سمجہتا ہے اب مصلحت یہہ ٹہیری ہے کہ خلیفہ اپنے فرزند سے اُسکی بیٹی کی شادی کرلے - سلطنت اور خلافت گہر کی گہر مین رہیگی اور شاہان تتار سلاطین سلجوقیہ کی طرح خدمتگزار رہینگے - غرض کہ رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہونچی کہ مُستعصِم کو

سنہ ۱۲۵۸

ارکانِ دولت اور بزرگانِ آلِ عباس کے سمیت ہلاکو کے لشکر مین لیگیا اول
الگ خیمہ مین اُتارا - پہر علما اور فقہا کو مجلس عقد کے شمول کے بہانہ سے وہان طلب
کیا - یہہ لوگ جوق جوق جاتے تہے اور قتل ہوتے تہے - بعد اسکے یلبازنکہ
لشکر بَغْدَاد مین داخل ہوا - دَارُالسَّلَامِ بَغْدَاد جسکا دروازہ صدہا سال
تک بوسہ گاہ خلایق رہا وہان زبان شمشیر کے سوا کسی زبان آور کو دم مارنے
کی جگہہ باقی نرہی - ترکون نے سب قتر جلادئے - کتب خانے اسقدر دریا برد
کئے کہ دجلہ کالا پانی ہوگیا - مُسْتَعْصِمْ پہلے ہی گہلا گہونٹ کر مارا گیا تہا
اور لاش اسکی تشہیر ہوئی تہی - اس شہادت سے زیادہ کون شاہد حال ہوگا
سلطنت کی شانُ شوکت تو درکنار عظمت خلافت بہی خاک مین ملگئی -
اس عالم مین کیا معلوم ہو کہ ۴۰ دن کے قتل عام مین کشتگان بیگناہ کا شمار
کیا ہوا ہوگا -

غرض تختِ خلافت اور دارالخلافہ کو برباد کر کے تتار نے مِصر کا رخ کیا وہان
مَنْصُور علی ابن المعز المملوک خوردسال صرف ایک نام کا بادشاہ تہا
اور امیر سَیْفُ الدّین قطز معزی اسکے باپ کا غلام اتابک+ کے طور پر

+ اتابک اتالیق اور سرپرست کو کہتے ہین - کیونکہ ترکی اتا بمعنی باپ اور بک بمعنی صاحب ہے ؎

حکومت کرتا تھا سب نے ملک قطز مذکور کو بادشاہ مستقل ٹھیرایا اور مظفّر کا خطاب دیا۔ لشکر سب طرف سے مقابلہ کے لئے جمع ہوا

سنہ ۱۲۵۹ (۶۵۸) مین تاتاری فرات اوتر کر حلب کو قتل کرتے ہوئے دمشق پہونچے اور شام کا ارادہ کیا کہ لشکر مملوک* بھی آ پہونچا اور اس گھمسان کی لڑائی ہوئی کہ ترکان تاتاری کو بھاگنے کے سوا آگا پیچھا نہ سوجھا۔ بے تعداد مارے گئے اور بے انتہا لوٹ چھوڑ گئے۔ آخر الامر مظفّر اپنے نام کی برکت سے مصر پر مظفر ہوا

سنہ ۱۲۵۹ ۔ سنہ ۶۵۸

---

* سنہ ۱۲۱۵ مین سیف الدین کے پوتے ملک صالح نے لشکر مملوک کو غلامان زرخریدسی بنایا چنانچہ جب ایشیا مین چنگیز خان کی لڑائیون سے بازار بردہ فروشی کا خوب گرم ہوا تو صلاح الدین یوسف کردی نے بھی کئی ہزار غلام کوڑیون کے مول خریدکئے۔ خصوصًا چرکس کے گورے گورے نوجوان کوہ کاکس کے رہنے والے اوسکو بہت ہی پسند آئے چنانچہ اونمین سے ۱۲ ہزار کو فوج مین بھرتی کرکے مملوک کے نام سے نامزد کیا۔ اور یہہ صلاح الدین حقیقی بھائی سیف الدین اور بانی مبانی خاندان سلاطین ایوبی کا تھا جسکا خاندان فاطمیہ کے بعد مصر پر بھی تسلط ہوا +

سنہ ۱۲۶۱ / ۶۶۰ | سنہ ۶۶۰ | ۱۲۶۱

سنہ ۱۲۶۱ ۶۶۰ مین بعض اُمراے مخالف کی سازش سے تیر کے زخم سے
مارا گیا اور اوسکی جگہ بَیبَرس مَملُوك بانی مبانی خاندان
بہاریہ جو لشکر مصر مین سردار تہا تخت نشین ہوا اور لقب
مَلِكِ ظَاهِر کا اختیار کیا
اسکا زمانہ خلیفہ سے خالي تہا مگر اَحمَد ابن الظّاهِر جو اس
ہل چل مین بھاگا ہوا تھا کہین سے آ پہونچا - جون ہی کہ
مُلِكِ ظَاهِر بَیبَرس کو خبر ہوئی تو ارکان دولت کے ساتھہ
آپ اوسکی خدمت مین پہونچا - چنانچہ علما کے سامنے خاندان
کی تحقیق ہوئی اور خلیفہ ہو کر مُستَنصِر کا لقب ملا - بعد اسکے
اسے مِصر مین لائے اور سب لوازمات خلفا لوکر چاکر رکھکر
ایک بزرگ زادہ یا پیرزادہ کی طرح مسند پر بٹھایا مگر چھہ مہینے
کے بعد تتار پھر پلٹی اور قتل عظیم واقع ہوا - اس طوفان
بے تمیزی مین مُستَنصِر تو ایسا غائب ہوا کہ پتا بھی نہ لگا
مگر حَاکِم بِاَمرِاللہِ جو مُستَنصِر مذکور کے سامنے اپنا

چراغ نہ جلا سکا تھا اب اسکی شمع امید روشن ہوئی -

سنہ ۹۲۳ اسی کی نسل سے سنہ ۱۵۱۷ / ۹۲۳ تک مملوک چرکسی کے خاندان کے سنہ ۱۵۱۷

زیر دامن ۱۵ پشت تک براے نام خلیفہ کہلاتے رہے - یہانتک

کہ مُتَوَکِّل نامے خلیفہ کو سُلطان سلیم عُثمانی اپنے ساتھ

اِستنبول مین لے آیا اور چند روز کے بعد پھر مِصر جانے

سنہ ۹۴۵ کی اجازت دی مُتَوَکِّل مذکور بھی سنہ ۱۵۳۸ / ۹۴۵ مین فوت ہوا - سنہ ۱۵۳۸

اور خلفاے عباسیہ کے ساتھ خلافت کا نام ونشان نیست و

نابود ہوگیا ؛

تمت

* سنہ ۱۳۸۲ امین دولت الملوک چرکسی نے خاندان بحاریہ کو نیست ونابود کرکے خاندان مملوک چرکسیہ کو بنایا اوسکی حکومت اور شان وشوکت سنہ ۱۵۱۷ء تک مصر مین قایم رہے بعد ازان سلطان روم عثمانیہ نے مصر پر فوج کشی کرکے لشکر مملوک کو شکست دے قاہرہ فتح کیا اور اُتمان بے کو جو آخری سردار خاندان چرکسیہ تھا قاہرہ مین پہانسے

دیا - جو فتوحات ایشیا مین خاندان بہاریہ نے حاصل کی تہین سب سلطان سلیم عثمانیہ کے قبضۂ اقتدار مین آگیئن

سرداران ولشکر مملوک سے عہد وپیمان کرکے انتظام مصر کا ہم بنئیون کے اختیار مین دیا اور اونکو بدستور اپنے اپنے رتبہ پر بحال رکہا اور یہہ تجویز ہوا کہ ایک پاشا سلطان کی طرف سے باب علیہ سے مقرر ہوکر قاہرہ مین رہے اور بنیؤن کی طرف سے شیخ البلاد بمنزلہ سفیر کے سمجہا جاوے - جب کبہی کوئی مفسدہ یا ہنگامہ برپا ہو تو ہر ایک گفتگو اسی کی وساطت سے بارگاہ سلطانی مین ہوا کرے

۱۷۹۸ء مین بوناپارٹ نپولین اول فرانسیس نے بیشمار فوج مملوک کو قتل کیا - اسکے بعد ۱۸۱۱ء مین میر محمد علے پاشاے مصر نے بنیون کو جلسہ کے بہانہ بلوا کر مروا ڈالا اور اکثر نام ونشان فوج مملوک کا صفحۂ دنیا سے محو کردیا ✚

## فہرست سلسلہ وار اُن خلفا کی جو بعد وفات حضرت محمد مصطفےٰ کے سنہ ۱۱ ہجری سنہ ۶۳۲ عیسوی سے خلافت کرتے رہے

| نمبر شمار | اسامے خلفا | سنہ ہجری | سنہ عیسوی |
|---|---|---|---|
| ۱ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ | سنہ ۱۱ | سنہ ۶۳۲ |
| ۲ | حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ | ۱۳ | ۶۳۴ |
| ۳ | حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ | ۲۳ | ۶۴۴ |
| ۴ | حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ | ۳۵ | ۶۵۶ |
| ۵ | حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہ | ۴۰ | ۶۶۱ |

## خاندان امیہ جنکی حکومت دمشق میں قایم رہی

| نمبر شمار | اسامے خلفا | سنہ ہجری | سنہ عیسوی |
|---|---|---|---|
| ۱ | امیر معاویہ اول | ۴۱ | ۶۶۱ و ۶۶۲ |
| ۲ | یزید ابن معاویہ | ۶۰ | ۶۷۹ و ۶۸۰ |
| ۳ | معاویہ دوم ابن یزید | ۶۴ | ۶۸۳ و ۶۸۴ |
| ۴ | عبداللہ ابن زبیر | ۶۴ | ۶۸۴ |
| ۵ | مروان ابن حکم | ۶۴ | ۶۸۴ |
| ۶ | عبد الملک ابن مروان | ۶۵ | ۶۸۴ و ۶۸۵ |
| ۷ | ولید ابن عبد الملک | ۸۶ | ۷۰۵ |
| ۸ | سلیمان ابن عبد الملک | ۹۶ | ۷۱۴ و ۷۱۵ |
| ۹ | عمر ابن عبد العزیز | ۹۹ | ۷۱۷ و ۷۱۸ |
| ۱۰ | یزید دوم ابن عبد الملک | ۱۰۱ | ۷۱۹ و ۷۲۰ |

| نمبر شمار | اسمائے خلفا | سنہ ہجری | سنہ عیسوی |
|---|---|---|---|
| ۱۱ | ہشام ابن عبد الملک | ۱۰۵ | ۷۲۳ و ۷۲۴ |
| ۱۲ | ولید دوم ابن یزید ابن عبد الملک | ۱۲۵ | ۷۴۲ و ۷۴۳ |
| ۱۳ | یزید ناقص ابن ولید | ۱۲۶ | ۷۴۳ و ۷۴۴ |
| ۱۴ | ابراہیم ابن ولید | ۱۲۶ | ۷۴۴ |
| ۱۵ | مروان حمار بن محمد جو تخت سے اوتار اگیا اور قتل ہوا | ۱۲۷ | ۷۴۴ و ۷۴۵ |
| | **خاندان عباسیہ جنکا دار الخلافہ بغداد تھا** | | |
| ۱ | ابو العباس سفاح | ۱۳۲ | ۷۴۹ و ۷۵۰ |
| ۲ | منصور دوانیقی | ۱۳۶ | ۷۵۲ و ۷۵۴ |
| ۳ | المہدی ابن المنصور | ۱۵۸ | ۷۷۴ و ۷۷۵ |
| ۴ | الہادی ابن المہدی | ۱۶۹ | ۷۸۵ و ۷۸۶ |
| ۵ | ہارون الرشید ابن المہدی | ۱۷۰ | ۷۸۶ و ۷۸۷ |
| ۶ | امین ابن الرشید | ۱۹۳ | ۸۰۹ و ۸۱۰ |
| ۷ | مامون ابن الرشید | ۱۹۸ | ۸۱۳ و ۸۱۴ |
| ۸ | ابراہیم ابن المہدی | ۲۰۲ و ۲۰۳ | ۸۱۷ و ۸۱۸ |
| ۹ | المعتصم باللہ ابن الرشید | ۲۱۸ | ۸۳۳ و ۸۳۴ |
| ۱۰ | الواثق باللہ ابن المعتصم | ۲۲۷ | ۸۴۱ و ۸۴۲ |
| ۱۱ | المتوکل علی اللہ ابن المعتصم | ۲۳۲ | ۸۴۶ و ۸۴۷ |
| ۱۲ | المستنصر باللہ ابن المتوکل | ۲۴۷ | ۸۶۱ و ۸۶۲ |
| ۱۳ | المستعین باللہ ابن محمد ابن معتصم | ۲۴۸ | ۸۶۲ و ۸۶۳ |
| ۱۴ | المعتز باللہ ابن متوکل | ۲۵۲ | ۸۶۶ و ۸۶۷ |

| نمبر شمار | اسماے خلفا | سنہ ہجری | سنہ عیسوی |
|---|---|---|---|
| ۱۵ | المہتدی باللہ ابن واثق | ۲۵۵ | ۸۶۸ و ۸۶۹ |
| ۱۶ | المعتمد علی اللہ ابن متوکل | ۲۵۶ | ۸۶۹ و ۸۷۰ |
| | موفق باللہ ابن المتوکل | ۲۵۸ تا ۲۷۸ | ۸۷۱ تا ۸۹۱ |
| ۱۷ | المعتضد باللہ ابن موفق | ۲۷۹ | ۸۹۲ و ۸۹۳ |
| ۱۸ | المکتفی باللہ ابن معتضد | ۲۸۹ | ۹۰۱ و ۹۰۲ |
| ۱۹ | المقتدر باللہ ابن معتضد | ۲۹۵ | ۹۰۷ و ۹۰۸ |
| ۲۰ | القاہر باللہ ابن معتضد | ۳۲۰ | ۹۳۲ |
| ۲۱ | الراضی باللہ ابن مقتدر | ۳۲۲ | ۹۳۳ و ۹۳۴ |
| ۲۲ | المتقی باللہ ابن مقتدر | ۳۲۹ | ۹۴۰ و ۹۴۱ |
| ۲۳ | المستکفی باللہ ابن متقی | ۳۳۳ | ۹۴۴ و ۹۴۵ |
| ۲۴ | المطیع للہ ابن مقتدر | ۳۳۴ | ۹۴۵ و ۹۴۶ |
| ۲۵ | الطایع للہ ابن مطیع | ۳۶۳ | ۹۷۳ و ۹۷۴ |
| ۲۶ | القادر باللہ اسحاق ابن مقتدر | ۳۸۱ | ۹۹۱ و ۹۹۲ |
| ۲۷ | القایم بامر اللہ ابو جعفر عبد اللہ ابن قادر | ۴۲۲ | ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ |
| ۲۸ | المقتدی باللہ ابو القاسم عبد اللہ ابن محمد ابن قایم بامر اللہ | ۴۶۷ | ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵ |
| ۲۹ | المستظہر باللہ ابن مقتدی | ۴۸۷ | ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵ |
| ۳۰ | المسترشد باللہ ابن مستظہر | ۵۱۲ | ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ |
| ۳۱ | الراشد باللہ ابن مسترشد | ۵۲۹ | ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ |
| ۳۲ | المقتفی بامر اللہ ابن مستظہر | ۵۳۰ | ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ |

| ۳۳ | المستنجد باللہ ابن مقتفی | ۵۵۵ | ۱۱۶۰ |
|---|---|---|---|
| ۳۴ | المستضئ بامراللہ ابن مستنجد | ۵۶۶ | ۱۱۷۰و۱۱۷۱ |
| ۳۵ | الناصر لدین اللہ ابن مستنجد | ۵۷۵ | ۱۱۷۹و۱۱۸۰ |
| ۳۶ | الظاہر بامراللہ محمد بن ناصر | ۶۲۲ | ۱۲۲۵ |
| ۳۷ | المستنصر باللہ ابو جعفر ابن ظاہر | ۶۲۳ | ۱۲۲۶ |
| ۳۸ | المستعصم باللہ ابو احمد عبد اللہ | ۶۴۰ | ۱۲۴۲و۱۲۴۳ |

سنہ ۱۲۵۸ عیسوی یا سنہ ۶۵۶ ہجری مین ہلاکو خان مغل چنگیز خان کے پوتے نے بغداد کا محاصرہ کرکے اوسکو فتح کیا اور مستعصم کو قتل کیا

## تبصرہ

سال ہجری پندرہوین یا سولہوین تاریخ ماہ جولائی سنہ ۶۲۲ع سے شروع ہوتا ہے اور شمار اسکا چاند کی حرکتون پر مقرر ہے اور سال عیسوی کا حساب سورج کی حرکتون پر منحصر ہے۔ اگر سنہ ہجری سے سنہ عیسوی معلوم کرنا چاہو تو طریق اوسکا یہہ ہے کہ سنہ ہجری مین سے فیصدی ۳ عدد منہا کرکے باقیماندہ کو ۶۲۱٫۵ مین جمع کرو۔ یا سنہ ہجری کو ٫۹۷ مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو ۶۲۱٫۵ مین ملاؤ۔ ان دونون صورتون مین جو حاصل جمع آوے وہ سنہ عیسوی مقصود ہوگا۔

writes, thoroughly. Indeed, whenever words represent *thoughts,* as may be said to be the case with *Literature,* it is necessary to examine the associations with which either the one or the other are connected, and, if no exact equivalent can be found in the foreign language, then the translator should himself *narrate* these associations and, as it were, build up their history, in his version—his test being a satisfactory answer to the question: "would a native, acquainted with the subject and desirous of teaching it in the most simple manner to those natives to whom it was quite new, express himself in this way?" Unless this is the adapter's practice, he will teach *sounds* but not *ideas.* Of course, in *scientific* terminology, whose words represent *facts* or *things,* it is practically immaterial by what combination of sounds the fact or thing is made known. Still, without some imagination and power of assimilation, no one, however great his purely linguistic attainments, can hope to write either "science" or "literature" for the Native of India, so as to be really understood.

In conclusion, I venture to express a hope that this treatise may also prove of some use to those European Students of the History and Literature of Muhammadanism, who may be acquainted with Urdu. As far as I know, no brief summary of these subjects has as yet been written in any Language. I also trust that this small work will commend itself to those aspirants for "honors" in Urdu who may require a reading-book in that Language, in addition to those already prescribed.

---

lation are sufficiently great, even in the case of translation from one European language to another, to render it doubtful whether Shakespeare can be adequately translated into French, Béranger into English, or Dickens into Italian. In the case of Oriental languages, the difficulties are increased to such an extent as almost to justify the assertion that most European books cannot be translated at all into them —but that they have to be *re-written*. Even in the translation of the New Testament, whose language and spirit is so very "Eastern," into such Oriental Languages as Arabic, Turkish and Urdu, the full meaning of the original (or *our* interpretation of it or the association which has grown up with it) is rarely rendered. As an instance, I would refer to the 24th Chapter of the Gospel of St. Matthew, in the Turkish version of Turabi, which, I believe, contains 108 mistakes against grammar and sense.

In Urdu we do not want translations; we want "adaptations." We do not, for instance, require Mill's Political Economy translated, but the *subject* of Political Economy introduced into Urdu in a popular form. The same view holds good with regard to History, Metaphysics and Literature generally, where we want the *subjects* treated in a simple and idiomatic manner, and not the translations of writers *on* these subjects.

What I venture to propose is, I believe, a more useful task than mere translation. Translations, such as have hitherto appeared, seem, as a rule, only to require a Dictionary and a docile Munshi; versions, so intelligible that a lad of fourteen could thoroughly understand them, require the Author to know the subject on, and the language in, which he

fulfilled, which was to impress the Maulvi with the conviction that the history of his country, creed or literature was merely a part of the *Universal History* of human events and thoughts. I, therefore, became anxious to point out how Arabian History had grown into that of Muhammadanism, and how its Literature had influenced the various populations professing that creed. I also endeavoured to show what place the History of Muhammadanism has in the Universal History of civilization. The result of these attempts is the present treatise.

I am fully aware that the literary value of this production is small, but its aim will be fully answered if it inspires any of the Maulvis who may read it with a wish to learn more about, and to examine critically, the great events of his own or foreign History and Literature, which are here so hastily and sketchily referred to. I also hope that this treatise may induce other and more able writers to prepare books in Urdu on useful subjects, on a somewhat similar plan.

I have to express my thanks for the assistance which Maulvi Muhammad Hussain has given me in the preparation of this work. It owes to him any elegance which its Urdu style may possess.

I take this opportunity of pointing out that approved books on Science and Literature, written in any of the European languages, should not be translated, but " ADAPTED " into Urdu. European writers, more especially perhaps those of our own times, appear to delight in generalizing and in the abstract and impersonal, whilst the genius of almost all the " Oriental Languages" is personal, particular, concrete and dramatic. The ordinary difficulties of trans-

# PREFACE.

This treatise has been published for the following reasons. In July last I examined a number of Maulvis in Arabic, who were Candidates for Scholarships in the Panjab University College. I found that in the Panjab, as elsewhere, whilst some of the Maulvis were profound in matters of verbal and grammatical detail to an extent and in a manner scarcely sufficiently recognized by European Orientalists, all were, more or less, ignorant of some of the most prominent facts of Arabian History and Literature. To supply somewhat this defect in their instruction, I first wrote a chronological sketch of Arabian History, then another of Arabian Literature. This, however, was treating an important Branch of Universal History in a somewhat fragmentary and unphilosophical manner. It, no doubt, was necessary to inform the Maulvis that the History of Arabia had a chronological and well-ascertained sequence which did not allow them to consign it to the age of fable, however advantageous such a course might be in stimulating the sense of reverence for the distant or unknown. It was something to point out that Arabian Literature was not confined to commentaries on the Qurán, to a few Law treatises, erotic poems, or to grammars, but that it also embraced numerous and admirable works on Mathematics, History, Medicine, &c., &c. Still the main object of my Sketches would have remained un-
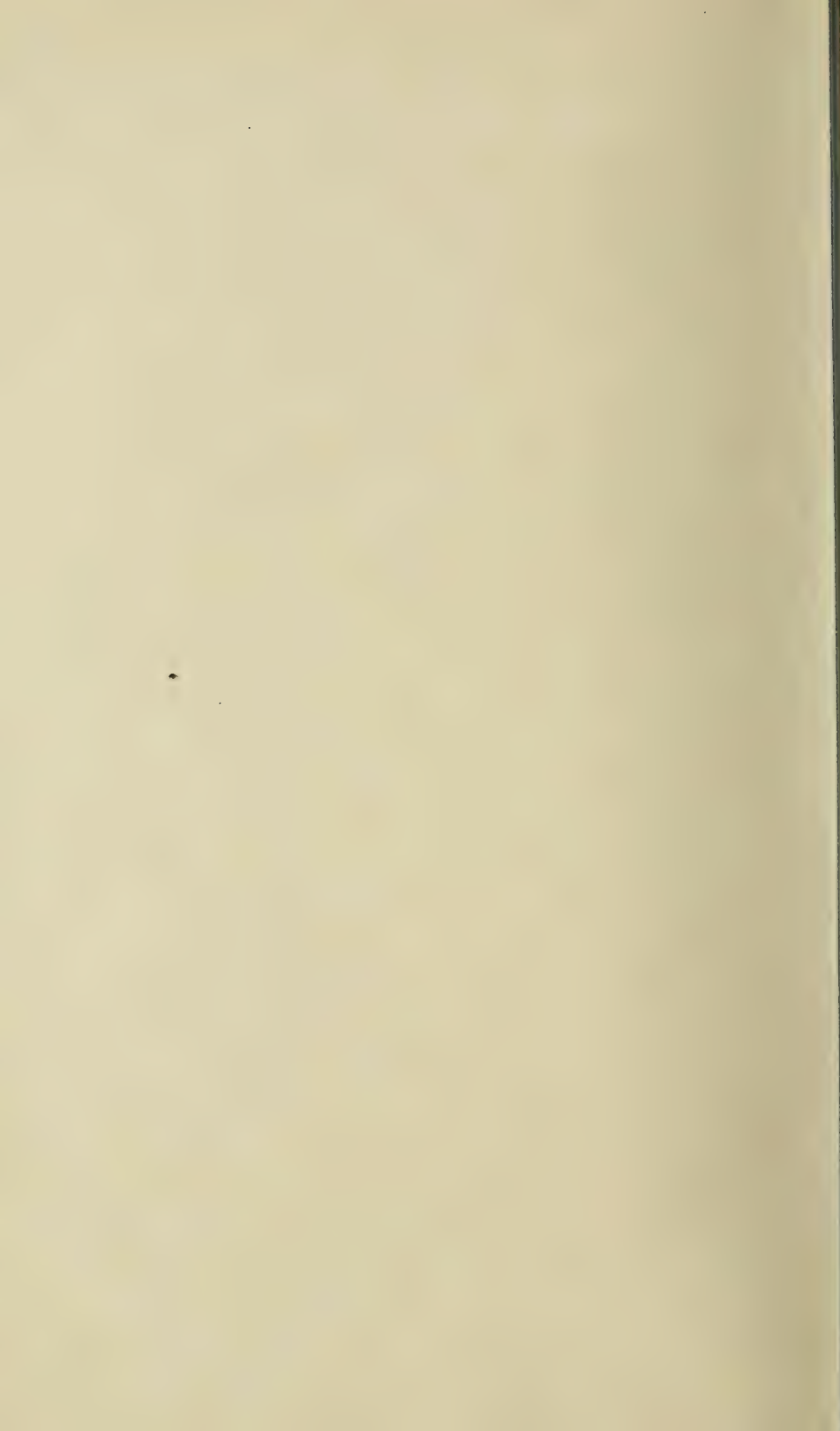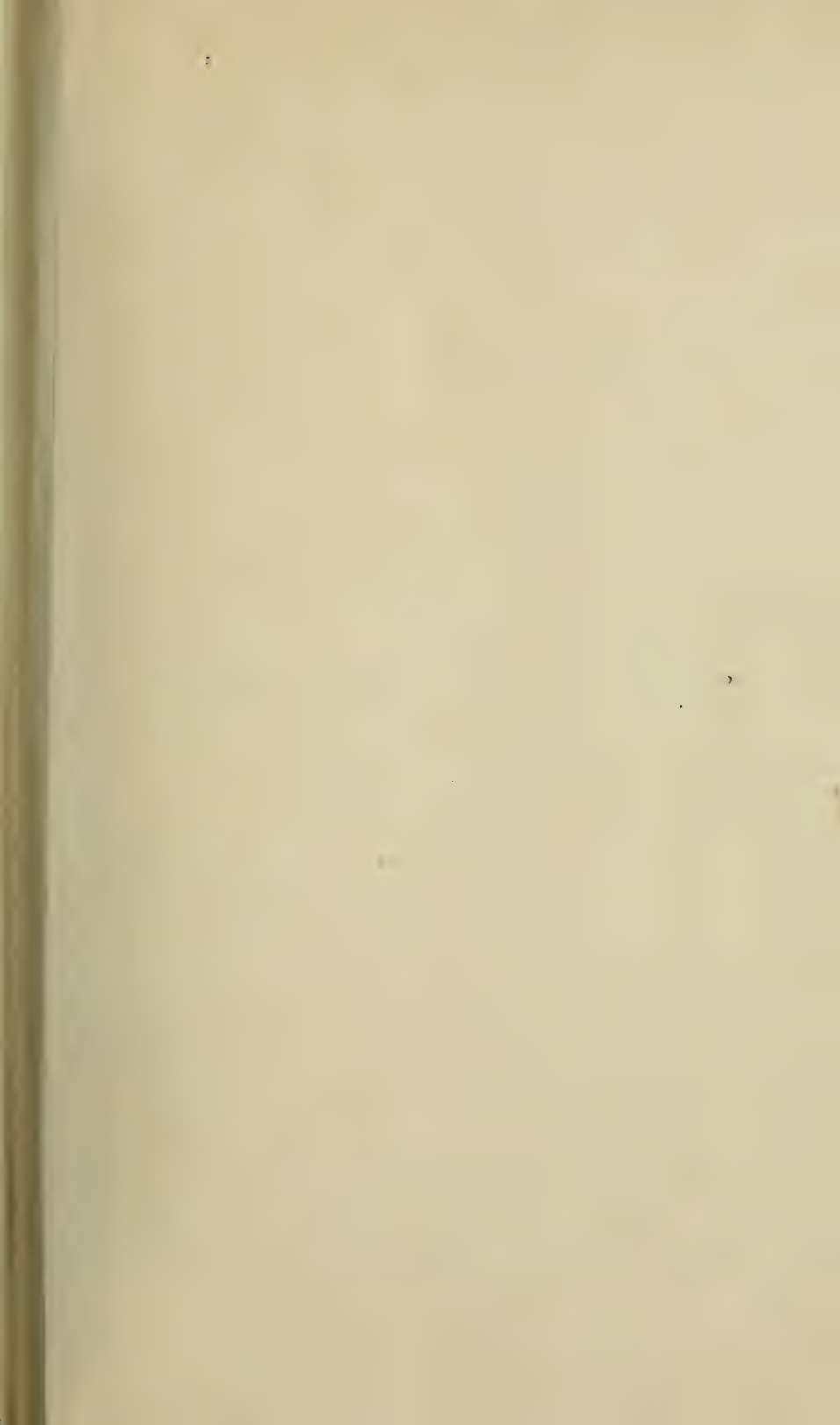
# SININ-UL-ISLAM,

BEING

## A SKETCH OF

THE

## HISTORY AND LITERATURE

OF

# MUHAMMADANISM,

AND THEIR PLACE IN

## UNIVERSAL HISTORY.

---

FOR THE USE

OF

MAULVIS.

---

BY

G. W. LEITNER.

---

## PART I.

---

*(The Early History of Arabia to the fall of the Abbassides.)*

---

LAHORE:
PRINTED AT THE "INDIAN PUBLIC OPINION" PRESS.

1871.